تراویح کی سوغات

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ
فِیْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًی لِّلنَّاسِ
وَبَیِّنٰتٍ مِنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ

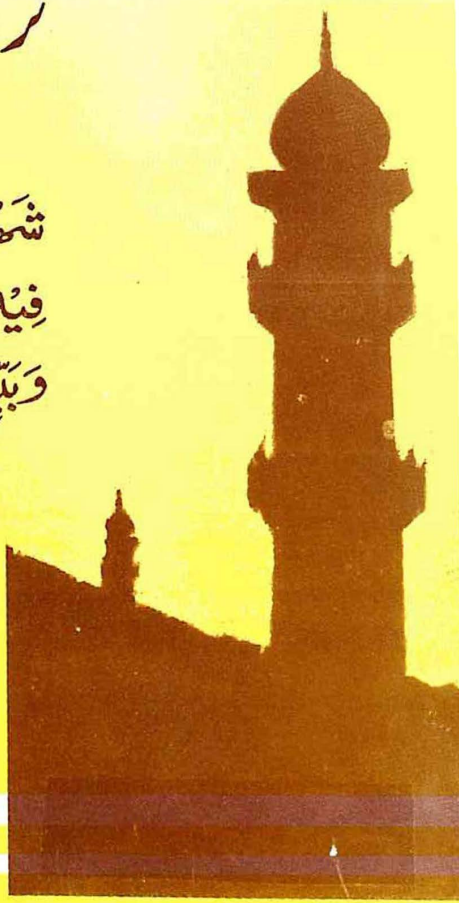

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيم

پہلی سورت فاتحۃ الکتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت آیات سبع مثانی میں باری تعالیٰ اپنا تعارف پیش کرتا ہے۔

بندے کو دعا کرنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھاتا ہے کہ کس طرح دن کے پانچ وقتوں میں بندہ اپنے خدا کے حضور عاجزی وانکساری سے کھڑے ہو کر دعا کرے۔

1۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن: ساری تعریفیں اس خدا کی جس نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا اور ان کی پرورش کی۔

2۔ اَلرَّحْمٰن: وہ بڑا رحمت والا ہے لوگوں کو ان کی ضرورتوں کے مطابق عطا کرتا رہتا ہے۔

3۔ اَلرَّحِيْم: وہ بڑا رحیم ہے لوگوں کی خطائیں ان کے گناہ معاف کرتا رہتا ہے۔

4۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن: وہ روز قیامت کا اکیلا مالک ہے اس کی عدالت سے بھاگ کر کوئی نہیں بچنے والا ہے۔

5۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن: پروردگار ہم تیری ہی عبادت بندگی کرتے ہیں تجھ ہی سے مدد مانگتے رہتے ہیں۔

6۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم: ہم کو دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھا اور اس پر قائم رکھ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ: ان لوگوں کا طریقہ جن پر تو نے انعام کیا صالحین متقین کا راستہ۔

7۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْن: ان نافرمانوں کا راستہ نہ دکھا جن پر تیرا غضب اور غصہ ٹوٹ کر گرا۔ (آمین)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً و مصلیاً

عرضِ مرتب

ماہ صیام میں قرآن کا پڑھنا اور سننا شر نیکیوں کا ثواب دلاتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر عوامی قرآن مجید کا اردو متن خلاصہ سلیس زبان میں ہمارے ساتھ ہوتا۔ کم سے کم ہر مسلمان کو اتنا تو ضرور معلوم ہو کہ قرآن کے تیس پاروں میں کیا لکھا ہوا ہے اللہ کے کلام کا مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے روزانہ صبح و شام پڑھتے رہنے کی اسقدر تاکید کیوں ہے۔ ماہ صیام میں روزانہ پابندی سے تراویح کا اہتمام ہر ایک کرتا ہے۔ اگر گھر سے نکلنے سے پہلے دس منٹ ایک نظر اس روز کی تراویح کا خلاصہ۔ متن اردو میں دیکھ کر تراویح سنی جائے تو نماز میں یکسوئی خیال کا پیدا ہوجانا۔ ذہن کا قرآن کی عربی تلاوت کے ساتھ ہوجانا نماز کا خشوع و خضوع اس رات کی ساری فیوض و برکات حاصل ہوجائیں۔ جب 27 ویں شب رمضان ختم قرآن کی محفل سجے تو ہر شخص اپنا محاسبہ خود کرلے کہ ان رحمتوں کی راتوں میں اس نے کیا سنا کیا سمجھا اور کیا پایا۔ اگر قرآن کی تلاوت کی ایک بات بھی کانوں سے اتر کر ذہن میں سما گئی اور دل میں گھر کر گئی تو سمجھو کہ یہ خسارہ سے بھرپور زندگی سدھر گئی اور صراط مستقیم کا کھوج لگ گیا آخرت سنور گئی۔

ہم نے جب خدا کو خدا مان ہی لیا۔ اسلام کو اپنا دین مان ہی لیا۔ تو پھر تغافل کیا تساہل کیا اور تجاہل کیوں اپنی ذمے داریوں سے گھبرانا کیسا یہ زندگی بہت مختصر ہے کہیں بھی اس کی شام ہوجائے کچھ خبر نہیں۔ اگر ہم نے مہلت کا یہ وقت اور موقع اس ماہ صیام میں کھو دیا، گنوا دیا اور اپنی زندگی و آخرت کے لیے کوئی زادِ راہ ساتھ نہیں لیا تو نہ یہ زندگی کامیاب ہوئی اور نہ آخرت میں خدا کے محاسبہ سے ہم بچ سکتے ہیں۔ قرآن عبادت اور بندگی ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مومن کا شخصی کردار اسکی عملی تربیت بھی کرتا ہے۔ قرآن صرف تین مطالبات پیش کرتا ہے۔ عقیدہ کی پاکی، صاف ستھری زندگی کا قیام اور نفسانی شرافت کا کردار، آدمی بے عمل ہو تو ہو بد عمل اور منافق ہرگز نہ بنے۔ آج ضرورت ہے مسلم معاشرہ کی، پراس اصول کی، صداقت، دیانت، امانت کی زندگی ذہنی آسودگی کی، روحانی سکون و مسرت کی، عفو و درگذر، عدل و انصاف و

احسان متوازن زندگی اچھے اعلیٰ اخلاق کی و معاملات کاروبار کی جو قرآن کی تعلیم کا مقصد ہے۔

اس عالم ہست و بود میں فیصلہ کن طاقت قرآن کے احکامات کی پابندی ہے ذاتی مفاد، خود غرضی، لالچ، حرصِ نفس، افتراء جھوٹ، مصلحت، لوٹ کھسوٹ، ڈاکہ، قتل و غارتگری نے ہمیں بہت رسوا کردیا۔ نیکی کی ابتداء گھر کے ماحول سے مدرسہ و مکتب سے ہوتی ہے۔ ابتدائی ذہن اور فکر جسطرح تشکیل پاتا ہے بڑے ہونے کے بعد اس کے عملی کردار و تربیت کے ثمرات نمایاں ہونے لگتے ہیں ہماری ماؤں، بہنوں، بچوں، طالب علموں کو ایسے کتابچہ کی ضرورت ہے جو ان کی دن رات رہنمائی کرے ہمارے بڑوں، بزرگوں کے پاس وقت نہیں فرصت بالکل نہیں، دولت، روپیہ، اقتدار کی حرص و ہوس نے انہیں عدیم الفرصت کردیا۔ زندگی کے تقاضے ان سے نبھائے نہیں جاتے جی تو ان کا بھی چاہتا ہوگا کہ اس کتابچہ کو پڑھیں اس پر عمل کریں اور اللہ توفیق و ہدایت ہر کسی کو دے اور اپنا کلام و پیغام سب تک پہنچائے۔ تبلیغ دین کا کام کسی طرح ہر ایک کو اپنا اپنا حق ادا کرنا ہے اسی کوشش و جستجو میں یہ کتابچہ حاضر ہے۔ تراویح کی سوغات آپ کے ہاتھوں ہدیہ مفت نذر ہے۔

السَّعْیُ مِنِّیْ وَالْتَّمَامُ مِنَ اللّٰہ ۔

میں مشکور ہوں جناب مولانا محمد علی صاحب ناظم آباد نمبر 2 بی پریس والے جنہوں نے اس کمپوزنگ مسودہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا مجھے حوصلہ دیا میرا کام خود سنبھال کر اس کتابچہ کی تکمیل کردی اور جناب محمد احمد صاحب بلال پیپر کارپوریشن سیفی مارکٹ شاہراہ لیاقت، کراچی والوں کا جنہوں نے مفت کاغذ کے انبار اس کتابچہ کے لیے فراہم کردیئے ان ہی کی مدد اور ہمت افزائی نے مجھے اس قابل کیا کہ میں عملی طور پر کسی کام کے قابل ہوا۔ اللہ ان محسن حضرات کو جزائے خیر دے۔ (آمین)۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

احقر العباد

س۔ ب۔ ش۔ زمانی

2۔ ڈی، 13/12 ناظم آباد۔2

کراچی (پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دوسری صورت البقرہ

پہلے سوا پارہ کی تلاوت ۔ پہلی تراویح

الٓمّٓ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ: یہ کتاب قرآن مجید بلاشبہ خداوند عالم کی طرف سے بندوں کو ہدایت اور نصیحت نعمتوں و رحمتوں کی تقسیم بیان کرتی ہے یہ اللہ کا کلام ہے اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس قرآن مجید پر ایمان مضبوط رکھو ایسا ایمان بغیر دیکھے بغیر جانے بوجھے بالغیب والا ایمان زبان سے دل سے اسکی تصدیق ہو۔ موسن وہی لوگ ہیں جو غیب خدا پر ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ وہی متقی لوگ ہیں ہدایت نصیحت ان ہی لوگوں کو اس کتاب سے ملے گی۔ جو نمازیں پڑھتے ہیں۔ زکوٰۃ پابندی سے ادا کرتے ہیں اللہ نے جو کچھ مال دیا ہے اس میں سے ضرورت مندوں، محتاجوں پر مالی فساد میں خرچ کرتے رہتے ہیں ایسے نیک متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سمیٹ لیا ہے۔

دوسری قسم کے بد عقیدہ لوگ وہ ہیں جو خدا پر ایمان و یقین نہیں رکھتے خدا کے شریک بنا لیتے ہیں شرک و کفر کی زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو رسول اللہ کے حوالے کر دیا ہے۔ کہ وہ ان کی تبلیغ دین سے راہ مستقیم پر ان کو لائیں گمراہی کی زندگی کفر سے نجات دلائیں۔ تیسری قسم لوگوں کی خدا پرستوں کی ہے جو منافقین کہلاتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پر یقین محکم نہیں رکھتے برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں ان کا ہر عمل دین کے خلاف ہوتا ہے۔ ان کے اندر بغض و حسد اور شر کی بیماری رہتی ہے۔ جھوٹ مکر دغا فریب کے مجرم ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لیے آخرت کے دن اپنی عدالت انصاف میں انہیں کھینچا کرنے والا ہے۔ وہاں ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور اللہ کی عدالت انہیں اپنا فیصلے سنائے گی۔

اس سورت کے اصلی مخاطب اہل کتاب یہودی اور عیسائی ہیں جو اس تیسری قسم میں شامل ہیں۔ اللہ کی عدالت میں انہیں حاضر ہونا ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنی فرد جرم لگائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر طویل فرد جرم لگائی ہے۔ جو اس سورت میں آیت 39 سے 118 آیات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنے انعامات اور احسانات

کی بھی طویل فہرست گنائی ہے۔ جملہ آیات 48 سے 60 آیات تک ساتھ ساتھ فردِ جرم کے بیان ہوئی ہیں۔ قرآن نے جو سب سے پہلا سبق لوگوں کو یہ سنایا کہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ العالمین کی بندگی اور اطاعت کرو۔ اللہ کے اپنے بندوں پر بہت احسانات ہیں۔ سب سے بڑا احسان تو یہ کہ اللہ نے انسان کو روزِ ازل مٹی سے بنایا اور اس کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا اور اپنی نیابت اس کو سونپی قرآن نے تاریخ القرآن کا عجیب و غریب واقعہ سورت کی آیات 29 سے 38 تک سنایا کہ کس طرح مٹی سے انسان کو بنایا اس میں اپنی روح پھونک کر زندہ کیا۔ اس کو علم سکھایا یا فضیلت بخشی فرشتوں سے سجدہ کرایا عزت بخشی، شیطان جو جنات کی مخلوق سے تھا انسان کو سجدہ نہیں کیا خدا کے حکم کو نہیں مانا سرکشی اور نافرمانی کی اور خدا کے غصہ کا سبب بنا۔ مردود ہو گیا۔ اس سارے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں صرف دو ہی طریقے ہیں زندگی کے یا تو آدمیت کے طریقے کو اپناؤ خدا کا حکم مانو خدا کی اطاعت اور بندگی میں زندگی بسر کرو یا پھر شیطان کے طریقے کو اپناؤ شیطانی حرکات اور عمل جاری رکھو۔ خدا کی نافرمانی کرو، شرک کرو، کفر کرو، ضرارت کرو، اپنی نفسانی خواہشات کی من مانی زندگی اختیار کرو فیصلہ تم کو کرنا ہے کہ زندگی کس نہج پر گذارنی ہے اور اس کے نتیجے مکافاتِ عمل کے تم خود ذمے دار ہونگے۔ قرآن نے متقی لوگوں کی ایک مثال ابراہیم کے ذکر سے کی کہ وہ اوصاف ستھرے عقیدہ کا مالک تھا اس کا عقیدہ خدا پر مضبوط و مستحکم تھا۔ خدا نے اس کو آزمایا تھا وہ اپنی آزمائشوں میں پورا اترا اس کے ایمان و یقین کو خدا نے پسند کیا۔ اسی انعام کی بدولت خدا نے اس کو نبوت و امامت سارے جہانوں کی دی اس کی اولاد میں نبوت و امامت کا ورثہ دیا اس کی نسل کو پھیلایا اور اس میں نبوت قائم کی مگر بنی اسرائیل فضیلت والی قوم نے کفر و شرک سے اپنی غفلت سے اپنی فضیلت گم کر دی بے راہ ہو گئے۔ اللہ نے ان کی نبوت و امامت کا حق ان سے چھین لیا۔ ان پر اپنی فردِ جرم عائد کی فیصلہ قیامت کے دن اللہ کی عدالت سنائے گی فیصلہ محفوظ کر لیا گیا۔ نبوت و امامت ان سے چھین کر ابراہیم کی دوسری اولاد اسماعیل کے خاندان میں منتقل کر دی اور مکہ کے لوگوں میں محمد الرسول اللہ کو نبی بنا دیا قرآن ان پر نازل کیا اور علامت کے طور پر یہودیوں کا قبلہ بیت المقدس بدل کر امت محمدی کے لیے کعبۃ اللہ کو قبلہ کی سمت قرار دیا جا رہا ہے۔ دین کی بنیاد عقیدہ پر قائم ہے عقیدہ جس قدر مضبوط ہوگا وہ اسی عمل کا محرک بنے گا۔ مسلمان کا عقیدہ ایمان بالغیب اور نماز بندگی اطاعت خداوندی کا مظہر ہے۔ قرآن نے دوسرا سبق صبر اور نماز کا سکھایا ہے۔ صبر عبادت کے درجے میں ہے۔

ایمان والوں کے لیے ضروری ہے کہ یہ دو باتیں اپنی زندگی میں شامل کرلیں صبر سے ہر مصیبت، مشکل، بیماری اور تکلیف برداشت کریں۔ نماز سے اللہ کی مدد حاصل کریں اللہ دعائیں سنتا ہے۔ صبر کی آخری منزل جہاد کی ہے۔ جہاد کے لیے ضروری ہے کہ صبر کے ابتدائی مراحل سے گذرتے جائیں جب صبر ناقابل برداشت ہو تو جہاد کریں۔ صبر اللہ کو بہت پسند ہے بی بی ہاجرہ نے صفا و مروا کے پہاڑ پر صبر کا منظر جو پیش کیا خدا کو بہت پسند آیا خدا نے اس کو حج کے ارکان میں شامل کردیا حاجی ہر سال حج کے ارکان میں صفا اور مروا کے درمیان دوڑ کر وہ صبر و ثبات کا منظر دہراتا رہتا ہے۔ جہاد کا حکم آخری صبر کی منزل ہے۔ یہ ارکان دین میں سے ہے۔ جو لوگ جہاد میں قتل ہوتے ہیں مرتے ہیں ان کو مردہ مت کہو وہ شہید ہیں ان کو ہمیشہ کی زندگی اور رزق اللہ دیتا ہے۔ اللہ اپنے صابر بندوں کو مختلف آزمائشوں سے بھوک فاقہ بیماری مصیبت سے جان و مال کے نقصان سے آزماتا رہتا ہے کہ بندہ صبر کرنے والا ہے یا شکوہ شکایت کرنے والا ہے۔ ہمت سے صبر سے کام لو اللہ سے دعا کرتے رہو اس کی بندگی نماز سے سہارا لو۔ لوگو! مسلمان ہو تو حلال و طیب روزی کماؤ اور کھاؤ۔ دین کی بنیادی ضرورتیں تین باتوں سے پوری ہوتی ہیں۔ عقیدہ کی پاکیزگی دوسرے صاف ستھری زندگی حلال طیب کمائی تیسرے نفسانی خواہشات کا کنٹرول اور اچھے اخلاق۔ حرام کمائی ناپاک رزق گناہوں میں اضافہ دکھ بیماری امراض قسم قسم کے پیدا کرتا ہے۔ شیطانی طریقہ عمل ہے شیطان کے نقش قدم پر مت چلنا۔ آدمیت انسانیت دین اسلام کا طریقہ اپنائے رکھنا اسی میں فلاح ہے۔ الربع سبقول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سورۃ البقرۃ اور سورۃ العمران

دوسری تراویح

دوسرے پارہ کے رکوع سے تیسرے پارہ کے نصف کی تلاوت۔

178 اے لوگو! اپنے قتل اور قاتلوں کا بدلہ لو اللہ نے تمہارے لیے جہاد اور قصاص وديت کا قانون مقرر کر دیا ہے۔ اللہ دین کا معاشرہ انصاف وعدل کے ساتھ قائم کرنا چاہتا ہے۔ لوگو! وصیت کر کے جاؤ وصیت کا حکم اور طریقہ تم کو سکھلا دیا گیا ہے۔ روزوں کو اللہ نے تم پر فرض کیا۔ اللہ تمہاری آسانی چاہتا ہے۔ مکہ میں نماز کا حکم دیا گیا۔ پانچ اوقات کی نماز کی فرضیت کے احکامات خدا نے ہجرت مدینہ سے پہلے سنائے حج کی عبادت ابراہیم و اسماعیل کے زمانے سے چلی آرہی تھی اس میں اصلاح کر دی گئی۔ اب مدینہ میں روزوں کی فرضیت سے ارکانِ دین مکمل ہو گئے روزے ایک ماہ کے فرض ہیں معاف کسی کو نہیں ہیں۔ عذر حیلے کسی قسم کے جائز نہیں ہیں۔ چاند دیکھنے کی اہمیت رمضان شوال میں اسلیئے بڑھ جاتی ہے اس سے روزوں کی گنتی و شمار میں مدد لی جاتی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں۔ کہہ دو۔ تمہاری ضروریات سے جو کچھ بچ جاتا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ خرچ کرنے میں سب سے پہلا حق تمہارے ماں باپ کا ہے اس کے بعد قریب کے عزیز و رشتہ داروں کا جو غریب محتاج اور ضرورت مند ہیں۔ کافروں نے حضور صلعم سے تین سوالات پوچھے تھے۔ قرآن نے اس کا جواب دیا ہے۔ شراب، جوا اور پانسہ یہ بیہودہ عمل ہیں۔ ان میں فائدے کم نقصانات زیادہ ہیں۔ شیطانی عمل ہے تیسری بات یتیم کے حق، بیوہ کے حق کے بارے میں تھی ان کے ساتھ بہتر مشفقانہ سلوک کرو یتیم کا احترام کرو۔ آیت 219 میں جنگ بدر کے بعد کے حالات پر قرآنی احکامات آئے۔ جنگ بدر ہجرت مدینہ کے اٹھارہ ماہ بعد ہوئی اس میں ستر کفار مکہ جنگجو سرداران قریش مارے گئے تھے ان کی چھوڑی ہوئی عورتیں ان کا مال، سامانِ جنگ مسلمانوں کے ہاتھ مالِ غنیمت میں آیا۔ اس کے احکامات قرآن نے سنائے ہیں۔ سب سے پہلے مشرک عورتوں کے نکاح کے بارے میں حکم آیا کہ ان عورتوں سے نکاح جائز ہے بشرطیکہ مشرک

عورت ایمان لائے۔ عورتوں کے حیض کے بارے میں آیت (222) میں فرمایا گیا کہ یہ فطری قدرتی ضرورت ہے ان دنوں میں عورتوں کی نماز قضا نہیں ہوتی۔ (اکثر علماء کا اختلاف ہے) روزوں کی قضا واجب ہے۔ آیت (224) میں جھوٹی قسم کے بارے میں منع کیا گیا ہے۔ جھوٹی قسم مت کھاؤ جھوٹی قسم پر فدیہ ادا کرنا واجب ہے۔ دس مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ یا تن بھر کپڑا پہنانا ضروری ہے۔ اگر مالی مقدور اس قدر نہیں ہے تو تین دن مسلسل روزہ رکھیں فدیہ ادا ہو جائے گا۔ آیت (226) میں عورتوں کے طلاق کے بارے میں ابتدائی احکامات آئے یہ تفصیل (245) تک آئی ہے اس کی مزید تشریح قرآن کی آنیوالی سورت طلاق پوری کی پوری مزید وضاحت بیان کرتی ہے۔ آیت (238) میں نماز عصر کی پابندی اور اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ سفر میں جس سواری پر بیٹھے کھڑے ہوں اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے اسی سمت منہ کر کے نماز پڑھ لو۔ باوضو رہو، نماز کی پابندی وقت کے ساتھ لازمی ہے کہ اس کو ادا کرو جب سفر ختم ہو جائے تو گھر پر اس پڑھی ہوئی نماز کو لوٹا لو۔ آیت (248) میں بنی اسرائیل کے بادشاہ طالوت اور قوم عمالقہ کے بادشاہ جالوت کی لڑائی کا ذکر آیا ہے۔ جس میں اللہ نے طالوت کو فتح مندی دی۔ داؤد بھی طالوت کے لشکر میں تھا اس نے جالوت کو قتل کیا تھا۔ طالوت نے داؤد کو فوج کی سرداری دی اور طالوت کے بعد اللہ نے داؤد کو بنی اسرائیل کی حکومت و سلطنت سے نوازا۔ تابوت سکینہ جو بنی اسرائیل سے گم ہو چکا تھا اس کی بازیابی ہوئی۔ (252) آیت۔

تلک الرسل سے تیسرا پارہ شروع ہوتا ہے۔ آیت (254) میں پہلی بار زکوٰۃ کا حکم سنایا گیا۔ صدقہ خیرات کا حکم مکہ میں دیا گیا تھا۔ مدنہ میں زکوٰۃ کا حکم فرض ہوا۔ صدقہ خیرات کا حکم واجب قرار پایا اس کی فرضیت ختم کر دی گئی۔ ہر سال پابندی سے زکوٰۃ دین کا آخری رکن بھی پہنچا دیا گیا۔ ارکان دین کی تکمیل کے بعد اللہ نے اپنی تعریف مکمل کر دی اور آیت الکرسی کی طویل آیت سنا دی جو خدا کی ذات و صفات بیان کرتی اور قرآن کی شفا والی آیت ہے۔ آیت (259) میں حیات بعد الممات کا ذکر ایک طویل قصے میں مثال دیکر سمجھایا گیا کہ موت کے بعد انسان کس طرح زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ سو برس پہلے کا مرا ہوا انسان سو برس بعد زندہ کر کے اٹھایا گیا اس سے پوچھا گیا کہ تم کتنی مدت سے یہاں سوئے ہوئے تھے اس نے کہا کل ہی کی بات ہے میں نے تو اپنا کھانا پکا کر ناشتہ دان میں رکھا تھوڑی دیر کے لیے آنکھ لگی سو گیا تھا۔ اس کو بتایا گیا کہ سو سال ہوئے تمہیں مرے ہوئے تمہاری سواری کا گدھا مرا ہوا جب کا پڑا ہے۔ اس کی بوسیدہ ہڈیوں کا ڈھانچہ دیکھو اور یقین کرو کہ کس قدر عرصہ گذر گیا۔ اس کو یقین نہ

آیا تو اس کی نظروں کے سامنے سو برس کا مرا ہوا گدھے کا ڈھانچہ دوبارہ زندہ کر کے دکھلایا گیا۔ تب اس کو یقین آیا۔ یہ مثال خدا نے اپنے پیغمبر عزیر علیہ السلام کو سنائی جو بنی اسرائیل کے پیغمبر ہوئے تھے۔ اسی کی مثال آیت (260) میں حضرت ابراہیم کو ایمان بالغیب سے ایمان عین الیقین و الحق الیقین کے درجوں میں پہنچا کر عملی شکل میں پرندوں کو مار کر پھر زندہ کر کے یقین کی منزل پر پہنچایا تھا۔ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ آیت (274) میں سود کی حرمت اور ممانعت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ سود کو نابود کرتا صدقہ خیرات میں برکت دیتا ہے۔ آیت (276) میں تجارت کے کاروبار میں لین دین میں معاہدہ کی اہمیت معاہدہ کی پابندی عہد، قول و قرار کی پابندی پر زور دیتا ہے۔ ہر بات پر معاہدہ بیع و شرع کا معاملہ لکھ کر طے کر لو اس پر دو گواہ مقرر کر لو۔ یادداشت پر بھروسہ مت کرو تحریری سند و وثیقہ معاہدہ تیار کر لو۔ ایمانداری کے ساتھ اللہ کے خوف و ڈر کے ساتھ۔ آیت (283) اس کائنات میں دن رات جو کچھ ہوتا رہتا ہے وہ سب اللہ کے حکم سے اللہ کی مرضی و مشیت کے مطابق ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کا امر حاوی ہے ہر کام، ہر بات پر۔ اللہ بڑا بادشاہ ہے ہم سب اس کے حکم کے تابع ہیں اس کے محتاج ہیں، اللہ نے آدم کو جنت سے نکلتے وقت جو دعا سکھائی تھی وہ اولاد آدم کو اس سورت کے آخر میں سکھادی پروردگار ہمیں معاف فرما بخش دے۔ ہمارا کارساز مولا و مددگار تو ہی ہے۔ ہم کو کافروں پر غلبہ اور نصرت عطا فرما، تو بے شک ہمارا رب ہے۔ ("ختم سورۃ البقرۃ")۔

اس دعائے آدم کے بعد ارکان دین کا بیان ختم ہوا دین کا طریقہ سورۃ آل عمران میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سورت کا موضوع اسلام ہے۔ سورۃ البقرہ میں ارکان دین بیان ہوئے نماز اور صبر کی تلقین تھی۔ خدا کی راہ میں جہاد صدقہ خیرات کا حکم تھا اس میں شریعت دین کا طریقہ خدا کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کی ہدایت ہے۔ اس سورت کی ابتدا خدا کی ذات و صفات سے ہوتی ہے۔ اللہ کا اسم اعظم حَیٌّ وَّقَیُّوْمٌ ہے اللہ کا فیصلہ اٹل ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس طرح چاہے پیدا کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں آدم کا قصہ بیان کیا کہ وہ بغیر ماں باپ کے پیدا کیے گئے تھے۔ اس سورہ العمران میں بتایا جارہا ہے کہ عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا کیے گئے۔ اس میں تعجب و حیرت کی کوئی بات نہیں یہ اللہ کا امر ہے۔ اللہ کی مرضی اللہ کا ارادہ اللہ خالق کائنات ربّ العالمین ہے۔ لوگو! اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں ہدایت بخشے اپنی رحمت و برکت سے تمہاری ہدایت کو مضبوط رکھے۔ تمہاری دعا نذر نیاز صرف اللہ سے پوری ہوگی اللہ ہی سے سب کچھ مانگو۔ قرآن میں دو قسم کی آیات ملتی ہیں ایک آیات محکم ہیں جن میں احکامات ہیں کہ یہ

کرو، وہ نہ کرو۔ دوسری بیّنات ہیں جنہیں قرآن نے مُتشابہات کا نام دیا ہے اس میں خدا کی مصلحت، مرضی، منشا اور ارادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ قرآن ان میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ لوگ جو صحیح ایمان و عقیدے کے پکّے نہیں ہوتے۔ وہ اِن مُتشابہ آیات میں اُلجھ کر رہ جاتے ہیں غلط تاویلیں نکالتے اور غلط مطلب بیان کرتے ہیں ان میں احتیاط ضروری ہے۔ اللہ کے نزدیک بہتر دین اسلام ہے۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے محمد رسول اللہ کی پیروی اور اطاعت لازمی ہے۔ خدا کی بندگی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا اعلان عمل کے ساتھ دن کے پانچ وقتوں میں ضروری ہے اللہ سے رشتہ جوڑنے کا یہ ہی ایک طریقہ ہے ورنہ اہلِ کتاب والوں نے اللہ سے رشتہ ناطہ جوڑنے کے لیے اللہ کے بیٹے مقرر کرلیے ہیں کہ ان کے واسطے اور وسیلے سے خدا سے رشتہ قائم رکھیں یہ شرک اور کفر ہے۔ (سورۃ آلعمران 34)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

تیسری سورۃ العمران

تیسری تراویح

تیسرے پارہ کے نصف سے چوتھے پارے کے ثُمَّ تک کی تلاوت۔

آلِ عمران کے خاندان میں عمران کی بیوی بانجھ تھی اس نے اللہ سے نذر مانی کہ اس کے نرینہ اولاد ہو تو اس کو ہیکل کی خدمت کے لیے وقف کردے گی۔ اللہ نذر و نیاز قبول کرنے والا ہے اس کی دعا کو قبولیت بخشی اس کو مریم لڑکی پیدا کردی۔ عمران کی بیوی نے کہا پروردگار میں نے لڑکے کی منت مانی تھی تو نے لڑکی عطا کی۔ اللہ کا ارشاد تھا کہ ہم جانتے ہیں کیا بہتر ہے۔ ہماری مصلحت ارادہ منشا پورا ہو کر رہتا ہے۔ مریم کو ہیکل کے مجاور حضرت ذکریا ان کے قائم کے حوالے سرپرستی میں دے دیا۔ بی بی مریم نے ہیکل میں پرورش پائی جوان ہوئی اللہ نے انہیں خوشخبری سنائی کے عیسیٰ مسیح ان کو پیدا ہونگے۔ مریم کو حیرت تھی مگر اللہ جو چاہتا ہے پیدا کردیتا ہے۔ ذکریا کو بھی خیال آیا کہ وہ بھی اللہ سے اولاد کی خواہش کرے ان کا کوئی وارث نہیں پیدا ہوا تھا۔ انہوں نے بھی دعا کی۔ اللہ نے انہیں یحییٰ جیسا سعادت مند نیک فرزند عطا کیا۔ جو بعد میں نبوت سے سرفراز ہوا۔

اللہ نے عیسیٰ ابن مریم کو بچپن ہی سے ایسی نشانیاں دی تھیں۔ جب جواں ہونے تو نبوت عطا کی گئی اور اپنے معجزات عطا کیے۔ عیسیٰ کا سب سے بڑا معجزہ لوگوں کو چھو کر ہاتھ لگا کر تندرست بنادیتے۔ شفا عطا کرتے، کوڑھ، جزام جیسے موذی مرض جس کی اس زمانہ میں کوئی دوا نہ تھی چھو کر شفا عطا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آئندہ گناہ کے کوئی کام نہ کرنا ورنہ یہ موذی مرض دوبارہ ان کو لاحق ہوسکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ گناہ کی زندگی گذارنے سے مختلف موذی امراض انسان کو لاحق ہوسکتے ہیں۔ یہودیوں کو عیسائی مذہب سے دشمنی رہی۔ کیونکہ یہودیوں نے اپنی کتاب توریت میں خدا کے احکامات کو بدل دیا تھا۔ حلال کو حرام، حرام کو حلال بنا رکھے تھے۔ انجیل نے ان سب کی حقیقت کھول دی اور یہودیوں کے حلال حرام کے خلاف اللہ کے حکم اور قصہ کا اعلان کیا۔ یہی بات ان کی دشمنی اور عداوت کی ہوئی انہوں نے عیسیٰ مسیح کو قتل کرنے

کی سازشیں منصوبے بنائے۔ خدا اپنے رسول کی حفاظت کے لیے حواریوں سے صحابہ مسیح سے وعدہ لیا کہ وہ اپنے پیغمبر کی ہر طرح حفاظت اور نگرانی کریں گے۔ مگر ان میں کا ایک حواری عیسیٰ کا باغی غدار نکلا اس نے دشمنوں کو عیسیٰ مسیح کی شناخت کرادی۔ انہوں نے عیسیٰ مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا لیکن دانست میں یہ سمجھے کہ عیسیٰ مصلوب ہوگئے۔ سولی چڑھ گئے قرآن نے اس کی تردید کی اعلان کیا کہ ہم نے عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا اور وہ دوبارہ اس دنیا میں اپنی حیاتِ طبعی پوری کرنے ضرور آنے والے ہیں وہ قربِ قیامت کا زمانہ ہوگا۔ عیسیٰ نہ قتل ہوئے اور نہ سولی پر چڑھائے گئے۔ یہ اللہ کی مصلحت، منشا کے مطابق ہوا۔

دینِ اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت پر قائم ہے۔ اللہ کا امر قائم ہے۔ مومن ایمان بالغیب اور اللہ کی مشیت مرضی کا تابع ہے۔ تسلیم و رضا کا پابند ہے۔ دین اسلام میں امانت، دیانت اور ایمانداری کی تعلیم اہم ہے۔ خیانت، بدعہدی، بے ایمانی قرآنی تعلیمات کے خلاف شیطانی کام ہیں مومن نہ خائن ہوگا نہ بد عہد ہوگا اور نہ بے ایمان ہوسکتا ہے۔

مومنوں کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے عہد و اقرار کا پابند قول کا صادق اور امین ہوگا۔ قرآن کی تعلیمات میں اسلام کا معاشرہ دین کی بنیادوں پر قائم کرنا ہے تاکہ دنیا اور دین دونوں کی کامیابی انسان کو حاصل ہو اس کی آخرت سنور جائے۔ سورۃ البقرہ کی طویل آیات دین اور ارکان دین کا موضوع تھیں۔ سورۃ العمران کے آیات اسلام کا طریقہ شریعت اسلامی کا بیان ہے جہاں صاف ستھری زندگی کا بیان ہوتا ہے۔

خدا کے دین اسلام سے بہتر معاشرہ بہتر تعلیم کسی اور دنیا کے مذہب میں نہیں ملتی۔ کائنات کے مظاہر قدرت کو دیکھو تو یہ مظاہر ہے چاند، سورج، ستارے زمین و آسمان، بجلی، بادل، بارش، چمک گرج، دن رات کی تبدیلی موسموں کا بدلتے رہنا، سب کچھ خوشی سے یا ناخوشی سے مرضی سے بغیر مرضی کے خدا کے حکم کے تابع ہیں اپنا کام اپنے اپنے محور کی گردش اپنے اپنے اوقاتِ صبح و شام طلوع و غروب یکساں حرکتِ رفتار خدا کی مرضی کے مطابق دنیا کا کام چلاتے رہتے ہیں یہ سب خدا کی مرضی اور حکم کے تابع ہوتا رہتا ہے۔ جو لوگ اپنی اپنی مرضی کے تابع اپنی خواہشاتِ نفس کے مطیع زندگی میں من مانی گذارتے ہیں اس پر قائم ہیں ان پر خدا کی لعنت آئی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر مشرک بن گئے ان پر بھی خدا کی لعنت آئی ہے۔

چوتھا پارہ شروع ہو رہا ہے۔ نیکی اور خیر کا تصور دین اسلام میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا خدا کی بندگی کرنا ہی نہیں ہے۔ نیکی اور خیر کا کوئی عمل اس وقت تک اللہ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہوتا تاوقتیکہ انسان اپنی محبوب پسندیدہ چیز خدا کے نام خیرات نہ کر دے اللہ سب کچھ دیکھتا، جانتا رہتا ہے۔ اللہ کے نام صاف ستھری پاک حلال طیب خرچ کرو۔ تم خود کو مسلم کہتے ہو تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ اس کی تعلیمات قرآنی کے تم امین ہو اور تم غیر مسلموں کی حرکتیں کرتے ہو۔ شرک اور کفر کی باتیں کرتے ہو۔ دین کو تم تقسیم کر چکے ہو۔ کاروبار میں معاملات میں غیر اسلامی طریقے اپنائے ہوئے ہو۔ اللہ کی بندگی نماز، روزہ، حج کی عبادت میں اسلامی طریقے پر عمل کرتے ہو یہ دو عملی ختم کرو۔ دین اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ دین کو زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا کر اللہ سے رشتہ استوار کر لو۔ اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو آپس میں اتفاق و اتحاد سے کام کرو۔ دین میں نفاق تفرقہ اللہ کو پسند نہیں ہے۔ لوگو! تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے۔ جو خیر امت کہلائے۔ نیکی کی ترغیب دینے والی برائیوں کو ختم کرنے والی منع کرنے والی ہو۔ احکام خداوندی سنانے والی، رسول اللہ کی پیروی اور اطاعت کرنے والی جماعت ہونی چاہیئے۔

قوموں کا عروج و زوال گناہوں، برائیوں میں مبتلا ہو جانا ہے۔ نفاق اور تفرقہ پھوٹ ڈالنا یہی اسباب ہوئے ہیں ان سے بچو۔ اسلامی معاشرہ قائم کرو۔ دین اسلام کے طریقے پر زندگی بسر کرو۔ مومنو! تم نے جنگ بدر جیت لی۔ نیکی زندگی کی تعلیمات میں تم نے صبر اور نماز کو اپنایا رسول اللہ کی اطاعت کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا۔ جنگ احد تم نے جیتی ہوئی بازی ہاری۔ اس لیئے کہ تم میں نفاق و تفرقہ پیدا ہو گیا تھا۔ تم نے رسول اللہ کے حکم کے خلاف اپنا قائم کردہ مورچہ چھوڑ کر مال غنیمت کے لالچ حرص مال میں مورچہ چھوڑ کر نکل آئے تھے۔ یاد رکھو! دنیا کی کوئی کامیابی رسول کے حکم کی خلاف ورزی کے عمل سے تم حاصل نہیں کر سکو گے۔ جان کا خوف موت کا ڈر کس کو نہیں ہوتا؟ لیکن یاد رکھو! مومن کو موت اور جان کا کوئی خوف، ڈر نہیں ہوتا۔ مومن کبھی نہیں مرتا۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہے ہر نفس کو موت آتی ہے اور ہر نفس موت کا مزہ چکھتا ہے۔ مومن نفس کا نام نہیں ہے۔ مومن تو نفس کو مارنے والا، نفس کو قابو کرنے والا ہوتا ہے۔ نفس کو مار کر رکھنے سے تم مومن ہو سکتے ہو۔ جب نفس مر جائے تو پھر نفس کی موت کیسی؟!

اللہ نے مومنوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ تم میں کوئی مرد یا عورت کوئی نیکی کا کام کرے

گا نیک عمل کی سُتّی زندگی رسول اللہ کی اطاعت فرمانبرداری کی زندگی گذارے گا اللہ کے پاس اس کا بہترین اجر ہوگا۔ جنّت کے باغوں میں ہمیشہ کی نہ ختم ہونے والی زندگی کا وعدہ اللہ نے کر رکھا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ابتداً اسلام کی سختیاں برداشت کیں۔ مصیبتیں تکلیفیں اٹھائیں قتل ہوئے اذیتیں برداشت کیں۔ اللہ نے انہیں سَابِقُوْنَ اَلْاَوَّلُوْن کا لقب دیا اور جنت کی خوشخبری سنائی ان کا بہترین اَجر خدا کے ہاں ملے گا۔

موسنو! یہ کافروں کی خوش حال زندگی مال و دولت حکومت اقتدار مال اولاد کی کثرت یہ دنیا کی نعمتیں ہیں۔ انہیں تم کافروں کے قبضے میں دیکھ کر حسرت و یاس میں نہ پڑجاؤ۔ یہ دنیا کی عارضی زندگی چند روزہ عیش و عشرت ہے۔ جس میں یہ خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو مہلت دے رہا ہے۔ تمہارے لیے دنیا سے زیادہ بہتر صلہ دین کا آخرت کی ہمیشہ زندگی کا خدا نے وعدہ کر رکھا ہے۔ تم دین کی فکر کرو آخرت سنوارو تمہارے لیے ہدایت و نصیحت کی کتاب قرآن موجود ہے۔ اس سے رہنمائی حاصل کرو۔ قرآن پڑھتے رہوگے۔ اللہ کی صبح و شام بندگی نماز پڑھتے رہوگے تو تم دنیا میں کامیاب و خوشحال رہوگے۔ تمہاری فلاح دینِ اسلام میں ہے۔ (العمران۔198)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

چوتھی سورۃ النساء

چوتھی تراویح

چوتھا پارہ ثلثہ سے پانچویں پارہ کے اختتام تک کی تلاوت۔

پچھلی تین تراویحوں میں ہم نے سنا کہ سورۃ البقرۃ میں خدا نے انسانیت کو حیوانیت سے باہر نکالا دوسری سورت العمران میں انسان کو نفسانیت اور ذاتی خواہشات سے باہر نکالا۔ اس سورت میں انسان کو تنہائی سے باہر نکالا۔ عورت کی رفاقت دی زندگی کے رہن سہن کے طریقے سکھلائے مسلمانوں کے ایک مکمل دستور العمل کی بنیاد رکھی۔ آداب زندگی آداب معاشرت میں ایک دوسرے کے حقوق و ذمہ داریاں سکھائیں۔

یہ اللہ کی مشیت اور ارادہ تھا کہ تخلیق آدم سے دو جنس پیدا ہوں اور ان سے رفاقت محبت کا رشتہ قائم کرے اور ان سے توالد و تناسل کا سلسلہ پھیلے۔ دنیا میں مسلم آبادی کا بول بالا ہو۔ اولاد کا پیدا کرنا، وارث کا عطا کرنا بالکل خدا کے اختیار اور خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ہر انسان ہر معاشرہ ہر گھر اپنا اثاثہ اور اپنی میراث رکھتا ہے اور دنیا سے خالی ہاتھ جاتا ہے۔ اس کا وارث اس کی چھوڑی ہوئی میراث ترکہ کا حقدار ہوتا ہے۔ اس کے حقوق فرائض احکامات تفصیل سے سنائے ترکہ کی تقسیم بیان کردی۔ عورت معاشرہ کی اہم ترین شخصیت ہوتی ہے اس کا احترام اس کے حقوق اور اس کی ذمے داریوں کو قرآن نے دنیا میں سب سے پہلی دفعہ لوگوں کو سنایا اور اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی۔ ماں باپ کو اولاد کا ذمے دار اور سرپرست بنایا کہ ان کی بہترین پرورش اور بہترین تربیت کریں اور سب سے پہلے خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات اور احکامات سکھائیں۔ ماں باپ فوت ہوجائیں تو یتیم لڑکے لڑکیوں کے حقوق اور ان کی ذمہ داریاں اس کے حقوق کو تفصیل سے بیان کیا۔

15 بدچلن عورتوں بدکردار لوگوں کے بارے میں سخت احکامات سنائے۔ عورتوں کو پردے کے اندر چادر اور چاردیواری میں رہنے کا حکم دیا گیا اور ان کی ساری ذمے داری مرد کے

کندھے پر لاد کر رکھ دی کہ وہ عورت کی ضروریات زندگی، آرام و آسائش کا ہر طرح خیال رکھے یہ اس کا حق ہے مرد پر۔ نکاح کی اجازت ایک سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر شرائط اور حدود کے ساتھ اس کی اجازت ہے دو تین چار تک نکاح کر سکتا ہے۔ عدل و احسان عورتوں کے حقوق کے درمیان ایک سے زیادہ شادیوں پر ضروری حکم دیا گیا ہے۔ ناانصافی حق تلفی سے منع کیا گیا، ظلم زیادتی بے انصافی جائز نہیں رکھی۔ شادی بیاہ کے تین فرض مقرر ہیں۔ عورت مرد کی رضامندی سے ایجاب و قبول کرنا، مہر کا مقرر ہونا تیسرے دو گواہ مقرر ہونا۔ یہ لازمی شرطیں ہیں۔ نکاح کے بغیر اجنبی عورت مرد کا ملنا، دوستی رکھنا بے تکلف ہونا جائز نہیں ہے۔ حرام کاری، بدکاری، زنا کاری علانیہ یا پوشیدہ طریقے سے چھپ چھپ کر حرام بتایا گیا، ناجائز فعل ہے۔

لوگو! ایک دوسرے کا مال غلط طریقے سے دھوکے، فریب بے ایمانی زبردستی ناجائز طریقوں سے مت کھاؤ حرام بتایا گیا ہے۔ اجازت ہے تو تجارت سے باہمی لین دین کے سمجھوتے راضی خوشی سے طے کرو اور جائز طریقے سے کھاؤ۔ دغا، فریب رشوت، تحفہ کے نام کی ناجائز آمدنی بے ایمانی سب گناہ کے کام ہیں۔ اللہ دیکھنے والا سننے والا ہے۔

32 اللہ مومنوں کی بھلائی چاہتا ہے۔ لوگوں کے حقوق ان کے جائز واجبوں تک پہنچاؤ۔ یہ تم پر بڑی ذمے داری خدا کی طرف سے عائد ہوتی ہے۔ اس کو پورا کرو۔ سب سے زیادہ حق تم پر تمہارے والدین کا ہے۔ اس کو ہر طرح پورا کرو۔ اللہ نے مردوں کو عورتوں پر فوقیت دی ہے۔ مرد پر عورت کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور عورت پر مرد کے فرائض بہت زیادہ رکھے ہیں۔ حقوق و فرائض میں انصاف و عدل ہمیشہ قائم رہنا ضروری ہے۔ اللہ عدل و انصاف سے زیادہ احسان کا برتاؤ مرد سے چاہتا ہے کہ عورت اس کے زیر سرپرستی رہتی ہے معافی درگزر عفو رحم، بخشش، شفقت و محبت سے خاندانی رشتے گھریلو معاملات طے ہونے چاہئیں۔ بڑے قیمتی نازک رشتے ہیں ان کا احترام کرو۔ ان کو باقی رکھو۔ فریقین ایک دوسرے سے بدظن و بدگمان اور ناراض ہوں تو بزرگوں سے خاندان والوں سے ان رشتوں کو صلح و صفائی سے استوار رکھو۔ بدرجہ مجبوری دونوں ایک دوسرے سے بیزار، ناقابل اصلاح ہوں اور ارادہ کرلیں کہ علیحدگی ضروری ہے تو اسلام اجازت دیتا ہے کہ عورت خلع لے لے یا مرد طلاق دیدے۔ ان کے طریقے قرآن نے تفصیل سے بیان کیے ہیں۔

40 لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ کا خوف دل میں رکھو وہ سب کچھ دیکھتا اور سنتا رہتا ہے۔ لوگو! پاک صاف عقیدہ پاک صاف ستھری زندگی اختیار کرو، عقیدہ کی پاکی روح کی پاکی کے

ساتھ ساتھ جسم کی صفائی پاکیزگی، لباس کی صفائی ستھرائی ایمان کی علامتیں ہیں۔ اللہ نے تمہیں وضو کا طریقہ تیمم کا طریقہ سکھادیا ہے۔ ہر وقت پاک وصاف رہو۔ پاکیزگی سے اللہ کی رحمت اللہ کے فرشتے تمہارے قریب آجاتے ہیں ہر وقت اللہ کا ذکر اللہ کی یاد دل میں قائم رکھو۔ صبح و شام کا ذکر۔ تسبیح اور عبادت بڑی مبارک اور مقبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ اللہ حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں ان کے لوگوں کو پہنچادو۔ امانت میں خیانت چوری جائز نہیں ہے۔ جنگ بدر میں خیانت ہوئی تھی اللہ نے اپنے رسول سے اس کی باز پرس کی تھی۔ چوری کرنے والے کو سزا ملی۔

60 لوگو! حق و انصاف کی بات کرو حق کا فیصلہ کرو۔ حق بات پر ڈٹے رہو۔ جھوٹی قسمیں کھا کھا کر مجرم کی خائن کی چور کی حمایت اور طرفداری نہ کرنا۔ تم دنیا کی عدالت میں جھوٹی گواہی جھوٹے مقدمات، جھوٹے فیصلے، خلاف انصاف کرکے مجرم کو بچالوگے اپنے لیے مال حاصل کرلوگے مگر خدا کی عدالت میں روز آخرت اللہ کی عدالت میں تمہارے ساتھ نہ کوئی گواہ ہوگا۔ نہ سفارشی ہوگا۔ تمہارے اعمال نامے سب کچھ بیان کردیں گے۔ لوگو! موت سے مت ڈرو۔ موت کی طلب تازہ رکھو، ہر حالت میں آسکتی۔ میدانِ جہاد کی موت افضل ہے۔ موت ایک وقفہ ہے عالم دنیا سے عالم برزخ میں منتقل ہونے کا، موت سے مت ڈرنا۔ یہ بات مومنوں کے ایمان اور عقیدہ کی ہے۔ اللہ تمہیں ایمان دے۔ دنیا کی خوشحالی فارغ البالی دے مال اولاد کی کثرت سے مالا مال کرے تو خدا کی عطا سمجھو۔ خدا کا شکر ادا کرو۔ خدا کی بندگی عبادت سے بہتر طریقہ خدا کے شکر ادا کرنے کا بھی نہیں ہے۔ اگر مشکل مصیبت تنگی، بیروزگاری، بیماری جان و مال کا نقصان ہو تو اس پر صبر کرو تحمل برداشت سے نماز سے اللہ کی مدد حاصل کرو۔ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے اسی کی مرضی اور منشا سے ہوتا رہتا ہے۔ نماز پابندی سے اس کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا ضروری ہے۔ حالتِ خوف میں میدانِ جنگ میں نماز کسی وقت بھی موقوف و معاف نہیں ہے۔ حالتِ جنگ، میدان جنگ میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے کا طریقہ قرآن نے رسول اللہ کو سکھادیا ہے۔ اللہ نے نماز کے بعد دوسری دولت مسلمانوں کو قرآن کی دی ہے۔ اس کو دن رات پڑھا کرو۔ اس کی آیات پر غور کرو اس کی ہدایات پر عمل کرو۔ انسان اپنی فطرت میں بھول اور غلطی کا پتلا ہے۔ اسی لیے قرآن روزانہ پڑھا کرو۔ کوئی نہ کوئی اچھی بات مغفرت ہدایت کی بات کان میں پڑجائے۔ ذہن اور حافظہ میں سما جائے اور تمہاری نجات اور بخشش کا سامان ہوجائے۔ لوگو! تم سب کو ایک دن اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہے اپنا اپنا نامہ

عمل پیش کرنا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ پانا ہے۔ لوگو! یاد رکھو! اپنا کیا ہوا جرم کسی بے گناہ کے نام نہ ڈالو۔ خود بچ جاؤ، بے گناہ کو پھنسا دو۔ اللہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔

111 اللہ کی عدالت میں تم بچ نہ سکو گے۔ لوگو! شیطان تمہارا ازلی دشمن ہے اس کا کام اولاد آدم کو بھٹکانا، بہکا کر غلط راستوں پر لگانا ہے۔ دلوں میں شیطانی خیالات، شیطانی وسوسے ضرور پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ کی پناہ میں آجاؤ شیطان کے شر سے پناہ مانگو۔ صالح مستی زندگی اختیار کرو۔ عورتوں کے حقوق کے بارے میں تفصیلی احکامات آیت (127 سے 135) تک تم کو سنا دیے گئے ہیں۔ خدا کے دین کا مذاق اڑانے والوں خدا کی آیات قرآنی کا تمسخر بنانے والوں کے منہ توڑ جواب دو۔ ان کی مجلسوں میں ہرگز نہ بیٹھو ورنہ تم بھی ان ہی میں سے شمار ہونے لگو گے اور خدا کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ (النساء۔147)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ النساء و سورۃ المائدہ

پانچویں تراویح

چھٹے پارہ کے شروع سے ساتویں پارہ کے رکوع تک کی تلاوت۔

آیت کا بیسواں رکوع اجتماعی حقوق و فرائض کے بیان میں ہو رہا ہے جب کوئی شخص تم کو دعا دے سلام کرے تو تم جواب میں دعا دو سلام کا جواب سلام سے دو۔ کوئی تم پر تلوار نہ اٹھائے تو تم اس سے لڑائی مت کرنا۔ مسلمان کا قتل مسلمان کے ہاتھ ناجائز بلکہ حرام ہے۔ قتل کا بدلہ تو قصاص اور دیت کا حق اللہ نے مسلمانوں کو دیا ہے۔ جان کے بدلے جان لو۔ یہ گناہ کبیرہ ناقابل معافی جرم ہے۔ مومنو! صداقت ایمان اور دیانت پر قائم رہنا۔ نمازیں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرو۔ ریاکاری، جلد جلد سجدے کرنا، بے دلی سے نماز پڑھنا ایسی نمازوں سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ عمل منافقین کرتے ہیں۔ خدا کو خوف سے امید سے عاجزی سے پکارو۔ یہ سمجھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے تمہیں سن رہا ہے۔ تم اس کے حضور کھڑے ہوئے ہو۔ مسلمان تو بس اللہ سے ڈرنے والے، اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ کا سہارا پکڑو مومنوں کے لیے اللہ بہت کافی ہے۔ 146

اس کے بعد سورۃ المائدہ شروع ہوتی ہے۔ مومنو! تمہاری مرضی تمہارا ارادہ تمہارا فیصلہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ سب کچھ مال اللہ کا ہے۔ تم بھی اللہ ہی کی ملکیت ہو۔ تمہارا سب کچھ اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اللہ کی مرضی منشا کے مطابق خرچ ہوگا۔ مال غنیمت جنگ بدر میں اللہ نے مسلمانوں کو مفت دلایا ہے۔ یہ اللہ کا اور اللہ کے رسول کا مال ہے۔ مومنو! تم اللہ کے ہو جاؤ اللہ سب کچھ مال دولت عزت، بڑائی تمہارے قدموں میں ڈال دیگا۔ اس پر ثابت قدم ہو جانا تمہارا مال تمہاری اولاد تمہاری دولت سب کچھ تمہاری آزمائش اور امتحان کے لیے ہے۔ اللہ کی رضا اللہ کی خوشنودی تمہارے پیش نظر ہونی چاہیئے نہ کہ مال و دولت کی حرص و لالچ۔ لوگو! اللہ نے کھانے پینے کی تمام چیزیں تم کو حلال و جائز کر دی ہیں خوب کھاؤ اور پیو۔ سور کا گوشت، بہتا ہوا خون حرام کیا گیا ہے۔ دین اسلام میں عبادت کا تصور، ایمان و عقیدہ کا قیام صرف ابراہیم نے پیش

کیا۔ اللہ کا حکم تھا یا امتحان کی آزمائش کی گھڑی تھی کہ باپ نے اپنے معصوم بیٹے کے گلے پر چھری پھیر کر اللہ سے اپنی محبت و دوستی کا اعلان کیا۔ اللہ کو اپنے بندے کی یہ ادا ایسی پسند آئی کہ اس نے دنبہ کی قربانی کو اسلام کا رکن اور حج کی قربانی کی فضیلت قرار دیا۔ حج کا طریقہ قدیم سے چلا آرہا تھا۔ قربانی کی رسم کا اور یہی طریقہ تھا۔ جو ہابیل و قابیل نے اختیار کیا تھا۔

26 آدم کے دو بیٹے آپس کی رقابت میں فیصلہ اللہ کے سپرد کیا۔ اللہ کی نیاز نذر مانی قربانی پیش کی کھلے آسمان کے نیچے کھانے پینے کی چیزیں رکھ دیتے اللہ کی طرف سے قبولیت عطا ہوتی تو آگ کا شعلہ اس کو خاکستر کر دیتا اور نذوہ جوں کی توں پڑی رہتی۔ یہ رسم ابراہیم کے قربانی کی ادائی میں تبدیل ہو گئی دنبہ ذبح ہونے لگا۔ اللہ نے ابراہیم کی یاد ابراہیم کی سنت کو قیامت تک کے لیے عبادت کا رکن بنا کر قائم رکھ دیا۔ لوگو! اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے محمد الرسول اللہ کی سنت پر دین اسلام کو مکمل کر دیا اور دین کی نعمت رسول اللہ کے حوالے کی تم پر انعام کر دی گئی اللہ کو یہ دین پسند ہے۔ اس دین پر قائم رہو۔ حلال چیزیں کھاؤ۔ حلال طیب کمائی سے رزق حاصل کرو۔ حلال چیزوں کی ایک فہرست تم کو بتا دی گئی ہے۔ اس میں سے کھاؤ۔ خبردار حلال کو حرام اور حرام کو حلال مت کر لینا۔ جس طرح یہودیوں نے کر لیا تھا۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ ہدایت انہیں ملتی ہے جو پیغمبروں کی ہدایت کی پیروی اور اطاعت کرتے رہتے ہیں۔ لوگو! تم کو ہر بات میں ہر عمل میں قرآن کا فیصلہ قبول کرنا ہوگا۔ خدا کی مرضی کی زندگی اختیار کرنا ہوگا۔ اپنی پسند کی اپنی خواہشات کی من مانی زندگی نہیں پسند کرو گے۔ حرص نفس لذات خواہشات نفس کی زندگی تم کو دوزخ کی آگ تک پہنچا دے گی۔ اس سے بچو۔

مومنوں کی شناخت ان کے ایمان اور عقیدے کی سچائی اور مضبوطی سے ہوتی ہے۔ جنہیں خدا پر آخرت پر بالغیب ایمان ہوتا ہے۔ کافروں کی حالت یہ ہے کہ خدا کے نام اور اعلان سے ان کو دشمنی ہے۔ مسجدوں سے اذانوں کی آواز سنتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ لاپروائی بے پروائی سے اس کی طرف دھیان تک نہیں دیتے۔ حرام کمائی کی ترغیب دیتے، رشوت، حرام کمائی سود کا کاروبار فروغ دیتے ہیں۔ لوگو! نجس، ناپاک حرام کمائی سے بچو۔ اس سے خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور خدا کے عذاب کی صورت میں تمہیں چاروں طرف گھیر لیتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں میں حرام ایک جھوٹی قسم بھی ہے۔ یہ گناہ کی بات ہے۔ جھوٹی قسم کا کفارہ واجب ہے۔ دس مسکینوں کو پیٹ بھر کھانا کھلاؤ یا تن بھر کپڑا پہناؤ یا تین دن کے مسلسل روزے رکھو۔ شراب، جوا، پانسہ حرام کیا گیا ہے۔ اس سے بچو۔

92 شیطان تو تمہاری گھات لگائے بیٹھا ہے کہ ہر طرح سے تم کو بھٹکائے گا، گمراہ کرے گا، شراب و جوئے میں فساد وفتنہ لڑائی جھگڑے آپس کی دشمنی عداوت چھپے رہتے ہیں۔ اللہ کبھی کبھی مومن بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ انہیں مصیبت تکلیف جان مال کا نقصان دے کر امتحان لیتا رہتا ہے کہ کون صابر وشاکر رہتا ہے کون شکوہ شکایت آہ وزاری کرتا رہتا ہے۔

94 خدا تمہارے ایمان وعقیدے تقوی پرہیزگاری سے خوش رہتا ہے اور کبھی کبھی اس میں آزماتا رہتا ہے۔ احرام کی حالت میں خشکی کا شکار حرام کیا ہے حج کے ایام میں جب تم احرام پہن لو تو اجازت نہیں ہے کہ کبھی مچھر کھٹمل کو تک مارو۔ پرندوں کا حیوانات کا شکار منع کیا گیا۔ کبھی تمہارے آزمانے کو شکاری جانوروں کو پرندوں کو تم سے اس قدر قریب تر کردیتا ہے کہ تم ان کو اپنے ہاتھ سے پکڑلو برچھی گھیر کر قابو کرلو۔ تمہارا جی للچاتا ہے کہ تم شکار پاس سے مارلو۔ تمہارے دل کے اندر کیا ہے وہ دیکھنے جاننے والا ہے۔ اس میں تمہاری آزمائش ہے۔ حج کے ایام میں حالتِ احرام میں سمندر کا شکار جائز کردیا۔ سمندر سے شکار کرکے کھاسکتے ہو۔ یہ سب حکم احکامات سے تمہاری آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ تمہارا تقوی، خوفِ خدا، خدا کے حکم کی پابندی اور استقامت دین ضروری چیز ہوتی ہے۔ اگر زہریلا جانور سانپ جان کے خوف سے تم اس کو مار ڈالو تو اس کا دم تم پر واجب ہے۔ تم اس کو چھوڑ دیتے کہ تم احرام پہنے ہوئے ہو۔ تم نے اپنی جان کے خوف اندیشہ سے اس کی جان لی۔ خدا کا حکم توڑا ہے اس لیے دو بزرگوں سے مشورہ کرلو۔ اس کے جان کے برابر دوسرا جانور حلال کعبۃ اللہ کے پاس لے جا کر خدا کے نام پر ذبح کرو۔ اس کا گوشت محتاجوں مسکینوں میں تقسیم کردو۔ لوگو! اللہ تمہیں وصیت لکھنے وصیت کرجانے کا حکم دیتا ہے۔ جب وصیت لکھدو تو دو گواہ اوپر قائم کرلو کہ وہ سچی گواہی دیں، وصیت کو نہ بدل دیں، وصیت بدلنا گناہ ہے۔ اگر وصیت غلط طریقے سے کردی، پورا مال غیر مستحق لوگوں میں دے دیا، مستحقین کو محروم کردیا وراثت سے تو اس وصیت کو بدل دو۔ وصیت کرنے والا 1/3 حصہ ایک تہائی مال سے زیادہ وصیت کا حق نہیں رکھتا باقی 3/2 دو تہائی مال میں حقدار وارث ترکہ کے مستحق ہوگئے۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔

111 اللہ نے عیسیٰ ابن مریم سے وعدہ لیا تھا کہ وہ تثلیث کے کبھی قائل نہیں ہوں گے۔ لوگوں نے عیسیٰ مسیح کو خدا کا شریک خدا کا بیٹا بنالیا ہے۔ عیسیٰ نے اپنے صحابہ حواریوں سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ایک خدا کے ماننے والے ایک خدا کی عبادت کرتے رہیں گے۔ شرک نہیں کرنے والے ہوں گے۔ مسیح کے ہمدرد اور اس کے مددگار ہوں گے۔ حواریوں نے عیسیٰ سے کہا

تھا کہ خدا سے دعا کر کے ان کے لیے غیب سے آسمان سے خوانِ نعمت کا دستر خوان منگوادیں تا کہ وہ اس میں سے کھائیں سیر ہو جائیں۔ عیسیٰ مسیح نے خدا سے درخواست کی اور دعا فرمائی کہ پروردگار غیب سے خوانِ نعمت عطا کر۔ اللہ نے اپنے پیغمبر کی دعا کو مقبولیت دی اور خوانِ نعمت اتارا کہ لوگ کھائیں پئیں شکر ادا کریں۔ ان ظالموں نے، بنی اسرائیل والوں نے اس میں بد عہدی کی کھایا کم اور چوری سے چھپایا زیادہ، خیانت کی اللہ کے مال میں۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو قیامت تک خوانِ نعمت اس قوم مسیح کے لیے آسمان سے اترتا رہتا۔ مگر بد عہدی خیانت چوری کے جرم میں وہ نعمت ان سے ختم کر دی گئی۔ اسی خوان نعمت سے اس سورت کا نام سورۃ المائدہ منسوب ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ انعام 6
چھٹی تراویح

ساتویں پارے کے رُبع سے آٹھویں پارہ کے نصف کی تلاوت ۔

قیامت میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ مسیح سے سوال کریں گے کہ کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں نے تم کو کس طرح پیدا کیا ہے۔ تب حضرت عیسیٰ مسیح جواب دینگے پروردگار میں کچھ نہیں جانتا تو زیادہ جاننے والا ہے۔ پروردگار پھر پوچھے گا بتاؤ میں نے تمہیں کتنے معجزے دیئے کیسی کیسی نعمتیں تم کو میں نے دیں۔ تمہاری والدہ کو نعمتیں عطا کیں اور کس طرح تمہیں آل عمران اور بنی اسرائیل میں فضیلت بخشی تم مجھے جواب دو۔ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا وہ خدا کو چھوڑ کر تمہیں اور تمہاری ماں کو خدا کا شریک ٹھہرالیں کفر و شرک میں مبتلا ہوں۔ وہ جواب دینگے۔ ہرگز نہیں پروردگار تو خوب جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے میں نے تو تیرے حکم کے مطابق تیرا پیغام ہی لوگوں کو سنایا تیری کتاب انجیل پڑھ کر سنائی تھی۔ میری ان کوششوں کے بعد بھی وہ لوگ کفر و شرک تثلیث کا عقیدہ اپنائے ہوئے ہیں تو یہ تیرے بندے ہیں اللہ تو انہیں معاف کردے۔ بخش دے تو غفور الرحیم ہے تو انہیں سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں تو سزا دینے والا ہے تو سب پر غالب ہے۔

اس کے بعد سورۃ انعام شروع ہوتی ہے۔ اللہ کی صفاتِ خالقیت و ربوبیت کے بیان سے دنیا کی تاریکیوں کو نور ہدایت کی روشنی دینے والا خدا کا پیغام توحید ہے اور رسول اللہ کی نبوت و رسالت کا پیغام قرآن لے آیا ہے۔ لوگو اب تک کفر و ظلمت کے اندھیروں میں گمراہ ہوتے رہو گے۔ کفر و شرک کی حرکتوں سے باز آجاؤ۔ تمہیں پچھلے لوگوں اور قوموں کا حال سنایا جارہا ہے۔ وہ تم ہی جیسے تھے ان کا انجام تم نے سن لیا۔ عذاب خداوندی میں وہ سب ہلاک کیے گئے صرف اہل ایمان ہی نجات پاسکے یہ سارے قصے تمہاری عبرت و ہدایت کے سبق ہیں۔

16 خدا کی سینکڑوں نشانیاں مظاہر قدرت کے تمہارے سامنے دن رات آتے جاتے رہتے ہیں۔ کیا یہ مظاہر قدرت خدا کی قسم قسم کی نعمتیں جو تمہیں مفت عطا ہوئی ہیں۔ تمہاری

عقل و فکر سمجھ بوجھ کے لیے کافی نہیں کہ یہ سب ایک خدا کی مہربانی ہے وہی تمہارا مالک حقیقی ہے۔ تمہیں رزق عطا کرنے والا موت اور حیات دینے والا ہے۔ یہ منافق بھی عجیب لوگ ہیں سیدھے سادے لوگوں کو ورغلاتے بھٹکاتے رہتے ہیں۔ اسلام سے دین و ایمان سے دور کرتے رہتے ہیں انہیں روز قیامت اللہ کی عدالت انصاف میں ضرور پوچھنے والا اور ان کا حساب کرنے والا ہے۔ اس روز انہیں سب معلوم ہوجائے گا۔

اے نبی صلعم جو لوگ تم پر ایمان لائے تمہارے ساتھ ثابت قدم اولوالعزم رہے تم انہیں اپنے ساتھ رکھو ان کو اپنے سے علیحدہ کبھی نہ رکھنا۔ یہ آپ کے مخلص مومن سچے ہمدرد صحابہ ہیں۔ ان کافروں کی یہ خواہش ہرگز قبول نہ کریں کہ مکہ کے چند اشراف سرداران قریش کی خاطر غریب غلام معمولی حیثیت کے لوگوں کو جو نور ایمان سے منور مخلص اللہ کے دین و ایمان کے مستحکم صحابہ ہیں ان سے دور ہوجاؤ۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو آزماتا رہتا ہے۔ کسی کو اونچے اعلیٰ مراتب پر پہنچا کر حاکم صاحب اقتدار صاحب جبروت بنادیتا ہے اور کسی کو ان کا ماتحت، محتاج غریب خادم خدمت گار بنادیتا ہے۔ یہ سب اس کی حکمت دانائی کی مصلحتیں ہیں۔ اس کے ارادے اور اس کے منشا پورے ہونے کے طور طریقے ہیں۔ خدا کو شکر گذار صابر و شاکر خدا پرست بندوں کی ضرورت ہے۔ لوگو! جب ایک دوسرے سے ملو تو پہلے سلام کرو۔ دعا دو تاکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے حال پر رہے۔ سلام کا جواب سلام سے دو۔ تم سے غلطی سے غلطی خطاء ہوجائے تو فوراً خدا سے توبہ استغفار کرلو خدا تمہیں معاف کرنے والا ہے۔ اللہ والے لوگ سب کچھ اپنی مرضی ارادہ خواہش ارمان خدا کی منشا کے حوالے کردیتے ہیں اس کی مرضی اور فیصلے پر راضی برضا رہتے ہیں۔ زمین کے اندر آسمانوں میں کیا کچھ چھپا ہوا ہے اللہ کے علم سے باہر نہیں ہے سمندروں کی گہرائیوں میں زمین کے سات طبقات کے نیچے کیا پوشیدہ ہے اللہ جانتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی ہل نہیں سکتا، گر نہیں سکتا یہ سب چیزیں پہلے سے کتاب لوح محفوظ میں لکھ دی گئی ہیں۔ خدا چاہے تو نیند کی حالت میں تمہاری روح کو قبض کرلے تم رات کو سو کر صبح بستر سے کبھی نہ اٹھ سکو۔ یہ سب کچھ خدا کی مرضی سے ہوتا رہتا ہے وہی تم کو سلاتا ہے وہی تم کو جگاتا بھی ہے۔ جب تمہارا وقت پورا ہوجائے گا خواہ دن کا کوئی حصہ ہو یا رات کا کوئی وقت تم کو اللہ کے پاس جانا ہے تم جاؤ گے۔ خدا کا فرشتہ عزرائیل اس کام کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ وہ اپنے کام میں زیادہ دیر نہیں لگاتے اور روح کو آسمانوں میں خدا کے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ مالک حقیقی کے پاس اور خدا اس روح کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا دیتا

ہے کہ اس کہاں آرام کرتے رہنا ہے۔ اللہ تمہارا مالک سب مخلوقات کا رب اور مالک ہے۔ تم خدا پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ تم خدا کی عبادت کرو یا نہ کرو اللہ تو سب کا مالک اور پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اپنے سب بندوں پر بڑا مہربان رحیم اور شفیق ہے۔ تمہارے غم و مصیبت کا شریک ہے۔ تم ایسے خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ کو خدا پکارتے ہو اسکو حاجت روا بناتے ہو یہ کیسی الٹی بات ہے اللہ قادر مطلق ہے وہ تم کو اس کفر و شرک کی سزا زمین میں دھنسا کر دیدے۔ آسمان سے کوئی عذاب اتار کر تم کو ہلاک کردے یہ باتیں صاف صاف اس لیے بتائی جارہی ہیں کہ تم ان پر غور کرو اور صحیح راہ پر چلو۔ کفر و شرک سے باز آجاؤ۔ تم ہدایت قبول کرو یا نہ کرو اللہ کا رسول تمہاری ہدایت و تبلیغ دین کے لیے مامور ہے۔ اس کا کام صرف پہنچا دینا اور سنا دینا ہے۔ وہ نہ چوکیدار بنایا گیا تم پر اور نہ وہ تمہارے اعمال و عقیدہ کا ذمے دار ہے اور نہ زبردستی کرنے والا ہے۔

74 اللہ کے خاص مقرب بندوں میں ابراہیم کا عقیدہ اور ایمان خدا کو زیادہ پسند آیا۔ اس کے بچپن کے حالات تم کو قرآن نے سنائے ہیں۔ وہ مشرک ماں باپ کے گھر پیدا ہوا وہ میں بڑا ہوا جوان ہوا، بت ساز خاندان میں بت فروشی وہ کرتا رہا اور خدا کے بارے میں غور و فکر کرتا رہا کہ خدا ایک ہے۔ بے عیب ہے۔ اللہ نے اس کو اپنے کام کے لیے منتخب کرلیا اور اپنی خالقیت کے نمونے اس کو دکھلائے۔ اس نے چند پرندے پکڑے انہیں مار کر ٹکڑے ٹکڑے الگ الگ کیے اور پھینک دیا۔ پھر ان پرندوں کو نام لے کر پکارا وہ اڑتے ہوئے زندہ سلامت اس کے سامنے آگئے یہ ایمان بالغیب رکھنے والا ابراہیم ایمان عین الیقین، حق الیقین دیکھ لیا تو وہ خدا کی معرفت کے درجے میں آگیا۔ پھر سارا جہاں اس کی سمجھ میں آگیا۔ ابراہیم خدا کا عارف بندہ تھا۔ معرفت کی اس منزل پر پہنچا دیا گیا کہ بندہ کو حق کی تلاش میں دیر نہ لگی خدا اور بندے کے درمیان سارے حجابات اٹھ جاتے ہیں۔ خدا بندے سے خود پوچھنے لگتا ہے کہ بتا تیری رضا کیا ہے۔ ابراہیم نے اعلان کیا کہ خدا ایک ہے وحدہ لاشریک ہے لا الہ الا اللہ کوئی معبود دوسرا نہیں ہے پھر خدا کی راہ میں ماں باپ چھوڑنا اپنا گھر بنانا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ اللہ اپنے جس بندے کو چاہے معرفت کی منزل پر پہنچا دے اس کو عارف، سالک، صوفی بنادے۔ قرآن نے اپنے جلیل القدر پیغمبروں کے حالات آیات (84 سے 88) تک سنائے ہیں۔ سب ہی نے دین ابراہیمی کو آگے بڑھایا، پھیلایا وہی تعلیم دی جو تعلیم رسول اللہ مکہ والوں کو دے رہے ہیں۔ وہی دین حنیف ابراہیمی جو مکہ کی سرزمین سے پیدا ہوا۔ خدا کے گھر کی بنیادیں کھڑی کیں اور دنیا کا مرکز عبادت قائم کیا اسی ابراہیم اسماعیل کا بیٹا محمد صلعم اسی دین کا داعی مکہ کی سرزمین سے لا

اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا نعرہ لگا رہا ہے کہ آؤ دینِ ابراہیمی کی طرف یہی تمہارا اصلی آبائی دین ہے تم اس کے وارث ہو۔ جو شخص اس پکار کو نہ سنے وہ بے بہرہ ہے جو قرآن کو نہ پڑھے وہ اندھا ہے۔ جو رسول اللہ کو نہ مانے وہ بے بہرہ گمراہ ہے۔ ہر شخص اپنے عمل و فعل کا ذمے دار ہے۔ لوگو! یہ پیغمبر خاندانِ ابراہیمی کا آخری پیغمبر ہے اس کی قدر کرو۔ اس کے بعد پیغمبر نہیں آنے والے صرف یہ قرآن پیغمبروں کا کام ہدایت و نصیحت پہنچاتا رہے گا۔ قرآن سنو! قرآن کو سمجھو اس پر عمل کرتے رہو۔

120 دین اب مکمل ہو چکا ہے۔ لوگو تم کو حلال اور ذبیحہ چیزوں کا حکم سنا دیا گیا ہے خدا کا نام لے کر جانور ذبح کرو۔ غیر اللہ کے نام ذبح کیا ہوا جانور حرام کیا گیا اس کو ہرگز نہ چھونا، سُور کا گوشت، بہتا خون بھی حرام ہے نہ کھانا۔ اس حکم میں خدا کی مصلحتیں ہیں۔ تم نہیں جان سکتے۔ مجبوری، بھوک، فاقہ کشی کی حالت میں حرام کو وقتی طور پر حلال کر کے کھا سکتے ہو۔ زندگی زیادہ قیمتی ہے۔ اس کی رعایت اور اجازت خاص صورتوں میں دی گئی ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ ہر قسم کے گناہ سے باز آجاؤ ظاہری طور یا خفیہ طریقے پر چھپ کر گناہ، اللہ دیکھنے والا جاننے والا ہے۔ سب حرام باتیں ہیں احتیاط کرو، گناہ اور حرام سے بچتے رہو۔ خدا کا حکم مت ٹالو۔

128 راستی اور سلامتی کا گھر خدا کے پاس ہے قیامت کے روز تمام مخلوقات کو اللہ میدان حشر میں جمع کرنے والا ہے اور سب سے حساب لینے والا ہے۔ جیسے جیسے عقیدے ہوں گے ویسے ویسے اعمال و افعال ہوں گے۔ دین اسلام کا راستہ سلامتی کا راستہ حق اور سچ رہے گا۔ اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کے نام اللہ کے حکم اور اللہ کے طریقوں پر خرچ کرو۔ مستحقین کا بھی حق تمہاری کمائی اور مال میں اللہ نے رکھ دیا ہے۔ اپنے مال سے مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا خیال رکھ کر ان کو پہنچا دیا کرو۔ خیرات، زکوٰۃ، صدقہ نکالا کرو۔ تمہارے گناہ بخشے جاتے ہیں اس نیکی سے۔ لوگو! خدا سے ڈرتے رہنا۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال مت بناؤ۔ اللہ نے اپنی نعمتیں تم پر ہر طرح سے پوری کر دیں۔ سب چیزیں تم پر حلال کر دی گئیں۔ خوب کھاؤ پیو اللہ کا شکر ادا کرو، سوائے چند چیزوں کہ جو حرام ہیں۔ اے پیغمبر صلعم اعلان کر دو۔ میرے پروردگار نے مجھے سیدھا راستہ اسلام کا دکھایا ہے۔ میری نماز، عبادت بندگی، میرا جینا میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لیے ہے اللہ کے حکم کے مطابق میں کرتا رہوں گا، میں مشرک نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آخر میں مسلمانوں کو یہ احکام سنائے ہیں۔ (1) اللہ کیساتھ کسی کو عبادت کا مستحق اور شریک خدائی نہ کرنا۔ (2) اپنے والدین کے ساتھ احسان و نیکی، سعادت مندی کا برتاؤ کرنا۔ (3) اپنی اولاد کو مفلسی کے

خوف سے قتل یا ضائع نہ کرنا۔ (4) بے حیائی فاشی بدکاری، زنا کے کوئی کام نہ کرنا۔ (5) ناحق قتل انسان نہ کرنا۔ (6) یتیم کے مال کو غلط طریقے پر خرچ نہ کرنا اور نہ قابض ہوجانا۔ (7) ناپ تول میں کمی و بیشی ترازو میں بے ایمانی نہ کرنا۔ (8) انصاف و عدل قائم کرنا، حق بات کہنا، حق گوئی کی حمایت کرنا، سچ کہنا۔ (9) کسی پر زور و زیادتی، ظلم نہ کرنا اور نہ ہی اس کی ہمت قوت سے زیادہ اس پر بوجھ کام کا ڈالنا۔ (10) اللہ سے کیا ہوا قول و قرار پورا کرنا اپنے عہد کی پابندی رکھنا۔ عقیدہ پاک و صاف، خیالات نیک رکھنا۔ پاک صاف ستھری زندگی بسر کرنا نفسانی شرافت، اعلیٰ کردار اچھے اخلاق سے زندگی بسر کرنا۔ یہ سب دین اسلامی کے طریقے اور آدابِ زندگی ہیں۔ اللہ نے تم پر بڑے احسانات اور انعامات اور بھی کیے ہیں سب سے بڑا کرم و احسان یہ قرآن کی کتاب ہے۔ اس سے تمہیں ہدایت و نصیحت ہمیشہ ملتی رہے گی۔ اس کو دن رات مطالعہ میں رکھو۔ اس پر عمل کرو۔ اس کو سمجھنے کی کوشش کرو۔

165 ہر شخص اپنے اعمال کا ذمے دار ہے اور خدا کے پاس یوم آخرت کا جواب دہ رہے گا۔ اللہ نے تم کو اشرف مخلوق بنایا ہے۔ تم کو عزت، عقل سمجھ فہم ارادہ اختیار دے کر امتیاز دیا۔ رسول اللہ کی زندگی تمہارے سامنے نمونۂ عمل ہے پھر کیا انتظار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

7۔ سورۃ اعراف

ساتویں تراویح

آٹھویں پارہ کے نصف سے نویں پارہ کے ثلث کی تلاوت

پچھلی تراویح میں قرآن کی تلاوت کرتے رہنے کی تلقین ہم سن چکے ہیں۔ آج اسی سلسلے کا مضمون اس سورۃ اعراف میں بیان ہورہا ہے۔ لوگو! قرآن پڑھو۔ اس کی ہدایت پر عمل کرو۔ قیامت میں تم میں سے ہر ایک سے پوچھا جانے والا ہے۔ دیکھو! ان لوگوں کی طرح ہرگز نہ ہوجانا جنہیں اللہ نے کتابیں، صحیفے بھیجے۔ انہوں نے ان کو نہ پڑھا اور نہ ان پر عمل کیا۔ اس کتاب الٰہی سے انجانے رہے۔ کفر و ظلمت میں زندگی بسر کی۔ ان کا کیا (حشر) انجام ہوا۔ تم کو قرآن نے سنادیا ہے۔ بے دین بستیاں، خدا کی نافرمان بستیاں، آبادیاں ظلم و فساد آپس کے نفاق سے ہلاک کردی جاتی ہیں۔ خدا کا عذاب اوپر سے ان پر آتا ہے اور ایسی بے خبری میں آتا ہے کہ کسی کو مہلت اپنے بچاؤ کی نہیں ملتی۔ ظالم لوگوں کو نیند کی حالت میں جب وہ سو رہے ہوتے ہیں خدا کا عذاب آپکڑتا ہے۔ یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ نے روئے زمین پر انسانوں کو پھیلایا ان کی آبادیاں بنائیں کہ انسانیت، آدمیت کے ساتھ زندگی بسر کریں شیطانیت کی حرکات کی ظلم زیادتی سے باز آئیں۔ آدم و ابلیس کا قصہ تم سن چکے ہو۔ شیطان تمہارا ازلی دشمن ہے۔ تم سے ہر وقت انتقام کی فکر میں گھات لگائے ہوئے رہتا ہے۔ اس سے بچو۔ خدا کا خوف دل میں رکھو۔ شیطان تمہارے دلوں کے اندر وسوسے ڈالتا، تمہارے خیالات پر قابو پالیتا ہے۔ تم حرص نفس، لذات نفس اپنی خواہشات و آرزوؤں، تمناؤں میں گم ہوجاتے ہو۔ آدم اور حوا نے بھی جنت کی آرام کی زندگی میں ہمیشہ کے عیش و آرام، تعیش کے لالچ اور حرص میں شیطان کے وسوسوں میں آکر غلطی کی اور اپنے انجام کو پہنچے تھے۔ تم اس واقعے سے سبق لو۔ حرص لالچ نفس کی خواہشات پر قابو حاصل کرو۔ آدم اکیلا نہیں رہا تھا اور تم اکیلے نہیں رہ سکتے۔ مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کے لیے لازمی رشتے ہیں دونوں ایک دوسرے کی ضرورت ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے دشمن ثابت ہوئے ہیں۔ دنیا کی زندگی

بہت مختصر ہے۔ عارضی، چند دن کی خوشنما و فریب دھوکا ہے۔ اس کے مقابل تمہاری آخرت ہمیشہ کی قائم زندگی ہے۔ تم آخرت کی زندگی کا یقین محکم رکھو۔ آدم کی تخلیق کے بعد اس کی سب سے پہلی ضرورت شرمگاہوں کی حفاظت کے لیے ستر چھپانا تھا۔ لباس کی ضرورت اس کو محسوس ہوئی تھی۔ تمہارے لباس سے ستر کا چھپانا فرض قرار دیا گیا۔ تمہارا بہترین لباس خدا کے نزدیک تمہارا تقویٰ نیکی پرہیزگاری ہے۔ تمہیں قرآن نے پہلا حرف تقویٰ کا ھدی للمتقین سنایا تھا۔ انسان کو متقی بنانے کا کام قرآن کو سونپا گیا۔ قرآن متقی لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کرتا ہے۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں۔ ان کو قرآن پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لوگ فطرت سے مجبور ہو کر بے حیائی فحاشی بدکاری شہوت پرستی کے کام کرتے رہتے ہیں دلیل دیتے ہیں کہ قدرت کے فطری جذبات ہیں، انسانی جبلت اور جذبہ انسان کا قدرتی عمل مرد اور عورت کی جنسی لذت ہے۔ باپ دادا سے پچھلے لوگوں سے ہوتا ہوا آیا ہے۔ قرآن نے اس کو دین کے دائرہ میں جکڑ کر رکھ دیا۔ اسلامی حدود شریعت کے طریقوں کے مطابق اجازت ہے جانوروں، حیوانوں کے طریقوں کی اجازت کبھی نہیں دی جو تم کرتے رہتے ہو۔ خدا پر بہتان مت لگاؤ، الزام مت دو کہ خدا نے سکھائے ہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ عقیدہ و ایمان کمزور ہیں، کچے ہیں مستحکم مضبوط نہیں ہیں۔ لوگ عقیدہ آخرت کا یقین مستحکم رکھیں تو مسئلہ آسان، مشکل دور ہو سکتی ہے۔ حیات زندگی کے بعد ایک حیات اخروی موت کے بعد دوبارہ زندگی ہے۔ جہاں مکافات عمل پچھلی گئی گذری زندگی کے اعمال و افعال کا حساب و کتاب کا عقیدہ اور تصور ضروری ہے۔ من مانی زندگی گذارنے کا طریقہ چھوڑ کر خدا کے پسند کی زندگی، رسول اللہ کی سیرت طیبہ کی زندگی اختیار کرنا ہوگا۔ یہی نجات کی راہ ہے۔ اللہ نے تمہیں بڑی نعمتیں بہت سے انعام عطا کیے۔ کھانے پینے کی چیزیں حلال کردیں۔ عورت کی سنگت محبت تم کو عطا کردی اولاد مال دنیا کی ساری راحتیں جائز کردیں۔ خوب کھاؤ پیو۔ قیمتی ریشمی لباس پہنو۔ سونے، چاندی کے زیورات عورتوں کو پہناؤ ان کو زینت سنگھار سے سنوارو۔

60 دنیا کی ساری نعمتوں کو مومنوں کے لیے دنیا کے جہاں کے لوگوں کو بخش دیں اور یہی نعمتیں ایمان والوں کو جنت میں بھی دی جانے والی ہیں۔ خدا نے نیک بندوں کے لیے ان کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جنتی لوگوں کو سب نعمتیں جو وہ دنیا میں حاصل کر رہے تھے سب ملیں گی۔ جن چیزوں کو حرام کیا گیا۔ سور کا گوشت، بہتا خون، شرک و کفر، بدعہدی، خیانت، چوری، ڈاکہ، قتل انسان، ظلم زیادتی، بدعہدی، بے انصافی، خیانت یہ حرام ہیں۔ ان سے بچو۔ خدا کا

قانونِ حیات و ممات اٹل ہے وہ بدل نہیں سکتا۔ اللہ نے آخرت کا قانون انصاف و عدل سے بنایا ہے۔ جو جنتی ہیں وہ جنت کے مستحق ہیں جو دوزخی ہیں دوزخ میں جائیں گے۔ جو لوگ نہ جنتی ہی کہلائے جائیں گے اور نہ دوزخی ہی سمجھے جائیں گے۔ خدا کی عدالت میزان میں نیکی اور بدی کے پلڑے متوازن ہوں تو ایسے لوگوں کو اعراف کے مقام پر رکھا جاوے گا۔ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک اوٹ، دیوار کردی گئی ہے جہاں یہ اعراف والے لوگ رکھے جائیں گے قرآن نے ان لوگوں کا معاملہ جنتی دوزخی لوگوں سے کس طرح ہوگا اس کا ذکر کیا ہے جنت کے بھی مدارج اور اعلیٰ ادنیٰ مقامات ہیں درجوں کے لحاظ سے مقام ملیں گے۔ دوزخ کے لیے (19) انیس دروازے اور ہر دروازہ پر ایک فرشتہ نگہبانی کرنے والا ہوگا۔ قرآن نے 19 فرشتوں کا ذکر کیا ہے۔ آیات (38 سے 55) تک سارا حال سنایا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ نوحؑ کی قوم بُت پرستی میں سب سے اشد اور آگے تھی۔ جب ہر طرح کی کوشش اور تدبیریں ختم ہو گئیں تو نوحؑ نے بد دُعا کی کہ پروردگار ایسی ظالم بدکار، کافر مشرک قوم کو اس طرح تباہ و برباد کردے کہ روئے زمین پر ان کا نام لینے والا ان کا کوئی وارث بھی باقی نہ رہے۔ نافرمانی و شرک وراثت میں بھی منتقل ہوتا رہتا ہے۔ باپ سے بیٹے کو اس کا حصہ ضرور ملتا ہے۔ اللہ نے نوحؑ کی دعا قبول کی ساری قوم کو ہلاک سیلاب کیا گیا کوئی نہ بچا نہ ان کا نام لینے والا کوئی رہا۔ صرف چند ایمان والے خدا پرست باقی بچے جن سے دوبارہ دنیا آباد ہوئی اللہ نے نوحؑ کو آدمِ ثانی کا لقب دیا۔ نوحؑ کے بعد عادؑ و ثمودؑ کا حال بیان ہوا۔ ان کی ہلاکت تباہی کو سنایا پھر لوطؑ علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا۔ ان کی ساری قوم آسمان سے بارش، لوُ لے اور پتھر کی برسات سے ہلاک ہوئی۔ ان کے بعد شعیبؑ علیہ السلام کا قصہ سنایا گیا، ناپ تول میں وہ کمی بیشی، ترازوں میں جھول، بے ایمانی کرنے والی قوم تھی وہ بھی ہلاک ہوئی۔ سب کے آخر میں موسیٰؑ و ہارونؑ کا قصہ سنایا گیا وہ فرعون کے دربار میں پہنچے وہاں اپنے معجزات کے کرشمے دکھائے فرعون نے جادو سمجھا بنی اسرائیل کی سرکشی کی ایک داستان قرآن نے شروع ہی سے سنادی ہے ان کی فردِ جرم بھی گنادی ہے۔

175 یہاں ایک مردِ مومن کا حال عبرت کے لیے قرآن نے سنایا کہ خدا کا نیک متقی پارسا بندہ تھا۔ خدا کی عبادت اور بندگی میں زندگی گذاری۔ خدا نے اس کو اپنے پاس سے علم و حکمت عطا کیا اس کی بدولت اس کے درجات بلند ہوئے اس کے کمالات اس کی نیکیوں کے سبب وہ لوگوں میں مشہور ہوا۔ اس نے اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کی نفسانی لذّات میں

وہ خدا کو بھول گیا اس کی عبادت اور تقویٰ ظاہرداری اور ریاکاری کا رہا اللہ نے اس سے اس کی بزرگی اور اس کے غرور و تکبر سے اس کا درجہ گرا دیا اس کی زبان کھینچ لی۔ اب اس کا حال یہ ہوا کہ ہر وقت کتے کی طرح زبان نکالے، ٹکائے ہانپتا رہتا ہے۔ اس کی یہ حالت عبرت کا سبق ہے۔ یہ مثال غرور تکبر میں گرجانے والوں کی اپنی ہوا و ہوس میں نفسانی خواہشات کی تابع ہوجانے والوں کی ہے۔

180 انسانوں کی آبادیوں کی طرح جنات بھی اللہ کی مخلوق اس دنیا میں آباد رہتے بستے ہیں وہ دھوئیں سے پیدا ہوئے، لطیف مخلوق ہے نظر نہیں آتیں اللہ نے ان کے لیے رات کے اوقات مقرر کیے ہیں۔ انسان اور جنات دونوں اس دنیا میں رہتے بستے ہیں اللہ کی عبادت بندگی کرتے رہتے ہیں ان کے بھی انسانوں کی طرح مختلف عقیدے کے لوگ مختلف فرقے اور جماعتیں الگ الگ ہیں قیامت کے دن انسانوں، جناتوں کے مختلف گروہوں کو جمع کیا جائے گا اور اللہ سب کا فیصلہ سنائے گا۔ آخر میں حضور صلعم کو تبلیغ دین کی حکمت سکھائی کہ نرمی شفقت درگذر سے لوگوں کو دعوت دین دیتے رہو اللہ کی بندگی کرتے رہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

8۔ سورۃ انفال
آٹھویں ترویح

نویں پارہ کے ثلثہ سے دسویں پارہ کے آخر تک تلاوت۔

یہ سورۃ جنگ بدر کے مال غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ جو مال غنیمت مفت بغیر کسی محنت مشقت کے عطا کرے اس میں اللہ کا حصہ اس کے رسول کا حصہ غریب مستحقین، مسکین، محتاجوں کا حصہ بھی شامل ہے۔ مال کا 5/1 پانچواں حصہ خیرات صدقہ نکال دو باقی 5/4 حصہ مسلمان مجاہدین میں تقسیم کردو۔ مال غنیمت کا حق اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا ہے۔ تم اللہ کے بن جاؤ۔ اللہ سارا مال و دولت تمہارے قدموں میں ڈال دے گا۔ تم کو غنی کردے گا۔ مال کا دولت کا مل جانا اہم بات نہیں ہے اس کا صحیح مصرف انسان کی آزمائش امتحان بن جاتا ہے۔ انسان کا مومن بننے کا مقصد حیات اللہ کی رضا اللہ کے رسول کی خوشنودی، اس کی پیروی میں ہے نہ کہ مال و دولت کے حاصل کرنے میں ہے۔ مال و دولت کی طلب میں عمریں گنوا دو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ خدا کی راہ میں جنگ جہاد کے لیے نکل جاؤ۔ مشکلات مصائب سے مقابلہ کرو۔ تمہارا عزم تمہاری ہمت اور تمہارا بھروسہ خدا پر ہونا چاہیئے۔ تمہاری تعداد کی اکثریت اور قلت کوئی چیز نہیں ہے اس پر تکیہ یا تردد مت کرنا۔ اگر مومن جانباز بیس آدمی ہوں تو کافروں کے سو آدمیوں کے لیے کافی ہیں۔ اگر تم میں مجاہد مخلص دین کے لیے مال جان قربان کرنے والے ایک سو مرد تیار ہوں تو ایک ہزار کے کفار مشرک لشکر کے لیے کافی ہیں۔ اصل مدد اللہ کی ہوتی ہے۔ بدر کا واقعہ مسلمانوں کی تربیت کا پہلا اسکول تھا۔ جس میں ایمانی آزمائش مقصود تھی۔ مسلمان کامیاب ہوئے۔ اللہ کی مدد ان کے ساتھ تھی۔ جنگ احد ان کی ہجرت کے بعد کی تربیت کا دوسرا اسکول تھا۔ اس میں مسلمان ہار گئے، جیتی ہوئی جنگ ہار دی اس کا اصل سبب رسول اللہ کے حکم کی خلاف ورزی تھا۔ دنیا کی کوئی کامیاب مراد پوری نہیں ہو سکتی اگر اس میں رسول اللہ کی اطاعت پیروی شامل نہ ہو۔ تمہاری دنیاوی کامیابی کا راز رسول اللہ کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہے۔ دوسرا سبق مال و دولت کی کثرت تمہارے لیے آزمائش بن جاتی ہے کہ کبر و غرور تکبر پیدا کردیتی ہے اور تم بے مال غیر متوازن ہوجاتے

ہو۔ مال و دولت کی حرص سے بچو۔ دولت اپنے پاس جمع مت ہونے دو۔ دنیا میں پوری زندگی خود آزمائش سے گذرتی رہتی ہے۔ تمہارا مال تمہاری دولت تمہاری بیوی بچے سب فتنہ ہیں۔ تم کن کن فتنوں سے بچو گے کتنی آزمائشوں سے گذرو گے۔ ہر وقت اللہ کا خوف دل میں رکھو اس سے ڈرتے رہو۔ واعلموا جان لو تمہاری جان اور مال اللہ نے خریدلی ہے۔ مال کا حرص نکالا کرو۔ اس سے سامانِ جنگ اسلحہ جہاد کی تیاری میں مدد لو۔ مسلمانوں کی ایک جماعت تیاری ہونی چاہیئے جو دین کی حفاظت اور مدافعت کا انتظام کرے۔ جنگِ بدر میں خیانت ہوئی اللہ نے رسول اللہ سے اس کی باز پرس کی اس کا مواخذہ ہوگا۔

38 اللہ تمہاری چھوٹی چھوٹی باتوں کو لکھتا جاتا ہے اگر وہ اس پر تمہارا مواخذہ کرنے لگے تو تم کہیں کے بھی نہ رہو گے تم کو مہلت دی جاتی ہے کہ سدھر کر اصلاح کرلو۔ اللہ تمہاری غلطی گناہ معاف کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کا بڑا احسان ہے۔ اللہ نے جنگِ بدر کو یوم الفرقان کہا ہے یعنی فیصلے کا دن اس دن میدانِ بدر میں حق و باطل کا فیصلہ ہوا تھا۔ اللہ کا قانونِ جنگ یہ ہے کہ جب دو فریق آپس میں مقابلہ کریں تو مومنوں کو چاہیئے کہ آپس میں مکمل اتفاق و اتحاد ہو کر ایک خیال ایک مقصد سے لڑو۔ دوسرا قانون عزم و ہمت سے ثابت قدم رہنا ہے پیٹھ پھیر کر کسی صورت میں میدانِ جنگ سے نہیں بھاگنا اور نہ پست ہمت ہوجانا۔ اللہ کی مدد ہر حال میں مسلمانوں کے ساتھ ہوگی۔ تیسری اہم بات معرکہ جنگ و جدل میں رسول اللہ کی اطاعت اور ان کی پیروی لازمی ہوگی اور چوتھی بات کثرت سے اللہ کا ذکر اس کے تسبیح مسلمانوں کی زبان سے ادا ہوتی رہے۔ مسلمان صبر و ہمت سے تحمل و برداشت سے ہر مصیبت کا مقابلہ کریں اللہ کی مدد نصرت ان کے ساتھ رہے گی۔ جو لوگ اللہ کے احسانات انعامات سے کفر کرتے ہیں خدا کے نافرمان سرکش ہوجاتے ہیں اللہ ان سے اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے۔ فرعون کی حکومت اس نے چھین لی۔ اصحاب حجر اور اصحاب مدین والوں سے بھی ایسا ہی سلوک ہوا۔ سب نے شرک و کفر کیا سب کی نعمتیں چھینی گئیں۔ سب ہلاک برباد ہوئے۔ سب بدترین مخلوق کافر اور مشرک ہیں۔

66 اے رسولِ خدا تم نے کیا کام کیا؟ اللہ کے لیے تمہاری حرکت ناپسند ہوئی۔ جنگِ بدر میں تم نے کافروں کے ستر آدمی قتل کیے جنگ کے نتیجہ میں، ستر قیدی تم کو مالِ غنیمت میں اسیر ہو کر ملے۔ تم کو چاہیئے تھا کہ ان قیدیوں کو قتل کردیتے اور ان کا خون زمین پر بہادیتے یہ بدلہ اور انتقام تھا ان کفار مکہ کے ظلم و ستم کا جو انہوں نے سابقون الاولون کے ساتھ مکہ میں کیا تھا۔ قتل کیا مسلمانوں کو بے وطن کیا، گھروں سے نکال باہر کیا، کاروبار و تجارت مال موشی پر

زبردستی قبضہ کیا تھا۔ ان کی سزا قتل تھی تم نے ان سے فدیہ لیا اور انہیں چھوڑ دیا۔ اگر خدا کا نوشتہ قدرت پہلے سے تمہارے حق میں لکھا نہیں جاتا تو تمہیں اس ناحق فیصلے کی سزا دی جاتی۔ مگر اللہ نے کرم کیا فیصلہ پہلے ہو چکا تھا۔ اسلیے تمہیں معافی دی گئی۔ فدیہ کا مال تمہارے لیے حلال کر دیا گیا۔ ان قیدیوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرو ان کے دلوں میں ایمان چھپا ہوا ہے تو یہ ضرور ایمان لائیں گے۔ اللہ نے مومنوں کو بشارت دی ہے سابقون الاولون کے مقام مراتب بہت بلند ہیں۔

جنگ بدر کے بعد کے اسباب و مضمرات کا سلسلہ جاری ہے یہ سورت توبہ سورۃ انفال کا ضمیمہ ہے اس لیے ایک ہی سلسلے کی کڑی ہے۔ بغیر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع ہوئی ہے۔ یہ جلالی سورت ہے۔ ان میں منافقین اسلام پر اللہ کا غیض و غضب بھی آیا ہے اس لیے اس کی جلالی کیفیت میں الرحمن الرحیم کی جگہ نہیں ہوتی۔ جنگ بدر کے بعد جہاں تک ہو سکے اپنے حلیفوں کے معاہدوں قول و قرار کو پورا کرو صبر سے کام لو جو لوگ بد عہد ہووے اپنا قول و قرار توڑ ڈالا معاہدوں کی یکطرفہ خلاف ورزی کی ان کو مہلت دے دو معاہدے ختم کرنے کی۔ وعدہ خلاف لوگوں کی مسلمانوں سے دوستی نہیں ہو سکتی جو لوگ قول و قرار توڑتے ہیں وہ فاسق ہیں ان سے قطع تعلق کر لو۔ دوسرا حکم یہ سنایا گیا کہ جو لوگ ایمان لاوے اللہ پر اور آخرت پر یقین کیا نماز پڑھتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ صالح متقی زندگی پسند کرتے ہیں۔ ان کے دوست بن جاؤ ان کے قصوروں کو معاف کرو۔ ظلم و زیادتی کسی سے نہ کرنا۔ اللہ سے ہر وقت ڈرو، خوف رکھنا۔ کوئی مشرک تمہاری پناہ میں آئے تو اس کی حفاظت کرو اس کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو۔ دین اسلام قبول کرے تو اپنے میں ملالو۔ بد بخت ہیں وہ لوگ جنہیں اپنے قول و فعل کا پاس نہیں ہوتا۔ ان کے معاہدوں کو توڑ دو۔ بد عہد لوگوں سے لڑو، ان کو قتل کر دو۔ یہ لوگ خدا کے نام کی جھوٹی قسمیں کھا کر اقرار کرتے ہیں، عہد کرتے ہیں اور پھر توڑ ڈالتے ہیں، ان کو قتل کر دو۔ مشرکین اور اہل کتاب کا یہ خیال کہ وہ بیت المقدس کے والی ہیں۔ ہیکل کے خدمت گذار ہیں کعبۃ اللہ کے متولی، حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں ہر سال حج کا اہتمام کرتے ہیں، نیک کام کرنے والے ہیں حالانکہ وہ کفر و شرک کی گندگی میں مبتلا ہیں۔ اللہ کا گھر وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو ایمان و عقیدے کے پاکیزہ صاف ستھرے ایک خدا کو ماننے والے ہیں۔ آخرت پر یقین محکم رکھتے ہیں۔ نماز پابندی سے پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرنے والے ہیں۔

30 مسلمانوں نے دو جنگیں بدر اور جنگ خندق لڑیں اللہ نے حدیبیہ بغیر جنگ کے صلح کرادی اس کے بعد غزوہ حنین کا معرکہ پیش آیا۔ مسلمانوں کو ناز تھا اپنی کثرت تعداد پر ان کو غرور ہو چلا تھا کہ وہ اب ہزاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ اللہ نے ان کا غرور تکبر توڑ ڈالا انہیں شکست ہوئی جنگ احد کی طرح اس کے بعد فتح مکہ نصیب ہوا 9 ہجری میں۔ اللہ نے حکم دیا مکہ میں کافر مشرک اب کبھی نہیں آئیں گے یہ نجس قوم ہے نجس قوم کا اللہ کے گھر میں کیا کام وہ کبھی شہر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے یہ شہر مقدس اور محترم ہے۔ اللہ اہل مکہ کو غنی کردے گا۔ یہودی کہتے ہیں حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ ابن مریم خدا کے بیٹے ہیں خدا پر جھوٹا الزام لگانے والوں کا فیصلہ روز قیامت ہوگا۔ یہ خائن بے ایمان لوگ ہیں۔ خیانت اور ضبن ان کے پسندیدہ کام ہوتے ہیں۔ ان کے مذہب میں جائز ہیں۔ جنگ تبوک کا اعلان ہوا اور مسلمان گرمی کی شدت میں اس طرف چلے۔ کچھ صحابہ رسول سے قابل و ناقابل ہو گیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ جنگ زیادہ دنوں چلے گی اور وہ اپنی کھجور کی فصلیں جو پک چکی تھیں۔ انہیں اتار کر مجاہدین سے جا ملیں گے اور کچھ منافقین نے سادہ لوح مسلمانوں کو جن کے عقیدے کچے تھے بہکا کر ورغلا کر جنگ تبوک میں شریک نہیں ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہوا فرمایا مسلمانو! تمہارے ہمت و ایمان کو کیا ہو گیا تم اپنے گھروں سے جہاد کے لیے نکلتے کیوں نہیں۔ کیا تمہارے قدم بھاری ہو گئے کہ چل نہیں سکتے خدا کی راہ میں دین کی سربلندی کے لیے کفر و شرک کے مقابلے میں اللہ کا رسول تمہیں بلا رہا ہے اور تم اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہو۔ کیا تمہیں اپنی دنیا، مال، فصل، کھیتی اس قدر پسند آ گئی کہ خدا اور اس کے رسول کے حکم کی تم سرتابی کرنے لگو قابل بر تو اور جہاد میں پیچھے رہ جاؤ۔ اللہ تمہیں سخت عذاب دینے والا ہے تم ہلاک ہو جاؤ گے تو خدا تمہاری جگہ دوسری قوم کو پیدا کر دے گا اور اپنے دین کا کام ان سے لے گا اور اللہ اپنے حبیب کے لیے بہت کافی ہے۔ جب کافروں مشرکوں نے اللہ کے حبیب کو مسلمانوں کو مکہ شہر سے نکالا بے وطن کیا، ان کو قتل کرنے کی سازشیں کی تھیں تو اس وقت کس نے اللہ کے رسول کی مدد کی تھی اور جب اللہ کا رسول اپنے رفیق کو لے کر بے یار و مددگار اپنے گھر سے نکلا اور غار ثور میں کفار مکہ کے تعاقب سے بچنے کے لیے پناہ لے رکھی تھی تو اس وقت اللہ کے رسول کی کس نے مدد کی تھی۔ اللہ کا رسول اپنے غار کے ساتھی سے کہہ رہا تھا ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہم نے ان کو بچایا ان دونوں کو تسلی دی۔ ہم نے ان کی ایسی مدد کی کہ تم جان بھی نہیں سکتے۔ اللہ بڑی حکمت والا ہے۔ اللہ نے جنگ تبوک کی لڑائی کا خطرہ دور

کردیا۔ مسلمان واپس شہر مدینہ آگئے اب ان منافقین کے حضور صلعم کے پاس گروہ در گروہ آنے لگے کہ ان سے معذرت کریں کہ وہ جنگ میں ان کا ساتھ نہ دے سکے، طرح طرح کے بہانے لے کر آئیں گے۔ عذر، حیلے، معذرت کریں گے۔ اے حبیب تم بڑے رحمدل شفیق اور مہربان ہو۔ خبردار ان منافقین کو کبھی معاف نہ کرنا اور نہ ان کے عذر سننا۔ یہ جھوٹے، دغا باز، فریبی ہیں۔ تم سے جھوٹی قسمیں کھائیں گے تم ان کو نہیں جانتے اللہ ان کے دلوں کا حال خوب جاننے والا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے جنگ احد میں تمہارا ساتھ چھوڑا تھا، ان منافقین کے ساتھ تمہارے مخلص صحابہ مدینہ کے انصار جن کے دل ایمان و عقیدہ کے مستحکم ہیں ان سے بھی غلطی اور بھول ہو گئی۔ ان کو تساہل اور غفلت نے پیچھے چھوڑ دیا۔ اللہ ان کے دلوں کا حال خوب جانتا ہے وہ پچھتا رہے ہیں افسوس کر رہے ہیں خدا اور اس کے رسول سے شرمسار اور نادم ہیں، ملامت خود کو کر رہے ہیں۔ اللہ ان کا فیصلہ بھی سنانے والا ہے۔ اے رسول یہ منافقوں نے مسجد ضرار بنائی ہے چاہتے ہیں تم اس مسجد میں نماز پڑھو۔ مسجدیں اللہ کا گھر پاک مقدس ہیں۔ نفاق کی بنیادوں پر جو مسجد تعمیر ہو اس کو گرادو، جلادو۔ اللہ نے مومنوں کی جان و مال کو جنت کے عوض خرید لیا ہے کیا ہی اچھا سودا ہو گیا اللہ نے تم کو جان دی مال دیا اور خود ہی اس کا سودا کرلیا۔ اس کو خرید کر تم کو سرفراز کردیا۔ (سورۃ توبہ۔ 93)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ توبہ۔9
نویں تراویح

گیارہویں پارہ سے بارہویں پارہ کے رکوع تک کی تلاوت۔
(سورہ توبہ کا سلسلہ جاری ہے)

لوگو! اپنی کوتاہیوں غلطیوں کی معافی خدا سے طلب کرو۔ خدا کا ذکر کثرت سے کرو۔ صدقہ خیرات زکوٰۃ ادا کرکے اپنی مغفرت کو خدا سے منواؤ۔ رسول اللہ کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کافروں منافقوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں۔ ان کی مغفرت، معافی کیسی؟ ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے دعا کی تھی اللہ نے انہیں منع کردیا تھا کہ وہ مشرک تھا۔ اللہ نے ان تین صحابہ رسول کی جنہیں اللہ کے رسول نے سزا دی تھی اور مسلمانوں نے ان کا بائیکاٹ کر رکھا تھا انہیں معاف کردیا ان کی توبہ استغفار خدا نے قبول کرلی ان کے لیے معافی ہے اللہ ان پر شفیق اور مہربان ہوا۔ ان کی برأت ہوگئی۔ اے اللہ کے حبیب تم ان صحابہ سے صدقہ خیرات قبول کرکے مستحقین میں دے دو۔ انہیں پاک صاف کردو۔ ان کی غلطی اور خطا کا یہ صدقہ خیرات ان کی مغفرت کا باعث بنے گا۔ مدینہ والوں کے لیے ایک بہت بڑا اعزاز تھا کہ اللہ نے ان تین انصاری صحابہ پر مہربانی کی ان کی مغفرت کردی۔ لوگو! تم کو جو تکلیفیں مصیبتیں بھوک پیاس کی شدت گرمی میں ریگستان کے پاپیادہ سفر میں جہاد کے لیے اٹھانی پڑی تھی وہ اللہ نے قبول کرلی اس کا نیک اجر اور بہترین صلہ خدا کے پاس تم کو ملنے والا ہے۔ تمہارے اعمال نامہ میں اس کا اجر لکھ دیا گیا ہے۔ اللہ مومنوں کا کوئی عمل ضائع نہیں کرے گا۔ لوگو! اللہ نے تمہیں کیسا پیارا پیارا رسول تمہارے پاس بھیجا جو تم میں سے ہی ہے۔ بشر انسانیت میں نہایت اعلیٰ و ارفع اس کی ذات ہے۔ تم کو مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ تمہارے لیے بے چین ہوجاتا ہے۔ خدا سے دعائیں کرنے لگتا ہے۔ ساری ساری رات دعائیں کرتے نمازیں پڑھتے ہوئے اس کی گذر جاتی ہے تمہاری مغفرت اسے کس طرح بے چین رکھتی ہے۔ آسمان کی طرف

رجوع ہوجاتا ہے۔ تمہاری کامیابی اور فتح مندی کی دعائیں کرتا رہتا ہے۔ ایسا شفیق مہربان محبت کا نرم دل رکھنے والا تمہارا قائد جیسا دنیا میں کسی کو کبھی نہیں ملا۔ تم اس کی قدر کرو اس کے قدم بہ قدم چلو اس کی سیرت اُسوۂ حسنہ پر۔ اپنی زندگی میں رسول کی سنّت کی اتباع کرو۔ اس کی پیروی کرو۔ وہ جس کام کا حکم دے وہ کام کرو وہ جس کام کو منع کرے اسے چھوڑ دو۔

رسول اللہ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے دنیا اور دین کی بھلائی اخروی نجات کا ذریعہ ہے اس کے لائے ہوئے قرآن کو پڑھو اس پر عمل کرو قرآن کی تعلیم رسول کی زندگی دونوں ایک ہیں کسی ایک کو تھام لو۔

10۔ سورہ یونس دسویں سورت

قرآن مجید کی پانچ سورتیں حروف مقطعات آ۔ل۔ر سے شروع ہوتی ہیں ان کی پہلی سورت یونس ہے۔ قرآن، حکمت و دانائی کی باتیں صاف صاف سنانے والی کتاب مکّہ کے لوگوں کے لیے ان ہی کی زبان میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کی ربوبیت الٰہیت اور خالقیت کے مظاہرے اور کرشمے لوگوں کی نظروں کے سامنے بکھرے پڑے ہیں۔ پھر بھی لوگ ایک خدا کے قائل نہیں ہوتے۔ کفر و شرک کے اندھیروں سے باہر نکلنا ہی نہیں چاہتے۔ حالانکہ یہ بُت مٹی پتھر کے مجسمے مورتیاں ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پھر بھی خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے رہتے ہیں۔ خدا چاہے تو ان کو شرک کے بدلے زمین میں دھنسا دے وہ تو نصیحت اور ہدایت سے لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہے۔

ہم حضرت یونس جو مچھلی والے کے نام سے ذوالنون کہلاتے ہیں ان کا قصہ سناتے ہیں۔ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد سے تھے خدا نے انہیں نبوّت عطا کی اور ایک قوم کی طرف ہدایت و تبلیغ دین کے لیے مقرر کیا۔ قوم والوں نے کفر و شرک کو نہیں چھوڑا اور یونس کو خدا کا پیغمبر ہی تسلیم نہیں کیا آپ نے خدا سے بد دعا کی کہ ان کی قوم کو عذاب میں گرفتار کرے۔ خدا کا عذاب اس کے خوف سے ڈر کر یونس علیہ السلام اپنی قوم والوں سے ناراض ہو کر ملک چھوڑ کر چلے گئے اور ایک دریا کے کنارے پہنچے کشتی کا انتظار کرنے لگے ادھر اللہ نے ان کی ناراض قوم کو ہدایت کی توفیق دے دی قوم اللہ سے معافی اور استغفار کرنے لگی اللہ نے یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول کی، اپنا عذاب روک دیا۔ قوم اپنے پیغمبر کو ڈھونڈنے نکلی۔

یونس علیہ السلام کشتی میں سوار چلے نصف راستہ پر دریا کا طوفان، سیلاب نے کشتی کو جالیا۔ ملاح پریشان ہوا کہنے لگا کوئی غلام اپنے آقا کی نافرمانگی مول لے کر اس کشتی میں سوار ہوا ہے۔ دریا اس کو پسند نہیں کرتا کہ وہ کشتی میں سفر کرے دریا پار اترے۔ یونس علیہ السلام نے خود پیشکش کردی کہ وہ بھاگا ہوا غلام خدا کا میں ہی ہوں۔ کشتی والوں نے یونس علیہ السلام کو کشتی سے دریا میں پھینک دیا۔ دریا کی موجوں نے انہیں اٹھالیا۔ خدا نے مچھلی کو حکم دیا کہ میرا بندہ ہے اس کو اٹھا کر کنارے پہنچا دو۔ مچھلی نے یونس علیہ السلام کو دریا کنارے چھوڑ دیا۔ یونس علیہ السلام کی زبان پر خدا کی یاد کثرت سے ہونے لگی وہ کہتے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پروردگار تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں تیری ذات واحد پاک مقدس ہے تو بے عیب اور میں تیرا گنہگار ظالموں میں شریک ہونے والا بن گیا ہوں۔ میری مغفرت فرما مجھے معافی دے دے۔ اللہ نے صحت سلامتی سے قوم والوں کے پاس پہنچا دیا۔ اللہ قوموں کی طرف اپنی ہدایت نصیحت کے لیے پیغمبروں کو ہر زمانہ اور عہد میں بھیجتا رہا ہے۔ لوگوں کو اختیار ہے کہ وہ ایمان لائیں ہدایت قبول کریں۔

اللہ لوگوں کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ مومن جب قرآن پڑھتا ہے خدا کا ذکر، خدا کی یاد کرتا رہتا ہے تو اس کے پاس خدا خود موجود ہوتا ہے وہ گواہ ہوتا ہے تمہارے ہر نیک عمل پر اس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی نہ زمین میں نہ آسمانوں میں سب کچھ لوح محفوظ میں لکھی گئی ہے۔ جو لوگ خدا کے نیک بندے خدا کے دوست ہیں ان کو کسی چیز کا خوف و ڈر نہیں ہوتا اور نہ وہ فکرمند رنجیدہ غمگین کبھی ہوتے ہیں۔ اللہ پر ان کا بھروسہ کامل اعتماد ہوتا ہے وہ راضی برضا رہتے ہیں۔ اللہ نے نوح علیہ السلام کا ذکر کیا کہ انہوں نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک کیا اور شرارت کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔

پھر موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ نکالے کا ذکر ہوتا ہے اس نے جادو سحر کا الزام دیا اور کفر و سرکشی کے نتیجے میں خدا نے اس کو دریا میں غرق کردیا اور جب فرعون ڈوب رہا تھا تو موسیٰ سے کہنے لگا موسیٰ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں مومن ہوتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا اب جب موت تیرے سامنے ہے ایمان لاتا ہے اس سے پہلے خدا سے سرکشی کرتا رہا تھا تو نے خدا کا نام مرتے وقت لیا اس نام کی لاج رکھنے کے لیے خدا آج تیری لاش کو غرق ہونے سے بچالے گا۔ اس کو صحیح سالم حالت میں محفوظ کرکے رہتی دنیا قیامت تک اس کو دکھانے، عبرت کے لیے محفوظ کردے گا۔ خدا کے نام کی رحمت و برکت کی یہ مثال ہے کہ یہ لاش فرعون آج تک

میوزیم میں محفوظ رکھی ہوئی ہے۔

یہ خدا کا وعدہ ہے پورا ہو کر رہے گا۔ لوگو! اپنے ایمان و یقین کو خالص اللہ کے لیے دین اسلام کے لیے رجوع کرلو توحید و رسالت کو چھوڑ کر شرک کا شائبہ تک دل میں نہیں لانا تمہاری ہر تکلیف مصیبت، بیماری رنج کو دور کرنے والا صرف خدا ہے اسی سے مغفرت چاہو اسی کی مدد کا سہارا لو۔ وہ بڑی مغفرت والا سب کا کارساز مولا وہی ہے۔ جو شخص بھی دین ایمان پر قائم رہے گا اسی کا فائدہ ہوگا جو گمراہ ہوگا وہ آپ اپنا نقصان کرے گا رسول کا کام پیغام پہنچا دینا ہے اور آخرت کا فیصلہ بہترین حاکم کے پاس اس کی عدالت میں ہوگا۔

اس سورت کے بعد سورہ ہود شروع ہوتی ہے۔ وہ بھی شرک و کفر پر ملامت کرتی ہوئی شروع ہوتی ہے۔ روئے زمین پر اللہ کی پیدا کی جانے والی کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جس کے رزق کی ذمے داری اللہ نے اپنے اوپر نہ لے رکھی ہو۔ اللہ نے رزق کا وعدہ ہر زندگی کے ساتھ کر رکھا ہے وہ خالق بھی اور رب بھی ہے پالنے پرورش کرنے والا بھی ہے۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے کون کہاں پیدا ہونے والا ہے کون کہاں مستقل قیام کرنے والا ہے کون کہاں روزی کمانے والا عارضی قیام کرے گا۔ کون کہاں مرے گا کون کہاں دفن ہوگا۔ یہ سب کچھ پہلے سے لکھا ہوچکا ہے لوح محفوظ میں لکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دسویں تراویح
سورۃ ہود۔11

بارہویں پارہ کے رُبع سے تیرھویں پارہ کے نصف کی تلاوت۔

حضرت ہود علیہ السلام قوم عاد کی ہدایت و نصیحت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ قوم عاد بہت خوبصورت تنومند جسیم شحیم جثہ بدن کی مالک زبردست قوت طاقت والے لوگ تھے۔ اس تلاوت کا تسلسل پچھلی تراویح سے ہے۔ سوال ہورہا ہے کہ قرآن کو جھٹلا رہے ہو کہ یہ خدا کی کتاب نہیں ہے تو تم ہی ایسی کوئی ایک آیت قرآن جیسی بنا کر پیش کرو۔ یہ مفسد لوگ ہیں طرح طرح کی جھوٹی باتیں تراشتے رہتے ہیں ظالم مشرک ساری قوموں کا ایک ہی حال ہے۔

46 حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی ہوا طرح طرح کے دھوکے مکاریاں جھوٹ افترا خدا کے نام پر باندھے اور بالآخر اس کا نتیجہ ان کی ہلاکت اور تباہی کا ہوا۔ موسیٰ و ہارون بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے انہوں نے بھی شرارتیں کیں پیغمبر کو پریشان رکھا۔ حضرت یونس کا قصہ گذر چکا۔ ہود اور صالح کا قصہ جو قوم عاد و ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے بھی سرکشی اور کفر کی راہ اختیار کی۔ صالح علیہ السلام کو اللہ نے اونٹنی کا معجزہ عطا کیا تھا۔ لوگوں نے عمداً اونٹنی کو مار ڈالا اس کے نتیجے میں خدا کے عذاب کے مستحق ہوئے مارے گئے۔ پیغمبر ان بنی اسرائیل کے حالات سنانے کے بعد حضرت ابراہیم کے وارث عطا ہونے کا قصہ سنایا گیا کہ اللہ نے اپنے فرشتوں سے خوشخبری کرائی کہ تمہیں اسحاق پیدا ہوں گے۔ جو بنی اسرائیل کے امام ہوں گے۔ لوط علیہ السلام کی طرف اللہ نے فرشتوں کو عذاب کے ساتھ بھیجا کہ وہ لواطت والی قوم پر پتھروں کی بارش و سنگسار کا عذاب لے جائیں۔ اللہ نے لوط کو اور ان کے ساتھ اہل ایمان کو بچالیا، صبح ہوتے ہوتے پتھروں کی بارش شروع ہوئی، لوط کی بیوی بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل تھی۔

اس کے بعد شعیب علیہ السلام کا بیان ہے جو اصحاب مدین کی طرف بھیجے گئے ان کا جرم ناپ تول میں کمی بیشی اور بے ایمانی تھا۔ خدا نے اس سزا میں ان کو بھی ہلاک کردیا۔ موسیٰ و

ہارون کو اللہ نے بنی اسرائیل کی طرف ہدایت و نصیحت کے لیے بھیجا۔ پہلے حکم دیا کہ وہ فرعون مصر سے بنی اسرائیل کو غلامی اور قید سے نجات دلائیں۔ اللہ نے معجزات دیے فرعون نے ان کو جادو سحر بتایا اور خدا کا انکار کرتا رہا۔ وہ بھی ہلاک کیا گیا۔ اللہ نے اس بہت سی بستیوں کو ان کے جرم شرک و کفر، شرارت کے بدلے ہلاک کیا، بہت سی بستیوں کا ذکر سنایا گیا بہت کا ذکر نہیں سنایا وہ سب ملیامیٹ ہو گئیں اللہ کسی قوم پر کبھی ظلم نہیں کرنے والا۔ قومیں خود اپنے عمل و فکر کی وجہ سے ظالم ہوتی ہیں اور ہلاک ہو جاتی ہیں۔ قیامت کے دن اللہ سب قوموں کو جمع کرے گا ان میں آگے آگے فرعون ہوگا۔ یہ روز قیامت کب آنے والا ہے۔ یہ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ یہ وقفہ مہلت کا ہے قوموں لوگوں کے لیے کہ وہ اپنی اصلاح کریں وقت کا فیصلہ آنے سے پہلے ہم لوگوں کو قیامت کے عذاب سے ڈرانے کے لیے پیغمبر بھیجتے رہتے ہیں۔ لیکن لوگوں کو قیامت کے بارے میں یقین ہی نہیں ہے۔ وہ شک و شبہ میں پڑے ہیں۔ ایمان والو! نماز کی پابندی رکھو۔ دنوں کے دونوں وقفوں میں طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد فجر اور مغرب کی نماز پڑھو۔ دن کے دوپہر اور وسط میں نمازیں پڑھو رات کے ابتدائی حصہ میں عشا کی نماز کا حکم تم کو دیا گیا ہے یہ فرض عبادت ہے اس کے ترک کرنے پر گناہ اور سزا دی جائے گی۔ نماز معاف کسی کو نہیں ہے۔ اپنے حالات پر صبر کیجیے اللہ صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرنے والا۔ لوگوں کو چاہیے کہ ان لوگوں کو ہدایت کریں جو شر فساد و فتنہ مچاتے ہیں یہ سمجھدار دین داروں کا فرض ہے کہ لوگوں کو نیکی کی راہ پر لگائیں۔ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کرتا اور سب کا ایک ہی طریقہ بنا دیتا لیکن اللہ نہیں چاہتا کہ اس کی مرضی سے لوگ کام کریں۔ لوگوں کو اختیار، ارادہ، مرضی دے کر خود مختار کر دیا کہ وہ اپنے اپنے عمل کے ذمے دار خود بنیں اور اس کی جزا و سزا ان کو ملنی چاہیے۔ اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ نافرمان انسانوں اور جنوں سے دوزخ کو بھر دے گا۔ پیغمبروں کے حالات ان کے واقعات قرآن نے بار بار اس لیے سنائے کہ لوگوں کو عبرت کا سبق ملے اور رسول اللہ کے دل کو تقویت اور سکون حاصل ہو۔ اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و نصیحت ملتی رہے۔ لوگوں کو مہلت ملی ہوئی ہے لوگ سیدھی راہ اختیار کریں۔ توبہ استغفار کریں اللہ سے معافی طلب کریں ورنہ استغفار کریں اس وقت کا جب خدا کا فیصلہ ان کو سنایا جائے گا۔ اللہ غیب کا علم غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔ خدا کے رسول کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ اپنے تبلیغ دین کا کام برابر جاری رکھیں۔ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اللہ کو لوگوں کے کاموں کی سب خبر ہے۔

سورہ یوسف کا قصہ شروع ہوتا ہے۔ یہ قرآن کے بہترین قصوں میں ایک ایسا سبق آموز دل نشیں قصہ ہے کہ اس میں انسانی کردار، قرآن کا انسان مطلوب کا پیکر انسانیت کو دکھایا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کو ابراہیم علیہ السلام کے بعد مکمل انسانیت کا اعلیٰ کردار بنیک چلن پیغمبر حضرت یوسف کی شخصیت میں دیا۔ یہودیوں کی لوک کہانیوں میں یہ یوسف زلیخا کا قصہ مشہور تھا حقیقت کسی کو نہیں معلوم تھی۔ یہودیوں نے حضور صلعم کا امتحان لینے کے لیے ان سے پوچھا کہ پرانے زمانے میں یوسف زلیخا کا ایک قصہ مشہور تھا کیا آپ گذرے زمانے کا قصہ سنا سکتے ہیں۔ اللہ نے وحی کے ذریعہ یہ پوری سورت نازل کی اور رسول اللہ نے اس کو بیان کیا اور سنایا یوسف کا قصہ بہت مختصر ہے اور دلچسپ لیکن اس میں شخصی کردار مرد کا، عورت کا، باپ بیٹے کا، سوتیلے بھائیوں کا، عداوت اور دشمنی کا، معافی و درگذر کا، احسان و عدل کا، جوان عمر کے جذبات کا انسان کا پورا پورا نقشہ قرآن نے اپنے الفاظ میں سنایا ہے۔ پہلے قصہ سنیئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویوں سے کل بارہ لڑکے پیدا ہوئے۔ آخری بیوی سے یوسف اور بالیمین تھے ماں کا انتقال ان کے بچپن میں ہو گیا تھا اس لیے یعقوب ان دو معصوم آخری بچوں کو زیادہ چاہتے تھے۔ یوسف کی خالہ نے ان کی ابتدائی پرورش کی تھی۔ بھائیوں کو یوسف سے بغض و حسد پیدا ہوا کہ وہ باپ کے بہت قریب رہتے اور چہیتے اور لاڈلے تھے۔ یوسف آٹھ دس سال کے ہوئے تو خواب دیکھا۔ چاند سورج گیارہ ستارے آسمان پر یوسف کو سجدہ کر رہے ہیں۔ یوسف نے باپ سے خواب بیان کیا اور تعبیر پوچھی۔ یعقوب اللہ کے پیغمبر تھے اب ضعیف العمر ہو چکے تھے مگر اس خواب کی تعبیر جانتے تھے۔ بیٹے سے کہا یہ خواب اپنے دوسرے بھائیوں کو نہ سنانا۔ بھائیوں نے یوسف کو باپ سے دور رکھنے اور خود کے قریب ہونے کا راستہ تلاش کیا ایک دن باپ کی اجازت سے یوسف کو کھیلنے کے لیے ساتھ لے گئے مشورہ کیا کہ یوسف کو کسی آنے جانے والے تجارتی قافلے میں بردہ فروشوں کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ جب منصوبہ مکمل ہوا تو ایک دن یوسف کو بردہ فروش کے ہاتھ معمولی قیمت پر فروخت کر دیا اور گھر جھوٹ موٹ کے روتے ہوئے بہانہ بنا کر آئے کہ یوسف کو بھیڑیا اٹھا کر جنگل میں لے گیا۔ اس کی خون آلود قمیص رنگ لگا کر باپ کو دکھا کر اپنے قول و فعل کا یقین دلایا یعقوب یوسف کو خوب چاہتے تھے اس کے غم میں نڈھال ہو گئے۔ بیٹے کی جدائی میں روتے رہے روتے ہوئے ان کی آنکھ خراب ہو گئی، بینائی ختم ہوئی۔ خدا کا پیغمبر اور شکوہ شکایت زبان پر کیسے لا سکتا تھا۔ صبر کیا خاموش ہو گئے، بیٹے کا غم سنانا صبر سے کام لیتے قرآن نے ان

کے لیے صبرٌ جمیلٌ کے الفاظ استعمال کیے۔ یوسف باپ بھائیوں اور گھر سے دور ہوگئے۔ بردہ فروشوں نے انہیں مصر کے بازار میں لائے جہاں غلاموں کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ وہاں بازار لگتا تھا وہاں وہ رکھے گئے۔ یوسف حسین و جمیل تھے۔ دنیا جہاں کی ساری خوبیاں حسنٌ بے مثال رکھتے تھے۔ قیمت بہت اونچی لگی۔ کوئی اس قیمت کا خریدار نہ تھا قیمت سب نے لگائی تھی تاکہ یوسف کے خریداروں میں نام تو آجائے۔ عزیز مصر شاہی درباری مصاحب نے اونچی قیمت لگا کر یوسف کو خریدا، گھر لائے۔ بیوی سے کہا ایک حسین تحفہ تمہارے لیے خرید لایا ہوں بڑا قیمتی تحفہ ہے۔ اس کو ہم اپنا بیٹا بنالیں گے ہماری کوئی اولاد نہیں ہے ہم نے وارث خرید لیا ہے اس کو گھر میں راحت اور آسائش دے کر رکھو۔ یوسف عزیز مصر کے گھر عرصہ دراز رہے جوان ہوئے۔ جوانی میں اللہ نے ان کا حسنِ یوسف اور زیادہ مثالی بنادیا۔ خدا کو اپنے بندے کا امتحان وہاں لینا تھا۔ نبوت عطا کرنے سے پہلے امتحان اور آزمائش ضروری ہے بے مثال حسنٌ و جمال دے کر یوسف کو لاثانی جواں بنایا۔ زلیخا بھی جوان خوبصورت عورت تھی اس کے جذبات کی تسکین اس کو چاہیئے تھی گھر میں عیش و آرام تنہائی، ساتھ میں جوانِ رعنا خوبصورت بے مثال حسنٌ عورت کو کیا چاہیئے۔ انسانی جذبات ہیجان میں آئے عورت نے یوسف کو للچایا حریص نظروں سے دیکھا پھر ان کو اپنے قریب بلایا۔ یوسف پریشان ہوگئے۔ ان کے بھی جذبات تھے وہ بھی ایک انسان تھے نوجوان نوخیز آگ دونوں طرف لگی ہوئی تھی، روک ٹوک، پردہ کوئی نہ تھا تنہائی عورت کا محل اس کی آرام دہ خواب گاہ عورت کی طرف سے پہل اور اصرار بار بار نوجوان اکیلا پارسائی کا اس کو دعویٰ نہ تھا اس نے کیا چاہا اور کیا نہ چاہا قرآن نے اس کی ترجمانی کردی تیرھواں پارہ شروع ہوا۔

اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (53) میں ہرگز خود کو پارسا اور نیک نہیں بنا سکتا تھا۔ میرے بھی انسانی جوانی کے جذبات تھے۔ جنسی خواہش تو مجھ میں بھی پیدا ہوئی عورت نے مجھے مغلوب کرلیا مگر خدا کی رحمت نے مجھے بدکاری سے بچالیا اگر خدا کا فضل میرے حال پر شامل نہ ہوتا تو میں گناہ کا ارتکاب کرچکا تھا۔ ہوا یہ ہے کہ دروازہ پر کھٹ کھٹ ہوئی یوسف نے دوڑ کر بند دروازہ کھول دیا دیکھا کہ گھر کا مالک زلیخا کا شوہر دروازہ پر موجود تھا۔ عورت اکیلی میرے ساتھ تھی۔ پوچھا کیا ہورہا ہے۔ عورت بولی یہ نوجوان میری طرف آگے بڑھا ہوا تھا پانی کررہا تھا۔ عزیز مصر کو یقین نہ آتا تھا کہ متبنیٰ بننے والا لڑکا اپنے مالک کی بیوی کے ساتھ فحش کاری کرے گا۔ عورت کا مکر عورت کی

چال کامیاب رہی یوسف قصوروار ٹھیرے یوسف کو سزا کے طور پر جیل خانہ بھیج دیا گیا۔ یوسف نے اللہ سے خود جیل کی خواہش کی تھی وہی ان کے لیے عافیت کی محفوظ جگہ تھی ورنہ عزیز مصر کا گھر زلیخا کی للچائی ہوئی نظریں اُس کو گناہ کی لذت میں ضرور پھنسا دیتیں۔ اللہ نے اپنے یوسف کی مدد کی وہ محفوظ جیل خانہ میں رہے۔ اس سے قبل زلیخا کا چرچا محلے میں ہوا کہ عزیز مصر کی بیوی ایک نوجوان غلام کے عشق میں لٹو ہو گئی ہے۔ اور اس کے عشق میں اس نے فوجداری مقدمہ چلایا۔ یوسف کو جیل کی سزا سنائی زلیخا عورت تھی۔ اس نے عورتوں سے انتقام لینے کے لیے محلے کی آس پڑوس کی عورتوں کو گھر دعوت دی۔ کھانے پر بلایا جب وہ کھانے کی میز پر کھانا کھا رہے تھے کاٹنے چھیلنے چھری سے اپنا اپنا نوالہ اٹھا رہے تھے عین اسی وقت زلیخا نے ان عورتوں کے سامنے پانی پلانے کے بہانے ایک دم یوسف کو سامنے کر دیا۔ عورتوں نے ایک حسین نوجوان بے مثل حُسن کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا تو مبہوت ہو کر رہ گئیں ٹکٹکی باندھے اس غلام نوجوان کو دیکھ رہی تھیں۔ بے خود حسن کے متاثر ہونے میں ایسی محو ہو گئیں کہ چھری اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر پھیرنے لگیں۔ بظاہر وہ دیکھ رہی تھیں ہم کھانا کھانے میں مشغول ہیں اور دیکھ رہی تھیں۔ یوسف کو زلیخا نے ان کو ٹوکا کہ تم کھانا کھا رہی ہو یا ہاتھوں کو لہولہان بنا رہی ہو۔ عورتیں نادم ہوئیں۔ شرما کر کہنے لگیں یہ انسان بشر نہیں کوئی فرشتہ حسن و جمال کا محور معلوم ہوتا ہے۔ زلیخا نے ان کو قائل کرایا کہ عورت حُسن کی دیوانی مستوانی ہوتی ہے عورت حُسن اور عشق ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو اُن کا چرچا چاروں طرف ہونے لگتا ہے۔ تم سب الزام مجھ کو دیتی تھیں۔ اور چور تم میں نکل آیا۔ تم سب بھی میری طرح مجرم ہو یوسف کے لیے مجھے اکیلے کیوں بدنام کیا تم بھی شامل ہو گئے ہو یوسف جیل میں کافی عرصہ رہے۔ اللہ نے جیل میں ان کو نبوت عطا کی تعبیر خواب کے معجزہ کا علم سکھایا۔ یوسف جیل کے اندر قیدیوں کو دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ قیدیوں کو مسلمان بناتے رہے۔ جیل خانہ کا جیلر بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ یوسف کی شخصیت اور کام جیل خانہ میں ہر طرف پھیل گئے۔ ایک دن جیل خانے میں دو قیدی شاہی دربار سے سزا پا کر جیل خانہ میں قید ہوئے۔ ایک باورچی تھا۔ شاہی مطبخ کا اور دوسرا ساقی تھا بادشاہ کی مصاحبت کا۔ دونوں پر ایک ہی الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ مصر کو زہر دینے کی سازش اور کوشش کی تھی۔ مقدمہ کا فیصلہ ہونے کے قبل دونوں نے خواب دیکھا اور یوسف سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ باورچی نے جو خواب دیکھا وہ یہ تھا کہ اس کے سر کے اوپر ٹوکرا ہے اس کی پکی پکائی روٹیاں وہ اٹھائے لیے جا رہا ہے اور

کوّے اوپر سے اڑاڑ کر ٹوکرے سے روٹیاں نوچ نوچ کر لے جا رہے ہیں۔ ساقی کا خواب یہ تھا کہ وہ درختوں سے کھجور اور انگور توڑ رہا ہے ان کو مسل مسل کر نچوڑ رہا ہے۔ یوسف نے باورچی کو تعبیر بتائی کہ اس پر زہر دینے کا الزام ثابت ہوگا۔ اور وہ قتل کیا جائے گا۔ ساقی سے کہا کہ وہ بری الذمہ ہوگا۔ دوبارہ اپنی درباری خدمت پر بحال ہوجاوے گا۔ قید سے رہائی مل جائے گی۔ ساقی بہت خوش ہوا یوسف کا شکر گذار ہوا پوچھا میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتاؤ میں جیل سے رہائی پا کر تمہاری کوئی خدمت انجام دوں گا۔ یوسف نے کہا۔ تم بادشاہ سے میری بے گناہی کا ذکر کرنا اور مجھے جیل سے نجات مل جاوے ایسی صورت ڈھونڈ نکالنا۔

ادھر شاہ مصر نے رات خواب دیکھا کہ سات موٹی فربہ گائیں چرتی ہوئی جنگل میں دوسری سات کمزور دبلی پتلی گائیوں کو کھا گئی ہیں۔ وہاں ایک کھیت کو دیکھا اس کی فصل کھڑی تیار بالیں لگی ہوئی جھک رہی ہیں اور دوسری طرف کھیتی زرد پیلی پیلی ہوئی جا رہی ہے اس کی لگی بالیں زرد اور خشک ہو گئی ہیں۔ بادشاہ کی نیند اچاٹ ہو گئی۔ دوسرے دن درباریوں سے خواب بیان کیا اور خواب کی تعبیر پوچھی۔ درباریوں نے کہا۔ یہ پریشان خیالی کا خواب ہے۔ کوئی تعبیر ہم نہیں بتا سکتے۔ بادشاہ کو بار بار یہی تعبیر خواب کا خیال رہتا اور فکر مند رہتا۔ ساقی جو بہت قریب سے اپنے بادشاہ کو دیکھ رہا تھا اور فراب بھر بھر کر پلا رہا تھا۔ بولا میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو آپ کے خواب کی تعبیر بیان کر سکتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو کہا جاؤ بلا لاؤ ساقی جیل خانہ میں یوسف کو ملا اور ساتھ چلنے کو آمادہ کیا۔ یوسف نے کہا کہ پہلے میری بے گناہی ثابت کراؤ جیل سے رہائی ملے گی تو میں رہا ہوجاؤں گا ورنہ قیدی بن کر بادشاہ کے پاس نہیں آؤں گا۔ بادشاہ نے اس کا مقدمہ دوبارہ فیصل کرایا۔ زلیخا کو بلایا گیا اور سارا حال پوچھا۔ زلیخا بولی قصور سارا میرا تھا۔ یوسف بے گناہ معصوم تھا کبھی میری خواہش پر آمادہ نہ ہوا وہ پارسا تھا بے عیب تھا اور میں گناہ گار تھی۔

خواب کی تعبیر یہ تھی کہ سات سال کھیتی خوب کثیر ہوگی اور اس کے بعد سات سال قحط پڑے گا۔ حسن انتظام یہ ہو کہ پہلے سال کا اناج محفوظ ذخیرہ کر لیا جائے۔ پورا راشن بندی کا نظام قائم کر کے اگلے سات سالوں کی اناج کی کمی پوری کی جائے۔ بادشاہ کو اپنے خواب کی تعبیر مل گئی اور ایک بہترین دیانتدار، ایمان والا و صالح نوجوان بھی ہاتھ آگیا۔ جو اس کا انتظام خوب چلا سکتا تھا۔ اس نے یوسف کو عزت دی بڑا عہدہ دے کے اس کام پر مامور کیا۔ قحط زدہ لوگ جب دور دور سے مصر آتے اناج حاصل کرتے تو کنعان سے یوسف کے سوتیلے بھائی بھی اناج خرید نے

وہاں آئے یوسف نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا انہوں نے یوسف کو نہیں پہچانا۔ اناج لے کر جب وہ جانے لگے تو یوسف نے ان سے کہا کہ تمہارے گھر میں کوئی اور مرد نوجوان ہے تو اس کو بھی آئندہ ساتھ لانا اس کے حصے کا اونٹ بھر اناج زیادہ ملے گا۔ جب وہ گھر پہنچے تو دیکھا کہ اناج کے تھیلے میں ان کی اجرت انہیں واپس کر دی گئی تھی۔ اس احسان (مہربانی) نے انہیں مائل کیا کہ جلد ہی وہ اپنے سوتیلے بھائی بالیمین کو ساتھ لے کر دوبارہ اناج لینے جائیں رقم بھی پاس تھی۔ بڑی مشکلوں سے اپنے بوڑھے باپ کو راضی کر کے ضد کر کے بالیمین کو ساتھ لیا دوبارہ مصر آئے۔ یوسف نے اپنے حقیقی چھوٹے بھائی بالیمین کو پہچان لیا اپنے گھر لے گئے ساتھ رکھا سب کی مہمانی کی انہیں بتایا کہ یوسف گم گشتہ ان کا بچھڑا ہوا بھائی یوسف وہی شاہی افسر حکومتِ مصر ہے۔ سب خوش ہوئے گلے لگے۔ یوسف نے بھائیوں کو گھر واپس بھیجا کہ اپنے ضعیف غمزدہ باپ کو جو ماں سوتیلی تھی۔ اس کو سب کو ساتھ مصر لے آئیں اس طرح یوسف کے بچپن کا دیکھا ہوا خواب پورا ہوا۔ ماں باپ مصر آئے شاہی محل میں یوسف کے ساتھ رہنے لگے۔ یوسف نے اپنے سوتیلے بھائیوں کا تمام قصور معاف کر دیا۔ اللہ احسان کرنے والوں سے درگذر کرنے والوں کو قصور معاف کرنے والوں کو، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ یوسف جیسا صالح پاکباز پاکدامن عفت و عصمت کا نوجوان اور پھر خدا کا نبی پیغمبر اس کے اعلیٰ کردار، اعلیٰ اخلاق اسکی صالح متقی فرمانبردار زندگی نوجوانی، مالک سے وفاداری ایمانداری یہ وہ باتیں تھیں جو اس بہترین قصہ کا مضمون بنیں۔ یوسف کا خواب گیارہ ستارے چاند سورج اس کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ماں باپ اور دس بھائی سوتیلے ایک بھائی سگا بالیمین سب اس کے ساتھ خوش تھے۔ اس کی عظمت اور بڑائی کو سلام کر رہے تھے۔ وہ تعبیر خواب جو یوسف نے بچپن میں دیکھا تھا۔

اس کے بعد کی 13 ویں سورت الرعد آتی ہے۔ قدرت کے مظاہروں کا ذکر ہے نظام شمسی چاند سورج ستارے ان کا ایک مربوط مکمل نظام حیات ہے ان کی رفتار چال کی گردش اپنی اپنی سمت مداروں محوروں پر اپنا اپنا سفر جاری کیے رہتی ہے۔ ان سے خدا نے بڑے بڑے حکمت مصلحت کے کام نکالے دن سے رات، رات سے دن، موسموں کی تبدیلیاں ان کے اثرات انسانوں حیوانوں، نباتات جمادات پر، مخلوقات کو پیدا کرنا ان کا رزق فراہم کرنا اللہ نے اپنے ذمے لیا ہے۔ آسمان سے بادل کی گرج بجلی کی کڑک کا چمکنا، کوندے کا لپکنا، آواز پیدا کرنا بارش کا برسانا اولے، ژالہ باری سب کچھ قدرت کے کرشمے کارنامے اور مصلحت حکمت کے کام

ہیں۔ اس سے جو فیض دنیا کی مخلوقات کو حاصل ہوتا ہے وہ اناج، پھل، سبزی، میوہ جات زمین کی زرخیزی شادابی مردہ زمین کا دوبارہ زندگی پانا یہ سب خدا کے احسانات ہیں۔ قرآن نے اسے یُدبِّرُ الاَمر کہا ہے۔ دنیا کا انتظام کائنات کا مربوط نظام حیات اللہ تعالیٰ چلا رہا ہے۔ زمین کے قطعات ایک ہی جیسے ہیں۔ آسمان سے برسنے والا ہر جگہ ایک جیسا پانی برساتا ہے۔ زمین پر وہی پانی کہیں رنگ برنگ کے پھول، قسم قسم کے اناج مختلف ذائقوں کے پھل ان کی خوشبو، رنگ، مزہ، ذائقہ، غذا، اثر، تاثیر جڑی بوٹیاں۔ کیا کیا قدرت نے اگائے ہیں۔

یہ سارا نظام قدرت خدا کی کاریگری کے بے مثال نمونے ہیں۔ اللہ کا امر ہے اللہ کی مشیت، مرضی اللہ کے حکم ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کا امر کل کائنات پر ہے۔ اللہ نے جوڑے جوڑے پیدا کیے۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے کہ عورت کے رحم کے اندر پیٹ میں کیا پل رہا ہے کیا جسم لے رہا ہے لڑکا ہوگا یا لڑکی اس کے اندازے پیمانے نظام تقدیر سب وہی جاننے والا ہے۔ اللہ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اللہ نے ہر شخص کی حفاظت کے لیے دو محافظ فرشتے ہر وقت انسان کے کندھوں پر بٹھا رکھے ہیں۔ ان کے علاوہ دو فرشتے کراماً کاتبین روزنامچے تیار کرتے ہیں دن رات کے انسانی حرکات قول بول چال نوٹ کرتے رہتے ہیں یوں سمجھو کہ کندھوں پر ویڈیو فلم، ویڈیو کیسٹ پر ٹیپ ریکارڈر رکھے ہوئے آٹومیٹک سب کچھ فلماتے ریکارڈ کرتے رہتے ہیں اس کے دفتر کے دفتر فلما کر آسمان میں علیین سجین کے محافظ خانوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ جو قیامت کے دن ہر شخص کو دکھلائے جائیں گے کہ وہ دنیا میں کیا کام کرتے رہے تھے۔ ان فرشتوں کی صبح و شام دو وقت ڈیوٹی بدلتی رہتی ہے اس لیے قرآن نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز کی اہمیت بیان کی اس کہ پڑھنے کی تاکید کی ہے وقت پر۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک فرد اپنی حالت بہتری کی نہ سوچے انسان کا اپنا اختیاری مرضی ارادہ کا فعل ہوتا ہے۔ خود کو بدلنے کا۔ جب آسمانوں میں بادل کے ساتھ بجلی کا کوندا لپکتا آواز لہراتا ہے تو بڑا ہیبتناک منظر، خوفناک فضا پیدا ہوجاتی ہے۔ اس وقت فرشتے آسمانوں میں صف باندھے خدا کی عظمت کا بیان حمد و تسبیح ذکر میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ انہیں ڈر خوف رہتا ہے کہ کہیں اللہ کے حکم سے بجلی کا کوندا لپک کر کسی انسان کو، جاندار کو، کافر گناہگار ظالم نافرمان کو آچک نہ لے بجلی اسی پر گرے اور وہ جل کر بھسم نہ ہوجائے۔ اللہ جس پر چاہتا ہے۔ بجلی گرا دیتا ہے، ہلاک کردیتا ہے۔ اللہ نے زمین کی تخلیق آسمانوں کے نظام شمسی کی تخلیق سے بالکل الگ الگ بنایا ہے۔ دو مختلف نظام حیات ہیں۔

اللہ نے دونوں کو حکم دیا مل جاؤ اتفاق اتحاد سے ایسا ماحول پیدا کرو کہ حیات انسانی جاندار مخلوقات کے لیے کرۂ زمین سازگار بن جائے۔ دونوں نے اطاعت کی۔ کہا پروردگار ہم دونوں تیرے حکم کے آگے سجدہ کرتے ہیں تیرا حکم مانتے ہیں۔ یوں حیات اس کرۂ زمین پر ممکن ہو سکی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیرھویں سورت الرعد
گیارھویں تراویح

تیرھویں پارہ کے نصف سے چودھواں پارہ کی تلاوت

سورہ الرعد کا سلسلہ قائم ہے۔ قرآن کہتا ہے جو لوگ اپنے عہد کی پاسداری قول و قرار پورا کرتے ہیں۔ اللہ نے جن رشتوں کو جن علاقوں کو احکامات کو پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اس کو باقی رکھتے ہیں حکم کی تعمیل کرتے رہتے ہیں۔ خدا کا خوف ڈر جن کے دل میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔ اپنی مشکلات کو صبر سے حل کرتے ہیں اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں اور اپنا مال غریبوں محتاجوں ضرورتمندوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے مخالفین کی بدسلوکی برائی کا جواب احسان، نیکی سے لوٹاتے ہیں ان کے لیے آخرت کی زندگی کے بہترین ٹھکانے اور درجے اللہ نے مقرر کردیے ہیں جہاں انہیں ہمیشہ کی زندگی انتظار کررہی ہے۔ لوگ نہیں جانتے یہ کتاب قرآن مجید کیا اثرات آیاتٌ وبیناتٌ کی کتاب ہے اس کی تاثیر اثر و قوت فیض ایسی ہے کہ اللہ چاہے تو اس کے اثر سے زمین پر کھڑے ہوئے پہاڑ چلنے لگیں۔ زمین کے اندر قبروں کے مردے زندہ ہو کر لوگوں سے باتیں کریں کیا وہ یہ منظر دیکھنے کے خواہشمند ہیں تب اس قرآن پر ایمان لائیں گے۔ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا ذمے دار اور جواب دہ ہوگا۔ اصل فیصلہ اللہ کے پاس ہوگا۔ اللہ کے پاس لوحِ محفوظ اُمّ الکتاب میں سب کچھ پہلے سے لکھ دیا گیا ہے۔

اس کے بعد سورہ ابراہیم چودھویں سورت قرآن کی شروع ہورہی ہے۔ فرمایا جارہا ہے کہ یہ قرآن لوحِ محفوظ کی اُمّ الکتاب سے نازل ہورہا ہے جو لوگوں کو جہالت کفر و شرک کی تاریکی سے نورِ ایمان کی روشنی میں لاتی ہے۔ یہ زیب و زینت کی خوشنما و فریب مناظر دنیا کے انسانوں کی آرام طلب فطرت کو اپنی طرف راغب کرلیتے ہیں۔ ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنی من پسند کی خواہش نفس لذات عیش کی زندگی گذارے اس میں کوئی روک ٹوک کسی کی نہیں ہو یہ ٹیڑھا راستہ ہوگا۔ اس سے بچ نکلنے کے لیے جھوٹے جواز طرح طرح کے حیلے بہانے، عذر فتوے فیصلے تسلیاں باطل کرکے دل کو دھوکا فریب دیتے رہتے ہیں۔ نماز، روزہ خدا کی

بندگی اطاعت سے کتراتے رہتے ہیں۔ پچھلی قوموں نے بھی یہی کیا۔ بنی اسرائیل کی تو فرد جرم کی ایک فہرست تیار کر کے قرآن نے سب حالات سنائے ہیں۔ ان کا انجام بھی تم نے سن لیا۔ بات صرف ایک نکتہ کی تھی ان کو اتنی سی بات مان لینی تھی کہ اپنی زبان سے دل کے یقین سے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا چاہیئے تھا۔ مگر وہ اس کے لیے ہرگز تیار نہ ہوئے۔ اللہ کو وہ ضرور مانتے تھے کہتے تھے کہ خدا ہے۔ خدا مانتے تھے لیکن خدا کے قائم مقام اور خداؤں پر ان کا اصرار تھا۔ قرآن کا اصرار تھا کہ پہلے تم کرو خدا کی کہ خدا کوئی نہیں ہے لَآ اِلٰہَ مگر صرف ایک خدا ہے۔ اِلَّا اللّٰہ۔ لوگو! تم نہیں جانتے کہ اس کلمہ طیبہ میں کیا خیر اور کیا برکت ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت دین کی بنیاد اس پر قائم ہے۔ ایسی بنیاد تم مثال سے سمجھو کہ وہ ایک چھوٹا سا پودا ہے۔ دین ایمان کا جو متقی لوگوں کے دلوں میں پھلتا پھولتا ایک بڑا تناور درخت بن جاتا ہے۔ ایسا گھنا درخت جس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں تک لوچی پھیلی ہوئی ہوں جس کی جڑیں زمین کے اندر دور دور تک چلی گئیں ہوں۔ اس کی ٹھنڈی چھاؤں میں دل کا سکون دنیا کی راحت آخرت کی بہترین زندگی کا خواب مزے، نیند کا آرام، مسافرِ حیات کو ملے۔ اس کے نیک ثمرات موسموں کے اوپر جھوم جھوم کر لدے پھندے لٹک رہے ہوں اور اللہ کے نیک متقی بندے اپنے ہاتھوں سے اپنے عمل سے ان کو ایک سے دس گنا کر کے لوٹ رہے ہوں حاصل کر رہے ہوں۔ اسی کلمہ طیبہ کے ایمان و یقین کی بنیاد اسی پر زندگی کا سارا دارومدار ہے اور اسی میں لوگوں کی نجات کا ذریعہ ہے۔ ابراہیم نے کیا کیا تھا اس نے ابتدا عمر ہی سے اس کلمہ طیبہ کو پالیا تھا ایسے گھر میں جنم لیا جہاں بہت سے الٰہ روزانہ پتھروں سے تراشے جاتے تھے۔ ابراہیم تو ان کو بازار میں لے جا کر فروخت بھی کیا کرتا تھا کہتا تھا لوگو! اپنے اپنے خداؤں کو میرے ٹوکرے سے چُن کر اٹھا لو۔ تمہارے کسی کام کے نہیں ہیں گھروں کی زینت کے لیے لے جا کر رکھ لو۔ ابراہیم تو صرف ایک خدا کو جاننا پہچاننا چاہتا تھا اور ان سارے خداؤں کو کوڑیوں کے دام بیچ کر روزانہ آیا کرتا تھا۔ ابراہیم کا دین و ایمان اللہ کو پسند تھا۔ ابراہیم روئے زمین پر وہ پہلا انسان تھا۔ جس کو خدا کی معرفت حاصل تھی۔ وہ کلمہ طیبہ کا شیدائی اس کا ماننے والا اس پر عمل کرنے والا اس پر زندگی گذارنے والا تھا اس نے اس کلمہ طیبہ کے مان لینے کے بعد کیا کیا مصائبات اور مشکلات کا سامنا نہیں کیا۔ قرآن نے وہ سب بیان کیا ہے بالآخر ابراہیم خدا کی معرفت خدا کی پہچان میں کامیاب ہوا۔ ابراہیم کو خدا نے آزمایا کہ وہ کس قدر اپنے قول و ایمان کا سچا اور پکا ہے ابراہیم ہر آزمائش میں پورا اترا۔ اللہ نے اس کو لوگوں کا پیشوا اور امام بنایا۔

ابراہیم سے اللہ نے اپنا گھر مکہ میں تعمیر کرایا جہاں ابراہیم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اعلان کیا۔ ابراہیم نے اپنی اولاد سے بیٹے اسحاق سے اور اسحاق کے بیٹے یعقوب سے وعدہ لیا کہ وہ اس کلمۂ طیبہ پر قائم رہیں گے خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہیں کریں گے۔ اس وعدہ بنی اسرائیل کی ان کی نسل وعدہ خلافی نہیں کرے گی۔ آج وہ دن آگیا ہے اسماعیل کی اولاد میں ایک نبی آیا اور اس کلمہ طیبہ کو اٹھا لیا اس عہد کی تجدید کا بیڑا اٹھایا اور مکہ کی وادی میں کلمہ لَآ اِلٰہَ کا نعرہ بلند کیا کہا لوگو! اللہ ایک ہے واحد ہے، اسی کی عبادت اور بندگی کرو۔

اس کے بعد دوسری سورت الحجر شروع ہوتی ہے۔ الٓر سے شروع ہوتی ہے اس میں مظاہر قدرت کے ایک ایک کرشمے کو بیان کر کے خدا کی وحدانیت کی دلیل اور ثبوت پیش کیے جارہے ہیں۔ پھر بھی نہ ماننے والے ذہن اس کی باتوں پر یقین نہیں کرتے اس کو دیوانہ اور مجنون کی باتیں کہتے ہیں۔ دعوت اسلام پر تہمت لگاتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ قرآن نے شروع ہی میں آدم اور شیطان کا قصہ سنا کر بتادیا کہ دنیا میں صرف دو قوتیں کام کرتی رہتی ہیں۔ آدم کا طرز عمل انسانیت، شرافت، اطاعت خداوندی، غلطی، بھول پر اللہ سے معافی طلب کرنا، عاجزی کرنا ہے۔ دوسرا طریقہ خدا کی نافرمانی، غرور، تکبر، غلطی نادانی پر اصرار کرنا اس کے لیے جواز، حیلے، دلائل سے بحث کرنا ہے اور دھمکی دینا ان دو طریقوں پر انؑ کے اعمال و افعال اپنا اپنا طرز عمل اختیار کرتے رہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ان دو مختلف طریقوں کے انجام آخرت میں بڑے ہونگے اپنے اپنے کیفر و کردار کو پہنچیں گے جو لوگ صراطِ مستقیم، آدمیت کے طریقے پر چلیں گے اللہ نے ان کی مغفرت اور بخشش کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ نے مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش کے لیے ایک نسخہ شفا ایسا عطا کیا کہ سارے قرآن کا وہ خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ قرآن کی آیات سبع مثانی جو فاتحۃ الکتاب میں شروع قرآن کا دیباچہ بنائی گئیں جس میں اللہ نے خود اپنا تعارف لوگوں سے کرایا اور لوگوں کو خدا سے مانگنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھایا یہی وہ آیات سبع مثانی ہیں جو جبرائیل علیہ السلام حضور صلعم کو مکہ میں ہجرت سے پہلے آکر سناتے تھے اور فرمایا تھا کہ ہر رکعت نماز میں سب سے پہلے ان سات آیات کو پڑھا کریں۔ اور یہی آیات سبع مثانی اللہ کا حبیب خدا کے دیدار کے لیے اس کی جناب میں پہنچا تو اپنی امت کی طرف سے بطور سپاسنامہ ان آیات کی تلاوت کی یہی دعا بڑی مستجاب اور مقبول ہوئی۔ خدا نے اس سپاس نامے کو مسلمانوں کو لوٹا دیا اور حکم دیا کہ میرا بندہ اگر ہر روز دن کے پانچ اوقات میں اپنی نمازوں میں ان آیات کو کھڑے ہو کر پڑھتا رہے گا اس سے میں

دوزخ کی آگ کو دور کردوں گا اس کے لیے اپنی رحمت اور مغفرت کے دروازے کھول دوں گا، یہ ہے سورہ فاتحہ کی تفسیر۔ یہ سورت قبروں کے مردوں کی شفاعت اور بخشش کرنے والی ہے، یہ سورت فاتحہ تمہاری نذر و نیاز منت مراد پوری کرنے والی ہے۔ یہ سورت فاتحہ تمہاری نجات کے لیے نسخہ شفا ہے۔

اللہ نے ان قوموں کا ایک سرسری جائزہ اس سورت کے آخر میں سنایا جن پر خدا کا غضب اور غصہ ان کی ہلاکت و بربادی کا باعث بنا۔ حضرت نوح کا واقعہ حضرت لوط کا قصہ کہ ایک ہی گھر کے اندر پیغمبر کی بیوی بھی مختلف الخیال مختلف عقیدہ رکھنے والی بھی ہوتی ہے۔ بیوی سے زیادہ قریب مرد کی کون رفیق ہوگی۔ مگر خیال و فکر عقیدہ کی آزادی کسی کو راہ راست پر لاتی ہے کسی کو گمراہ کردہ راہ بنادیتی ہے یہ نصیب سب کا الگ الگ ہے سب کا مقدر ہے اس کے بعد قوم عاد کا قصہ سنایا جس کے نام سے یہ سورت منسوب ہے۔

بڑے ماہر انجنیئر تعمیرات مکانات پہاڑوں کا سینہ چیر چیر کر بڑے بڑے ستون تراش کر کے عمارات محلات مکانات تعمیر کرتے کہ ایسے خوبصورت پائیدار مکانات، مگر ان میں رہنے والے اس قدر بودے اور کمزور جن کو خود اپنی ہی تعمیر تخریب کی کوئی خبر نہیں، مکانات باقی رہ جائیں گے مگر مکین باقی نہ ہوں گے۔ ان کے محلات عالیشان مکان، مال و دولت ثروت خوشحالی ان کے کوئی کام نہ آئی جب خدا کا عذاب زلزلہ کی صورت میں آیا وہ اپنے مکانوں کی چھت کے نیچے دب کر ہلاک ہوگئے تھے۔ خدا کے نافرمان، سرکش کفر و شرک کی گندگی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اللہ کے حبیب ان کافروں کے حالات و سرکشی پر دل تنگ نہ کریں۔ غمگین نہ ہوں اللہ سے رابطہ استوار رکھیں، اس کی عبادت کرتے رہیں۔

لوگو! قیامت کا دن مقرر ہے۔ قیامت کا وعدہ اللہ نے کر رکھا ہے۔ اس دن سے ڈرو جس دن سب کا حساب اور فیصلہ ہونے کا دن مقرر ہے۔ یہ غیب کی باتیں ہیں قرآن غیب کا علم تمہیں سناتا رہتا ہے۔ تم کو خود اپنے متعلق غیب کی خبر نہیں ہے تم پیدائش سے پہلے کہاں تھے۔ کہاں سے عدم وجود سے تم وجود میں کہاں آگئے۔ کبھی تم نے اپنی ہی حقیقت نطفہ کی خبر بھی لی ہے۔ اپنی پیدائش اور وجود کی خبر نہیں خدا کے وجود کے بارے میں تکرار کرنے نکلے ہو ایک گندہ پانی کا حقیر قطرہ اور خدا کے بارے میں تراش پراش باتیں کرے۔ انسان اگر خدا کے انعامات احسانات کا شمار کرنا چاہے تو زندگی ساری اس کی گنتی شمار پوری نہ کرسکے۔ خدا کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ذرا دنیا میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا آج

ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ جن لوگوں نے اللہ کے دین کے لیے ابتداً اسلام میں مشکلات برداشت کیں۔ اپنا گھر بار وطن چھوڑ کر رسول اللہ کے ساتھ ہجرت مدینہ کی ان کے درجات اللہ کے پاس مقرر کر دیے گئے ہیں اور آخرت کا ثواب بدرجہا اللہ کے پاس ملے گا اسلیے کہ انہوں نے مصیبتوں میں صبر کیا، تحمل و برداشت اختیار کیا اللہ پر بھروسہ کیا اللہ ان کا اجر ضرور دینے والا ہے۔ لوگو! دین کی باتیں رسول اللہ سے سیکھو۔ اگر تمہیں معلومات کم ہیں تو اہل ذکر سے اہل اللہ سے معلومات حاصل کرو تم کو دین کے متعلق بہت کچھ معلوم جائے گا۔ قرآن کے مضامین قرآن کی آیات بیّنات تمہارے سامنے ہر بات صاف صاف بیان کرتی ہیں۔ ان کو پڑھو ان پر غور و فکر کرو نصیحت، ہدایت کی بہت سی باتیں تم کو معلوم ہوجائیں گی۔ لوگوں کے بارے میں عجیب عقائد پیش آتے رہتے ہیں۔ اگر ان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا ہے تو خوش ہوجاتے ہیں اور اگر بیٹی پیدا ہوتی ہے تو ان کے منہ پھول جاتے ہیں آزردہ ہوجاتے ہیں۔ لوگوں سے نومولود کی خبر چھپاتے پھرتے ہیں، شرم آتی ہے بیٹی دوسرے کو بیاہ کرنے اور کسی غیر کو اپنا داماد بنانے میں جہالت گمراہی دیکھو کہ بیٹی کو زندہ درگور کرتے مٹی میں دفن کرکے چلے آتے ہیں۔ خدا پر بھروسہ ذرا نہیں کرتے خدا تو ان کو بیٹے بیٹیاں عطا کرنے والا ان کو رزق عطا کرنے والا ہے۔ اللہ نے انسانوں کے لیے حیوانات کو ایک دوسرے کی ضرورت نفع اور غذا کے لیے پیدا کیا ہے۔ جانوروں کا دودھ بچوں کی پرورش کے لیے ان کا گوشت کھانے کے لیے حلال کیا ہے۔ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے۔ کیسی عقل ماری گئی ہے۔ انسان اشرف مخلوق بنایا گیا ہے۔ ذرا سی مکھی کو دیکھو اس کی عقل ہی کتنی ہے۔ شہد کی مکھی کو کس نے عقل دی کس نے سمجھایا کہ درختوں کی اونچی اونچی شاخوں پر اپنے گھر بنانے، چھتہ لگانے پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر اپنا چھتہ سجانے کہ انسان کی دشمنوں کی دست برد سے محفوظ رہے۔ اس کا خاندانی نظام تو دیکھو۔ اس کی عقل و سمجھ کتنی کیسا مربوط انتظام خاندان کا۔ رانی ہے، انڈے بچے دینے کا کام اس کے ذمے ہے۔ اس کی خادمائیں نوکرانیاں ہیں جو بچوں کی حفاظت پرورش پرداخت کرتی رہتی ہیں۔ ان میں مادہ مکھی سوائے رانی کے کوئی نہیں سب کی جنس اللہ نے اپنی قدرت سے بنائی ہے۔ خادمائیں خدمت گذار مکھیاں ان کی کوئی جنسی خواہش رغبت نہیں نہ نر ہوتی ہیں اور نہ مادہ بیچ بیچ کی جنس الگ اور نر مکھیاں الگ جن کے ذمے باہر کا کام محنت لگایا گیا ہے۔ روز صبح سویرے باغوں جنگلوں سے پھلوں کا رس چوس چوس کر شہد جمع کرتی رہتی ہیں۔ ان کے ذمے یہ کام دن رات لگا رہتا ہے۔ ان کی غذا کی ضرورت بھوک پیاس وہ اسی شہد سے پورا

کرلیتی ہیں۔ جوانؔ کے پیٹ کے اندر جمع رہتا ہے بقدرِ ضرورت استعمال کرتی ہیں اور باقی بچنے والا شہد چھتہ میں جمع کردیتی ہیں۔ سب کا ایک ہی کام ہے۔ اپنی ضرورت سے زیادہ جو بچ جاتا ہے۔ وہ ان کا مال نہیں ہے چھتہ کی ملکیت ہے سب کے کام آئے گا سب کی ضرورت پوری ہوگی۔ یہ تو مکھی کی عقل اور سوچ سمجھ ہے۔

انسان تو جو کچھ کماتا ہے سارا مال اپنے لیے جمع کرلیتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ اللہ کی راہ میں بہن بھائیوں پر خرچ کرنا نہیں چاہتا کہتا ہے اس کا مال ہے اس نے کمایا اس نے جمع کیا ہے۔ کیا انسان شہد کی مکھی سے گیا گذرا ہوگیا جو ایسا خیال کرتا ہے۔ شہد کی مکھی سے عقل سیکھے خدا اپنی حکمت کی مثالیں کس طرح دیتا رہتا ہے۔ انسان اپنی عقل و فہم کو ذرا دوڑا لے تو اس قدرت کے مظاہروں میں بہت سی نشانیاں اور رنگ رنگ کے تماشے نظر آئیں گے ان سے وہ سبق سیکھے اپنی زندگی کو خدا کے حکم کے مطابق ڈھال لے خدا نے آنکھ ناک کان عقل سمجھ ہر چیز صحت مند تندرستی دے رکھی ہے عقل سے سوچے اور سمجھے فکر کرے۔ رسول اللہ کی پوری زندگی ان کے سامنے نمونہ بنی رکھی ہے۔ قرآن ہدایت کے لیے کھلی ہوئی کتاب ہے۔

لوگو! غفلت بہت ہوچکی۔ دنیا دھوکا ہے۔ زندگی مختصر ہے۔ قیامت قریب ہے۔ قیامت ضرور آئے گی اپنا اپنا حساب پورا کرو۔ اعتدال، توازن کی زندگی اختیار کرو، اسراف، خدا کو پسند نہیں، عدل و انصاف برابر رکھو۔ اللہ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے عدل، احسان سے معاملات کو خوشگوار بناؤ۔ خیرات صدقہ زیادہ نکالو اس سے مغفرت کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ لوگو! بات بات پر اللہ کی جھوٹی قسمیں مت کھاؤ۔ بد عہدی کروگے تو تم پر گناہ ہوگا۔ بد عہدی کی سزا سے بچنے کے لیے قسم کا کفارہ واجب ہے۔ جو لوگ اپنا عہد قسم کھانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں ان کی مثال اس عورت کی ہے جو دن رات سوت کات کات کر دھاگے کا گولا تیار کیا اور پھر اس کو گچھے گچھے بنا کر تار تار کردیا۔ قسم توڑ کر بد عہدی کی ایسی مثال تم پسند کروگے کہ ساری محنت ضائع کردی۔ یہ مثال مکڑی کے گھر کی بودے گھر کی مثال ہے۔ لوگو! جب تم قرآن پڑھنے لگو تو سب سے پہلے شیطان سے پناہ مانگو خدا کی پناہ میں آجاؤ کہ تمہارے خیالات اور وسوسوں سے تمہیں نجات حاصل ہو۔ کہو اعوذُ باللہِ مِنَ الشیطٰنِ الرجیم اللہ کے نام کی برکت و رحمت سے مومنوں کے دلوں کو سکون و یکسوئی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اللہ ہی مومنوں کے عقیدے اور اعمال کا نگہبان ہوتا ہے۔ اگر غلطی سے بھول چوک ہوجائے۔ گناہ، خطا کر بیٹھو تو ضمیر کی آوازِ ملامت پر نادم ہوجاؤ۔ خدا سے شرمساری کرو، مغفرت اور توبہ کرو اللہ سب گناہوں

کا معاف کرنے والا ہے۔ تمہارا دین تمہارا عقیدہ دین ابراہیمی ہے۔ اسی طرح ازل سے ابد تک قائم رہنے والا دین ہے۔ تمہاری پہچان نماز روزہ خدا کی اطاعت بندگی سے ہے۔ اللہ نے تمہیں دو نعمتیں دی ہیں صبر اور نماز ان پر کاربند ہو جاؤ اسی میں تمہاری بھلائی اور نجات ہو گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ بنی اسرائیل۔ 17
بارھویں تراویح

چودھویں پارہ کے ثلثہ سے
پندرھویں پارہ کی تلاوت۔

پچھلی تراویح میں نماز اور صبر دو نعمتیں بیان ہوئی ہیں۔ جو مومنوں کی معراج تصور ہوتی ہیں۔ یہی وہ معراج تھی کہ اللہ نے اپنے حبیب کو اپنے دیدار الٰہی کے لیے اوپر آسمان کی بلندیوں تک سفر کے لیے اپنا محبوب فرشتہ جبرئیل علیہ السلام کو ان کے استقبال کے لیے روانہ کیا تھا۔ سورۃ الحجر کی سبع مثانی آیات سپاس نامہ کے طور پر حضرت جبرئیل نے ساتھ لے چلنے کی سفارش کی یہی دعائے بندہ خدا کے دربار میں آج بہ نفس نفیس پیش کریگا اس سے بڑھ کر خدا کی حمد خدا کی صفات آلہیت فائقیت رحمانیت سے بڑھکر کوئی اور دعا خدا نے بندہ کو نہیں سکھائی ہے۔ مسجد حرام کعبۃ اللہ سے براہ بیت المقدس یہ سفر معراج شروع ہوا اللہ نے اپنے پیارے حبیب کو بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔ بنی اسرائیل کی پوری تاریخ قرآن نے سنائی اس کے فوراً بعد اسلام کا آفتاب طلوع ہوا اور بنی اسرائیل سے امامت پیشوائی اسمٰعیل کے خاندان میں منتقل ہوئی اسکی تصدیق خدا کی جناب میں حضور صلعم کی یہ مہمانی تھی۔ قرآنی تعلیمات وہی دین ابراہیمی کی تعلیمات اور ہدایات ہیں جسکو بنی اسرائیل نے پورا پورا حق ادا کر کے اسکو تکمیل تک نہیں پہنچایا تھا اسکی تکمیل کے لیے محمد الرسول اللہ کا انتخاب ہوا۔ ان کی باریابی خدائے ذوالجلال کے پاس جسم وجان کیساتھ عمل میں آئی۔ اسکی تصدیق قرآن نے سورۃ النجم میں کی ہے۔ کوہ طور پر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلیم جنا ان سے باتیں کیں اور بنی اسرائیل کو جو نو (9) احکامات دیئے تھے "وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی تِسۡعَ اٰیٰتٍۭ فَسۡـَٔلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ"۔ وہ انہوں نے بھلادی تھیں۔ سورۃ توبہ میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب کو آسمانوں کی بلندیوں میں عرش سے چودہ احکامات دیئے کہ امت محمدی کو سنادو اور ان کو خوشخبری سنادو کہ ان کے مصیبت کے دن آج کے بعد سے دور کردیئے گئے اور یہ دعا سکھادو۔ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ

وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا O

معراج کی شب جو چودہ احکامات سنائے وہ یہ ہیں (1) عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی (2) اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے پہلا حق والدین کا ہے ان سے نیک سلوک کرو ان کی خدمت دل و جان سے کرو انہیں ایذا مت پہنچاؤ (3) غریب رشتہ داروں کی مستحقین، مسکینوں کی مالی امداد کرو ان کا حق ان تک پہنچادو۔ (4) فضول خرچی مت کرو۔ (5) بخیلی کنجوسی مت کرو لوگوں کی قرض حسنہ سے مدد کرو اگر نہ کرسکو تو نرمی محبت سے معذرت کرلو (6) عدل و انصاف حقوق و فرائض میں اعتدال رکھو۔ احسان کو اللہ پسند کرتا ہے (7) زنا، فحاشی، بدکاری مت کرو۔ (8) کسی انسان کو قتل مت کرو (9) یتیم کے مال کو ناحق مت کھاؤ یتیم سے نیک سلوک کرو۔ (10) عہد کی پابندی کرو قول قرار وعدہ کی پابندی کرو (11) ناپ تول میں کمی بیشی مت کرو (12) غرور تکبر کی چال مت چلو (13) خیانت، چوری، ڈاکہ زنی مت کرو (14) کسی کی جاسوسی ٹوہ میں مت لگے رہو اور اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل مت کرو۔ ان باتوں کا خیال رکھو۔ قیامت کے دن تمہارے ہاتھ پیر، آنکھ، ناک، اعضاء جسم سے پوچھا جانیوالا ہے۔ وہ گواہی دیں گے تمہارے اعمال و افعال کی تم انکار نہ کرسکو گے تمہاری ویڈیو فلم تم کو دکھادی جائیگی تمہارا ویڈیو کیسٹ ٹیپ ریکارڈ سب کچھ باتصویر محفوظ رکھا ہے معراج کی شب حضور طعم کو جنت اور دوزخ کی سیر کرائی گئی اور گنہگاروں کے منظر دکھائے گئے حضرت صالح کی اونٹنی کو مار ڈالنے والوں کا دوزخ کا حال دکھایا گیا۔ زقوم کا درخت دکھایا گیا جسکا کڑوا پھل زہریلا پانی ان لوگوں کو وہاں پلایا جارہا تھا کہ یہ سب آنکھوں دیکھے حال امت محمدی کو سنائیں۔ ان کو ڈرائیں اس دن سے جس دن ان کا فیصلہ سنایا جائیگا۔

مومن بندہ جب قرآن پڑھتا ہے تو اللہ راست اس سے مکالمہ کرتا رہتا ہے خدا اور بندہ کے درمیان سارے حجابات ختم ہوجاتے ہیں اور عبادت کے وقت بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوجاتا ہے۔ لوگو قیامت کے دن ہر امت کو اس کے رسول کے نام سے بلایا جائیگا جو امت کیلئے شفاعت کریگا۔ اے پیغمبر اپنی امت کو ہدایت کریں نماز کی پابندی کرائیں آفتاب ڈھلنے کے بعد زوال کے بعد سے رات سورج غروب ہونے تک نماز ادا کریں نماز کے اوقات مقرر ہیں ظہر، عصر، مغرب، اور صبح کی نماز تو ضروری ہے کیونکہ صبح کے وقت فرشتوں کی اللہ کے پاس حاضری ہوتی ہے ان کی ڈیوٹی بدلی جاتی ہے۔ دن بھر کے لیے لوگوں کی حفاظت کے

لیے فرشتے فجر کے وقت زمین پر بھیجے جاتے ہیں۔ رات کے آخری حصہ میں جو لوگ نماز پڑھتے ہیں وہ فرض نماز سے زائد نفل نماز ہے یعنی زیادہ کی نماز اپنی مرضی اختیار سے جو لوگ پابندی سے اسکو بھی ادا کرتے رہتے ہیں۔ ان کے درجات اور مقامات تو مقامِ محمود تک پہنچ جاتے ہیں جو شفاعتِ کبریٰ کا مقام ہوتا ہے۔ اے رسول اب تم کو ہجرت کا حکم ہے اسکی دعا تم کو سکھادی گئی ہے مسلمانوں کو خوشخبری سنادو۔ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں روح کے بارے میں کہدو امر ربّ ہے۔ خدا کے حکم سے آتی ہے خدا کے حکم سے جاتی ہے اس سے زیادہ کسی کو کچھ نہیں معلوم ہے۔ قرآن تمہارے پاس عمدہ مضامین بہترین قصص ہدایت اور نصیحت کا مجموعہ ہے۔ یہ قیامت کے دن سے خوف دلاتا ہے دوزخ کے عذاب سے ڈراتا ہے مومنوں متقی لوگوں کے لیے بشارت کا پیغام ہے اس کی روزانہ تلاوت کیا کرو۔ اسمیں تمہارے لیے رحمت ہے برکت ہے۔ اس کی آیات میں شفاء مریضوں کے لیے تندرستی ہے لوگوں کے لیے پیغام حیات ہے صالح لوگوں کے لیے اسمیں سب کچھ تم کو ملیگا۔ اللہ کے ذاتی صفاتی نام بہت سے ہیں جس نام سے خدا کو یاد کرو اس کا ذکر کرو اس کی صفاتی تاثیر سے تمہارا مسئلہ مشکل حل ہوجائیگی ہر وقت اپنے دل کو زبان کو اللہ کی یاد سے سرشار رکھو۔

اس سورت کے بعد سورہ الکہف شروع ہوتی ہے۔ سورہ یوسف کے بعد یہ دوسرا قصہ ہے جو یہودیوں نے اصحاب کہف، سکندر ذوالقرنین اور خضر علیہ السلام یاجوج، ماجوج کے بارے میں سوالات کئے تھے۔ اللہ نے وحی کے ذریعہ قرآن نے ان سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ غار والوں کا قصہ عجیب و غریب ہے۔ کانوا من آیاتنا عجبا کہا گیا۔ عیسائی مذہب کے ماننے والے چند غار والے نوجوان جو اپنے ملک کے کفر و شرک کے حالت سے بیزار ہو کر شہر سے دور ایک پہاڑی کے غار کے اندر راہبانہ زندگی اختیار کرنے لگے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کا کتا بھی تھا۔ جو غار کے منہ پر بیٹھا ان کی نگرانی حفاظت کرتا تھا۔ وہ تعداد میں چھ یا سات ہوں گے غار میں رہتے تھے۔ کبھی کبھی ان کو غنودگی اور نیند آجاتی کبھی جاگ جاگ کر خدا کی عبادت خدا کا ذکر تسبیح میں مشغول ہوجاتے۔ ایک مرتبہ جب وہ سوئے تو بہت عرصہ سوئے رہے اور جب بیدار ہوئے تو آپس میں پوچھنے لگے کہ ہم کتنا عرصہ سوئے رہے۔ ایک نے کہا کہ کل ہی تو ہم سوئے تھے ایک دن یا اس سے زیادہ سوئے ہیں حالانکہ تین سو برس ان کو سوئے ہوئے گزر گئے تھے۔ ایک نے کہا مجھے بھوک لگی ہے۔ جا کر شہر سے کچھ خرید کر لاؤ سخت بھوک ہے۔ دوسرے نے ایک اشرفی نکال کر تیسرے کو دی جا کر شہر سے اس کا کھانا خریدنا اور ذرا احتیاط

سے جانا کہ لوگوں کو ہماری جگہ کا علم نہ ہوسکے۔ تنہائی میں خلل ہوگا۔ تیسرا آدمی بازار گیا کھانے پینے کی چیزیں خریدیں اس کی قیمت اشرفی دی۔ دکاندار اشرفی سونے کی دیکھا تو حیران ہوگیا کہ ملک کا سکہ کچھ اور ہے یہ اشرفی سونے کی قیمتی یہ کہاں سے لایا ہے۔ اس سے پوچھا بھائی تو کون ہے۔ کہاں سے آیا۔ کوئی مسافر ہے یہ سونے کی اشرفی قیمتی تو نے کہاں سے لی۔ آدمی یہ سوالات سن کر گھبرایا اور سامان اس کی دکان چھوڑ کر بھاگ چلا آیا۔ دکاندار بھی اس کے پیچھے بھاگا ایکدوسرے کو دیکھ کر سب ہی اس طرف بھاگے چار ہے تھے۔ غار والا آدمی غار کے منہ پر پہنچ چکا تھا اور غار میں گھس گیا۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ پہاڑی سے ایک بڑا پتھر لڑھکتے ہوئے پیچھے کی طرف آیا غار کے منہ پر آکر ٹھہر گیا اسطرح کوئی دروازہ غار کا منہ بند کردیا۔ لوگ حیران اس جگہ پہنچ گئے آدمی کوئی نہیں ملا۔ غار کا منہ بند تھا۔ پتھر کوئی نہیں ہٹا سکتا تھا۔ لوگ حیران رہے۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ نیک لوگوں کا مزار ہے۔ یہاں ان کے نام کی تختی یا کتبہ لگا دو تاکہ نشانی رہے۔ ورنہ یہ جگہ بھولی بھال جاؤ گے۔ یہ عجیب وغریب قصہ قرآن نے سنایا یہ اصحاب کہف تھے۔ خدا چاہے تو موت برسوں طاری کردیتے پھر ان کو دوبارہ زندہ کرکے جگا کر اٹھا دیتے ہیں تین ہزار برس کا واقعہ ایسا معلوم ہوا کہ وہ کل ہی سوئے تھے زماں ومکاں کے فاصلے اور وقت عالم دنیا اور عالم آخرت کا یہاں کا ایک سال پچاس ہزار سال عالم آخرت کے ایک دن کے برابر ہوں گے۔

حیات بعد الممات کا یہ عبرت آموز قصہ پوچھنے والوں کے سوال کا جواب تھا۔ دوسرا واقعہ خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کی ملاقات کا ہے۔ اللہ نے موسیٰ کو مامور کیا کہ وہ ایک بزرگ سے مجمع البحرین کے مقام پر جا کر ملاقات کریں۔ ان کی صحبت میں رہ کر علم حاصل کریں۔ بزرگ نے موسیٰ کو ساتھ رکھ کر علم لدنی کا علم سکھایا جبکہ موسیٰ کے پاس علم تکوینی تھا۔ خضر علیہ السلام نے موسیٰ کے ہمراہ کشتی میں سفر کیا۔ اور دوران سفر کشتی میں سوراخ کردیا۔ دریا کا پانی کشتی میں آگیا۔ موسیٰ اور خضر مل کر ہاتھوں سے پانی نکالتے کشتی بچا کر کنارے سفر پر لائے کشتی کو عیب دار بنا کر چھوڑا بلاوجہ، بلاسبب نقصان پہنچایا۔ پھر چلتے چلتے ایک معصوم بچے کو خضر نے پکڑا اسکی گردن دبا کر مار ڈالا۔ بلاوجہ بلاسبب قتل انسان کردیا۔ موسیٰ نے پوچھا تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ گاؤں میں پہونچے رات ہوگئی۔ خضر نے موسیٰ سے کہا کہ بستی والوں سے کھانا مانگو بھوک لگی ہے۔ ایک دروازہ کھٹکھٹایا۔ آدمی باہر آیا کھانے کا سوال سن کر دروازہ بند کرکے چلا گیا۔ بھوکے رات بھر وہاں بیٹھے خضر نے کہا آؤ موسیٰ اس شخص کی دیوار گرنے والی ہے اسکو

مضبوط کردو ورنہ بیچارا بے سہارا ہوجائیگا۔ رات بھر اس گرتی دیوار کو برابر کرتے رہے۔ موسیٰ کو حیرانی ہوئی پوچھا بابا یہ کیا حرکات تم کر رہے ہو بلاوجہ بلاسبب کے کام میری سمجھ میں نہیں آتے ہیں تمہارے ساتھ زیادہ وقت نہیں رہ سکتا۔ خضر بولے ٹھیک ہے تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے۔ میرا علم لدنی ہے۔ تمہارا علم تکوینی ہے۔ بڑا فرق ہے دونوں میں۔ سنو وہ کیا علم ہے۔ کشتی میں سوراخ کرکے عیب دار اس لیئے کیا گیا کہ وہ بیوہ عورت کی گزر بسر کا واحد ذریعہ معاش تھا۔ اس ملک کا بادشاہ ظالم جابر تھا۔ کنارے پہنچنے والی کشتیوں سے ٹیکس لیتا جو ادا نہ کرتے ان کی کشتیاں ضبط کرلیتا تھا۔ دوسرا معصوم بچے کے قتل کا واقعہ۔ وہ معصوم بڑا ہو کر زانی، ڈاکو، بدمعاش قاتل بننے والا تھا اس کے ماں باپ نیک سوچ بندے دن رات خدا کو یاد کرنیوالے ان کے گھر ان کی میراث میں یہ ناخلف پیدا ہوگا ان کی عبادت میں خلل ڈالے گا۔ ان کا سکون تباہ کردیگا۔ اس لیے اسکو بچپن ہی میں ہلاک کردیا گیا۔ خدا کا حکم ایسا ہی تھا۔

تیسرا واقعہ دیوار کے مضبوط کرنے کا یوں تھا کہ اس دیوار کے نیچے دفینہ محفوظ تھا یتیم بچوں کا وہ گھر یتیم بچوں کے مرحوم باپ کی ملکیت تھا۔ بچے معصوم اپنے چچا کے زیر پرورش تھے چچا ظالم تھا۔ تم نے دیکھ ہی لیا کہ اس نے مسافروں کو کھانا کھلانے سے انکار کردیا دروازہ بند کرلیا تھا۔ اللہ چاہتا تھا کہ اس گھر کی دیوار کے نیچے یتیموں کا مال و زر جو باپ نے مرنے سے پہلے دفن کر دیا تھا وہ محفوظ رہے۔ جب بچے بڑے ہو کر جوان ہوجائیں تب ہاتھ لگے۔ تب تک اسکی حفاظت کے لیے دیوار کو مضبوط کھڑا رہنا تھا اسلئے دیوار کی ترمیم تعمیر میں ہم نے حصہ لیا اسکو مضبوط کیا۔ یہ ہے وہ علم غیب جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اللہ اس علم غیب کو جاننے والا ہے اس نے مجھے بہت تھوڑا علم غیب علم لدنی مجھے بخشا اور مجھے حکم دیا کہ میں اسکی مرضی کے مطابق یہ کام انجام دوں جو میں نے انجام دیئے ہیں استدر کافی ہے تم اپنا راستہ لو مجھے میری راہ پر چلنے دو۔ اس دنیا میں دو علم ساتھ ساتھ چلتے ہیں عالم اسباب جہاں سبب مسبب دونوں ایکدوسرے کے جواز سے چلتے رہتے ہیں۔ علت، معلول، وجہ، سبب، دلیل، ثبوت، عمل ردعمل، نتیجہ، انجام، فیصلہ، انصاف، جیسی چیزیں دوسرے علم غیب جو ہوتے رہتے ہیں اسکی وجہ سبب، علت کسی کے سمجھ میں نہیں آتی۔ دل کو تسکین دے لو ہارٹ فیل ہوگیا تھا۔ قصہ ختم ہوگیا تھا۔ وجہ سبب آج تک بہت سی باتوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ واقعہ رونما ہوچکا اور ایسے بہت سے واقعات ہوتے رہتے ہیں جن کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ کیوں اور کیسے ہوگیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سولھواں پارہ سورہ کھف۔ 18

تیرھویں تراویح

سولھویں پارہ سے سترھویں
پارہ کے رُبع تک کی تلاوت

سورہ الکھف کا سلسلہ چل رہا ہے۔ سکندر ذوالقرنین کے بارے میں قرآن نے سنایا کہ وہ نیک دل نرم خو مومن خدا کا فرماں بردار بندہ تھا۔ اللہ نے اس کو بڑی نعمتیں دی تھیں۔ بڑا بھاری لشکر اس کا تھا۔ بڑی فتوحات کرتا ہوا اپنے ملک فارس سے نکلا مشرق سے مغرب تک فتوحات کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہوا ایک ایسی قوم کی طرف آیا جو سورج دیوتا کی پرستش کرتی تھی۔ سکندر ذوالقرنین جب وہاں پہنچا تو بستی والے سب خوف ڈر سے بھاگ گئے۔ غریب مظلوم تھے یاجوج وماجوج کی قوم ان کو آئے دن لوٹتی۔ برباد کرتی رہتی تھی۔ وہ لوگ سکندر ذوالقرنین کے پاس جمع ہوئے کہنے لگے اے بادشاہ تیری قوت بڑی ہے ہم کو پناہ دے۔ ظالموں کے ظلم سے نجات دے۔ پہاڑی کے پیچھے یاجوج وماجوج کی قوم ہے درّوں کے اندر سے چھپ کر آتے ہیں شب خون مار کر مویشی جانور اناج فصل سب لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ سکندر نے کہا کہ تم میری ہاتھ پاؤں جسمانی مشقت سے مدد کرو میں اس پہاڑی کے تمام راستوں کو بند کردوں گا۔ اس پہاڑی کے منہ پر دیوار کھڑی کر کے روک لگادوں گا۔ پھر یہ یاجوج وماجوج جیسی مفسد قوم نہ دیوار پھاند کر آئے گی اور نہ اس دیوار کو گرا کر ختم کردے گی۔ لوہے کی چادروں سے مضبوط مستحکم دیوار سکندر ذوالقرنین بنا کر واپس ملک فارس روانہ ہوگیا۔ اللہ کا جب حکم ہوگا۔ اللہ کی جب مرضی ہوگی۔ اس وقت یہ دیوار سدّ سکندری خود بخود گر جائے گی یا اللہ کے حکم سے یاجوج و ماجوج اس دیوار کو ختم کردیں گے اور دنیا میں جہاں فساد تباہی اللہ کو منظور ہوگی۔ یاجوج وماجوج کو وہاں بھیج دے گا اور اللہ کی مشیت پوری ہوجائے گی۔ سارا نظام قدرت امر اللہ کی مرضی منشاء پر چلتا رہتا ہے لوگ یہ نہیں جانتے اللہ جاننے والا ہے۔ اس کی صورتیں اس کے حالات وہ بناتا رہتا ہے۔ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔

اس کے بعد سورۂ مریم شروع ہو رہی ہے۔ ک۔ ھ۔ ی۔ ع۔ ص پانچ حروفِ مقطعات سے سورت شروع ہوتی ہے۔ اس جیسی سورت پہلے آلِ عمران میں حضرت زکریا سے متعلق ہم سن چکے ہیں۔ زکریا بے اولاد تھے۔ اللہ نے انہیں بہترین وارث یحییٰ دیا۔ یحییٰ کو زکریا کے بعد نبوت کا جانشین بنایا تھا۔ یحییٰ پر اللہ نے رحمت کا سلام بھیجا تھا۔ یحییٰ کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ ابن مریم پیدا ہوئے۔ بی بی مریم اور عیسیٰ مسیح کی پیدائش بھی پہلے سن چکے ہیں۔ ان قصوں کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ چوتھی بار پھر بیان ہوا ہے کہ اللہ نے ان کو بھی بیٹا ضعیف العمری میں بڑی مایوسی کے بعد عطا کیا۔ چونکہ ان تین واقعات میں مماثلت ہے۔ اس لیے یہ تینوں پیغمبروں کے حالات اللہ نے یہاں جمع کر دیے ہیں۔ بیٹا عطا کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ وارث کا عطا کرنا اللہ کی مصلحت اور منشاءِ خداوندی ہے۔ زکریا کو اور ابراہیم کو بیٹا مایوسی کے بعد عطا ہوا خدا کا انعام دیا گیا۔ مریم کو عیسیٰ مسیح کا دینا خدا کا معجزہ تھا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس طرح چاہا پیدا کر دیا۔ ان سب کو نبوت بھی عطا کی۔ زکریا کے نبی ہونے کے بعد ان کو بیٹا دیا۔ ابراہیم خدا کے پیغمبر تھے ضعیف تھے نا امید تھے اولاد سے۔ اللہ نے اپنے نبی کو وارث دیا۔ اسحاق کو پیدا کیا اسحاق کو نبوت دی۔ بی بی مریم اللہ کی نذر نیاز تھی۔ ان کو بے باپ کا بیٹا دیا۔ اس کو نبوت دی۔ اس کے بعد حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر یہاں پہلی بار آیا ہے۔ اللہ کے پیغمبر تھے۔ اللہ نے ان کو بہت سارا علم دیا تھا۔ اسی وجہ سے ان کا نام ادریس ہوا۔ اللہ نے فرشتوں کو آسمان سے زمین پر بھیجا۔ ادریس علیہ السلام سے علم سیکھیں۔ سورہ بقرہ میں قرآن نے دو فرشتوں کے نام سنائے ہاروتؔ، ماروتؔ دونوں کو ادریس علیہ السلام کے پاس علم سیکھنے بھیجا گیا تھا۔ جنہیں شیطانوں نے آزمائش و امتحان میں مبتلا کر دیا تھا۔ جس کا ذکر ہاروتؔ و ماروتؔ نے خود کیا۔ سورہ بقرہ میں۔ اللہ نے اس سورت میں کہا کہ ہم نے ادریس کو اوپر آسمان پر اٹھا لیا۔ وہ طبعی موت نہیں مرے۔ عیسیٰ مسیح کی طرح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ یوں بھی ادریس کے ذکر کی اس سورت میں عیسیٰ کے ذکر سے مماثلت تھی۔ اولادِ آدم کو علم سکھانے کے لیے پہلے ادریس علیہ السلام آئے علم و حکمت کے یہ سلسلے باقی رہے۔ جب کبھی کوئی طویل وقفہ درمیان میں آیا لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔

حضرت نوحؑ کا قصہ یہاں سنایا گیا کہ وہ ایک ایسی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے جو بت پرست تھی ان کو بارش کے سیلاب میں غرق کیا گیا۔ ساری قوم تباہ ہو گئی پھر سے نئی دنیا نئی آبادی قائم ہوئی۔ ان کے بعد حضرت ابراہیم کا زمانہ آتا ہے۔

اس کے بعد تیسری سورت طٰہٰ شروع ہوتی ہے جس میں اللہ اپنے حبیب محمد صلعم کو دلاسا اور تسلی دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ اے نبی تمہارا حال بھی موسیٰ سے ملتا جلتا حال ہے۔ موسیٰ کو بھی بنی اسرائیل نے پریشان کیا تھا طرح طرح کے سوالات معجزے ان سے مانگتے رہے۔ اور معجزے دیکھنے کے بعد بھی وہ ایمان نہیں لائے تم سے بھی یہ بار بار معجزہ مانگتے رہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ تم اے حبیب رنجیدہ اور غمگین نہ ہوجانا۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے حالات قرآن سنا رہا ہے کہ کس طرح موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بلایا گیا اور ان کو منتخب کرلیا گیا اور نو آیات معجزے ان کو عطا ہوئے فرعون مصر کے دربار میں بنی اسرائیل کو اس کی قید سے آزاد کرانے کا کام سونپا گیا تھا۔ ان کے بچپن کے حالات پیدائش۔ موت رضاعت کے واقعات فرعون کے محل میں پرورش سب سنا گیا ہے۔

موسیٰ جوانی کے عالم میں کیوں مصر سے بھاگ کر مدین کی طرف آئے وہاں خدا نے انہیں شعیب کی لڑکیوں سے ملایا۔ وہ اپنے گھر انہیں لے گئیں شعیب کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ موسیٰ ان کے گھر گئے ہیں انہیں ایک لڑکی بیاہ دو۔ اور اپنی نبوت کا عصا موسیٰ کے حوالے کردو۔ اللہ انہیں نبوت کے کام کے لیے منتخب کرچکا ہے۔ موسیٰ کا مہر مدت شرط دس سال کی تھی۔ شعیب کے گھر پیغمبرانہ تربیت کے لیے گذارنے تھے اس کے بعد وہ اپنی بی بی سارہ کو لے کر چلے، نبوت حاصل کرنے کے لیے، نبوت ملی، فرعون کی نافرمانی نے لشکر سمیت اس کو غرق دریا کیا گیا۔ بنی اسرائیل کے نیک ایمان والوں کو فرعون کے محلات باغات کا جانشین بنایا گیا۔ موسیٰ کے حالات میں سامری کا واقعہ بھی عجیب سنایا گیا اگرچہ کہ وہ موسیٰ کی تعلیمات کا پیرو تھا۔ بہت زیرک اور عقلمند تھا۔ اس نے موسیٰ کی غیر حاضری میں ساری بنی اسرائیل کی قوم کو بچھڑے کی پوجا پر لگا دیا۔ زیورات کو گلا کر بچھڑے کی مورت بنادی اس میں وہ کارستانی دکھائی کہ بچھڑے کے اندر سے آواز آنے لگی لوگوں سے کہا یہ تمہارا معبود تمہیں پکار رہا ہے ساری قوم سجدہ میں گر گئی۔ بہرحال جب موسیٰ کو معلوم ہوا سامری پر لعنت ملامت کی اس کو بد دعا دی۔ قرآن نے اس سورہ میں آدم اور شیطان کا قصہ پھر سے دہرایا کہ شیطان تو ازل سے آدم اور اولاد آدم کا دشمن رہا ہے۔ لیکن لوگ اپنی مختلف خصلتوں مزاجوں سے ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں مرد اور عورت جب دشمنی پر اتر آتے ہیں تو شیطان کا کردار ادا کرتے ہیں اس لیے قرآن کی ہدایت ان کے لیے بہت ضروری ہے۔ قرآن پڑھتے رہا کریں۔ خدا کے

حضور دن رات کے مختلف مقررہ وقتوں پر نماز پابندی سے ادا کرتے رہیں خدا کا ذکر اور یاد میں مشغول رہیں۔ ان لوگوں کی طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھیں جنہیں اللہ نے نواز رکھا ہے مال سے اولاد سے دولت، آرام و عیش سے۔ یہ اللہ کی مصلحت اور حکمت ہے کسی کو زیادہ دیتا ہے نواز دیتا ہے کسی کو کم اور کسی کو کچھ بھی نہیں دیتا ہے۔ ہر انسان کو خدا مختلف طریقوں سے آزماتا رہتا ہے۔ آخری فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔

اس سورت کے بعد سورہ الانبیاء شروع ہوتی ہے۔ اس میں قیامت کے ذکر سے ابتدا ہوتی ہے لوگ اس دن کی غفلت میں نہ رہیں قیامت ضرور واقع ہوگی اور وہ دن بڑا خوفناک، پریشان کرنے والا دن ہوگا۔ لوگ خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کو پوجتے ہیں۔ انہیں اپنا حاجت روا بنا لیتے ہیں۔ خدا کا بیٹا پیغمبر کو بنا لیا ہے۔ کیسے کیسے شرک و کفر کے کلام کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں کے لیے قیامت کا دن مقرر کیا گیا اس دن فیصلہ ہوگا۔ اللہ کی ذات بے نیاز ہے لاشریک ہے وہ اکیلا ہے اسی کی عبادت و بندگی کرنی چاہیئے وہ خالق ہے زمین و آسمانوں کا۔ دونوں کی تخلیق الگ الگ بادوں سے ہوئی اور الگ الگ ان کے حالات و پیمانے ہیں۔

ہم نے سب کو ایک ساتھ ملا کر کل چھ دنوں میں پیدا کیا پھر زمین کو آسمانوں سے الگ الگ کر دیا ہر تخلیق پانی سے ہوئی۔ مٹی پانی سے حیات بنی اور مٹی پانی کے اندر زندگی فنا کر دی جائے گی۔ پھر قیامت کے دن سب کو زندہ کر کے اسی طرح اٹھایا جائے گا جیسے پہلے پیدا کیا گیا تھا۔ موت ہر شخص کو آئے گی۔ لیکن شخص نہیں مرتا نفس کو موت آتی ہے۔ نفس مرتا ہے آدمی کا خمیر فنا ہو جاتا ہے اور خمیر کو دوبارہ اللہ پیدا کر دیتا ہے۔ قیامت کے دن سب کا حساب ہوگا۔ میزان عدل پر سب کے اعمال نامے رکھے جائینگے زیادتی ذرہ برابر کسی کے ساتھ نہیں کی جائے گی۔ وہ لوگ جو قیامت کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اپنے اعمال کو درست کر لیتے ہیں انہیں ایک دن اپنا حساب کتاب دینا ہے۔ ان سے پوچھا جائے گا تو وہی لوگ اپنی اصلاح کر سکیں گے۔ اصلاح کے لیے ہدایت کے لیے قرآن موجود ہے نصیحت ہدایت کا خزانہ ان کے پاس آگیا ہے اس کو روزانہ پڑھیں اس سے ہدایت حاصل کریں۔ موسیٰ کو بھی ہدایت نصیحت کی کتاب توریت دی گئی تھی۔ ابراہیم کو بھی صحیفے عطا ہوئے تھے۔ سب کتابیں ہدایت اور نصیحت کی کھلی نشانیاں بیان کرتی ہیں۔ پھر بھی لوگ قرآن کے منکر ہو جائیں اس کا انکار کریں تو یہ ان کی بدبختی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ الانبیاء 21
چودھویں تراویح

سترھویں پارہ کے رُبع سے اٹھارھویں پارہ کے نصف کی تلاوت

مکی عہد کے آخری دور میں نازل ہوئی اور کافروں کو آخری مہلت و انتباہ دیا گیا ہے۔ عنقریب یہ دعوتِ تبلیغ مکہ سے اٹھائی جائے گی بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اب بھی ایمان لے آؤ یہ جادو سحر کا کلام نہیں ہے یہ وحی الٰہی ہے خدا کا کلام ہے غیب جاننے والے کا کلام ہے۔ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کا بیان ہو رہا ہے۔ تاکہ اللہ کے رسول کو ان کے حالات واقعات پر تسلی دلاسا ملے۔ ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ پچھلی تراویح میں سُنایا گیا ہے کہ کس طرح انہوں نے کلدانیوں کے بت خانہ میں گھس کر ایک ایک بت کو توڑ توڑ کر پاش پاش کر دیا تھا اور ہتھوڑا بت خانہ کے سب سے بڑے بت کے کندھے پر چھوڑ کر نکل گئے۔ جب ابراہیم کی بت شکنی کا ثبوت مل گیا تو انہیں آگ کے الاؤ میں ڈالا گیا۔ نارِ نمرود کو کیا گلزار اپنے دوست کو خدا نے بچالیا سلامتی کے ساتھ۔ یہ دین پر ثابت قدمی، استحکام یقین خدا کی ذات پر یہ ایمان ابراہیمی ہے۔ اس کے انعام میں ان کے بیٹے اسحاق کو نبوت دی گئی بنی اسرائیل میں ہزاروں پیغمبروں کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ دین ابراہیمی نماز کا قیام، زکوۃ کی ادائی صدقہ خیرات کا جاری رہنے کی تعلیمات تھیں۔ ابراہیم کے بعد ان کے بھتیجے بھی نبی ہوئے لوط علیہ السلام کا واقعہ سنایا گیا۔ نوح علیہ السلام کا قصہ سُنایا گیا، داؤد و سلیمان علیہم السلام کو بھی نبوت اور حکومت ساتھ ملی۔ ان کے عہد میں مقدمہ فیصل کرنے کا واقعہ کھیت والے کی بکریوں کا مقدمہ فیصل ہوا۔ داؤد کو علم حکمت قوت فیصلہ عطا ہوئی سلیمان کو جنات شیطان کو مسخر کرنے کا عمل سکھایا گیا۔ جانوروں کی بولیاں جانتے تھے۔ ہواؤں کو ان کے تابع مطیع کیا گیا۔ لوہے کی صنعت سازی، ظروف برتن سازی، اسلحہ زرہ سامان حرب کی تیاری کے ہنر سکھائے گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا حال سنایا گیا۔ جس سے صبر ایوب کا محاورہ بنا ان کو اللہ نے تندرستی صحت عطا کی۔ اس کے بعد اسماعیل، ادریس ذوالکفل جیسے صابرین کا ذکر کیا گیا۔

سب اللہ کے صالح متقی بندے تھے۔ مچھلی والے ذوالنون حضرت یونس کا حال سنایا گیا جنہوں نے ذکر میں خود کو ظالموں میں سے کہا اللہ کی تسبیح کی۔ زکریا، یحیٰی اور عیسٰی کا ذکر کیا گیا۔ بی بی مریم کی عصمت پاکی کی تصدیق کی گئی یاجوج ماجوج کا ذکر ہوا۔ چونکہ تمام انبیاؑ علیہم السلام کی دعوت تبلیغ دین ابراہیمی مختلف زمانوں میں مختلف قوموں کے لیے ایک ہی تھی۔ اس لیئے سب کا ذکر اس سورت میں کیا گیا تعلیم ایک خدا کی عبادت، نیک عمل اعمال کی صالح زندگی تھی۔

اس کے بعد سورہ حج کی تلاوت ہو رہی ہے یہ سورت مدنہ میں نازل ہوئی، قیامت کے ذکر سے شروع ہو رہی ہے۔ قیامت کے دن کے خوف سے ڈرایا جا رہا ہے۔ مومنوں کو جنت کی شہادت اور خوشخبری سنائی جا رہی ہے۔ کائنات کی کوئی چیز درخت، سمندر، پہاڑ، کیڑے مکوڑے چاند اور، حیوان انسان، جنات سب ہی اللہ کی بندگی عبادت اپنے اپنے طریقوں سے اپنی اپنی زبانوں میں دن رات کرتے رہتے ہیں۔ مگر انسان اس میں کوتاہی کرتا رہتا ہے، جھگڑتا رہتا ہے۔ حرم میں لوگوں کو آنے سے روکتا ہے۔ ابراہیم نے حرم کو تعمیر کیا یہاں اپنے مصلے کو قائم کیا کہ لوگ دور دور سے کعبۃ اللہ کا طواف کرنے ہر سال ہر وقت یہاں آئیں اور جمع ہوں حج کو فرض کیا گیا حج کے طریقے ارکان حج بتائے۔ اور یہاں آکر اپنے گناہ معاف کرائیں پاک و صاف زندگی اختیار کرنے کا وعدہ اللہ سے کریں۔ قربانی کا طریقہ سکھایا۔ لوگو! یہ کائنات اللہ کی ہے اللہ ہی کی بادشاہت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ کی گرفت بڑی مضبوط ہے اس سے دور بھاگ کر کہیں نہیں جا سکو گے۔ اللہ ہی کی عبادت کرو۔ نیک کام کرو۔ فلاح پاؤ گے۔ دین ابراہیمی پر قائم رہنا کفر و شرک کے کوئی کام نہ کرنا تمہارا نام مسلمان رکھا گیا اللہ کے حکم پر راضی سر تسلیم رضا کا مظاہرہ کرنے والے لیکن کافروں اور مشرکوں کی حرکتیں نہ کرنا نہ خدا سے سرکشی کرنا۔ اللہ نے محمد الرسول اللہ کو تمہاری امت کا گواہ بنایا ہے۔ قبل اس کے کہ تم کو موت آئے خدا سے توبہ استغفار کرو۔ نیک اعمال کی زندگی اختیار کرو۔ نماز پڑھتے رہو۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اللہ کے دین کو مضبوطی سے قائم رکھو وہی تمہارا مولا مددگار ہے۔

اس کے بعد سورہ المومنون تیسویں سورت شروع ہوتی ہے۔ یہ مکی زندگی کا بالکل آخری دور ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سورت میں صحابہ رسول جنہوں نے شروع شروع اسلام قبول کیا تھا۔ ان کی تعریف بیان کر رہا ہے۔ یہ سابقون الاولون کہلاتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ (1) اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرتے ہیں (2) بے ہودہ لغویات فضول باتوں سے بچتے رہتے ہیں۔

(3) زکوٰۃ پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ (4) نماز وقت پر پابندی سے پڑھتے ہیں۔ (5) زنا، بے حیائی، فحاشی کے قریب تک نہیں جاتے۔ (6) امانتدار، عہد کے اور قول کے پکے سچے ہوتے ہیں یہ لوگ جنت کے وارث ہیں۔ انسان کی حقیقت کیا ہے۔ سورہ حج میں انسان کی سرگزشت بیان کی گئی ہے۔ اس سورت میں مومنوں کو جنت کا حقدار، وارث جنت بنایا گیا ہے۔ انسان کی پیدائش مرد و عورت سے توالد و تناسل کا جو سلسلہ قائم چلا آرہا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ دین اسلام پھیلے دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو، مسلمانوں کی اولاد مسلم بن کر دنیا میں اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کا کام پھیلائے ساری دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچائے۔ خود اپنے آپ کو بہترین انسان مسلمان کا نمونہ ثابت کریں مسلمان بن کر دکھائیں اسلامی معاشرت معیشت اور دینی نظام حکومت شریعت کا قانون نافذ کر کے اسلامی فلاحی معاشرہ بنائے۔ اس سورت میں جابجا "قرن" کا لفظ استعمال ہوا جس کا مطلب انسان کا پیدا ہونا۔ روٹی کمانا یا بال بچوں میں عیش کر کے مرجانا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ فرد کا گھر کی اکائی سے نکل کر اسلامی معاشرہ قومی اسلامی تشخص اور مسلم قوم کا عروج و زوال تک کا دور اور عہد مراد ہے۔ حضرت نوح سے لے کر حضرت عیسیٰ مسیح کے دور تک جتنے انبیاء علیہم السلام آئے ان کی قوموں نے کسی نہ کسی طرح ان کا انکار ہی کیا انہیں جھٹلایا دین کی پابند زندگی کو وہ ناپسند کرتے رہتے تھے۔ من مانی زندگی کو پسند کرتے تھے اس لیے پیغمبروں کا مذاق اڑایا ان کے دین کا انکار کیا۔ ان کے اس کفر و شرک کی اصل وجہ دو باتیں تھیں۔ قیامت کا روز آخرت کا یقین نہیں تھا۔ انہیں شک تھا کہ قیامت کبھی نہیں آنے والی۔ دوسری وجہ حیات بعد الممات کے وہ قائل نہیں تھے۔ آدمی مرنے کے بعد کس طرح زندہ ہو کر اٹھایا جائے گا۔ یہ دو باتیں لوگوں کے سمجھ میں مشکل سے آتی ہیں۔ ان کا تعلق صرف عقیدہ اور علم سے ہے اگر یہ دونوں چیزیں نہیں ہیں تو آدمی دین سے گمراہ ہے۔ یہ گمراہی زمانہ قدیم سے آج کے دور تک قائم ہے لوگوں کے ایمان اور عقیدے کمزور ہونے کی اصل بنیادی وجہ یہی ہے۔ اے رسول صلعم تم زیادہ فکر و رنج مت کرو۔ جو لوگ ایمان اور عقیدے کے پکے سچے تھے۔ تم پر ایمان لاچکے ہیں جو ایمان عقیدے میں شک شبہ میں گرفتار ہیں۔ وہ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ایسے صحابہ کی چھوٹی سی جماعت پر ہی بھروسہ اور اکتفا کرو اور ان منکروں کو چھوڑ دو۔ ہم کسی نفس پر اس کی جان سے زیادہ ذمے داری اور بوجھ نہیں ڈالیں گے اور نہ ہی کسی کے ساتھ ناانصافی کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد قرآن کی 24 ویں سورت النور شروع ہوتی ہے۔ یہ سورت خدا نے فرض

کر کے اتاری ہے اس میں آیات اور بینات دونوں شامل ہیں۔ زنا، بدکاری، فحاشی کے متعلق خدا کے سخت احکامات آئے ہیں۔ یہ گناہ کبیرہ کا جرم ہے معاف نہیں ہوگا توبہ و استغفار سے۔ اس کی سزا سنگساری اور کوڑے لگانا ہے اور لوگوں کے سامنے مجمع عام میں کوڑے لگانا تاکہ عبرت کا سبق ملے۔ مسلم معاشرہ زنا، بے حیائی کے جرم سے اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہو کر تباہ ہو جاتا ہے اگر خدا کے احکامات کا خیال نہ رکھا جائے۔ ایمان کا جزو حیا اور شرم ہے۔ شیطان نہیں چاہتا کہ انسان حیا و شرم کا پتلا بن کر رہے۔ اس نے ازل ہی سے آدم و حوا کے ستر کھولنے کی تدبیریں کی تھیں۔ خدا کا حکم ہے کہ (1) زنا کی سزا سو کوڑے برسر عام لگانا مرد ہو یا عورت (2) بدکار زانی مرد عورت سے معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے ان سے تعلقات دوستی جائز نہیں اور نہ نکاح جائز ہے (3) زنا بدکاری کا الزام لگانے والوں کو ثبوت عینی گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہے اگر الزام لگانے والے گواہی دینے والے جھوٹے ثابت ہوں تو اس بہتان پر اسی کوڑوں کی سزا دونوں کو ملے گی (4) میاں بیوی کے درمیان شک و شبہ پیدا ہو، ایک دوسرے پر بدکاری، زناکاری کا الزام لگائیں تو ثبوت لائیں۔ ثبوت نہیں موجود تو اللہ نے طریقہ بتایا کہ بدکاری زنا کا الزام لگانے والے پہلے چار مرتبہ خدا کی قسم کھائے اور کہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اپنی دانست میں اور یقین میں سچا ہے۔ پانچویں مرتبہ قسم کھائے اور کہے اگر اس کا الزام جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت اور عذاب ہو تی اسی طرح عورت بھی چار بار خدا کی قسم کھا کر اپنا الزام دہرائے اور پانچویں مرتبہ قسم کھا کر خدا کے حوالے خود کو رجوع کرے کہ وہ جھوٹی ہو تو اس پر خدا کی لعنت اور عذاب آئے یہ اسلامی طریقہ ہے۔ بدکاری زنا کی تشہیر نہیں ہونی چاہیئے اور نہ اس کی خواہ مخواہ شہرت چرچا، ہر زبان پر اس کا ذکر آئے، یہ گناہ کی باتیں ہیں۔

(5) نیک مرد پارسا عصمت والی عورتیں نیک مردوں کے لیے نکاح میں جائز ہیں۔ بدکار مرد اور عورت خبیث مردوں اور عورتوں کے لیے جائز ہو سکتے ہیں۔ زناکار مرد کا پارسا عصمت والی عورت سے نکاح بیاہ نہیں ہوگا، جائز نہیں ہے۔ (6) ملزم کے خلاف جب تک ثبوت مستند ثابت نہ ہو جائے وہ بے گناہ ہوگا۔ (7) لوگو! بغیر اجازت مسلمان معاشرہ میں نہ کسی کے گھر کے اندر جاؤ، جھانکو اور نہ کسی غیر محرم عورت سے بے پردہ بات کرو اس سے دوستی یا تعلق رکھو۔ (8) مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کو گھور گھور کر آنکھیں ڈال کر قریب سے نہ دیکھیں بلکہ اپنی نظریں نیچی رکھیں حیا و شرم کا پردہ دونوں کے درمیان لازم ہے۔ عورت کیلئے پردہ اور برقعہ خدا کا حکم ہے وہ پردہ میں رہے نظریں نیچی رکھے شرم و حیا کا خیال رکھے۔ (9) بناؤ سنگھار

عورتوں کا فطری قانونی حق ہے اس کی اجازت ہے کہ ہر طرح کا بناؤ سنگھار کرے۔ لیکن یہ سب کچھ انؐ کے شوہروں کے لیے ہونا چاہیئے غیر مردوں کو دکھانے، سوسائٹی اور عام لوگوں کی نمائش کے لیئے جائز نہیں۔ بناؤ سنگھار والی عورتیں گھروں کے اندر یہ کام کریں باہر تماشہ دکھانے کے لیے نہیں۔ (10) اسلام مجرّد زندگی ناپسند کرتا ہے۔ کنواری لڑکیوں کی جلد سے جلد بیاہ شادی کا اہتمام کرو۔ بیوہ عورتوں کے نکاح کرادیا کرو۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو گھروں میں زیادہ دیر مت بٹھاؤ (11) خلوت کے اوقات میں جو آرام کے لیے مقرر ہیں ان اوقات میں لڑکیوں کو غیروں کو دوسروں کو خلوت میں جانے سے منع کرو۔ ایک دوسرے کے حدود آرام آسائش کا خیال رکھا کرو (12) کھانے پینے کے لیے گھر مخصوص ہیں قریبی رشتہ داروں کے گھروں میں کھانا کھاؤ ان کی تفصیل بیان کردی گئی ہے۔ غیر لوگوں نامحرم عورتوں کے گھروں میں کھانا مت کھاؤ اگر عام دعوت ہو تو اجازت ہے۔ (13) جب گھروں کے اندر داخل ہوں تو اہل خانہ کو زور سے سلام کرو ان پر سلامتی بھیجو۔ (14) گھروں میں داخل ہونے سے قبل اہل خانہ سے تین بار اجازت طلب کرو۔ اجازت دیں تو جاؤ ورنہ اجازت نہ ملے خاموشی رہے تو واپس ہوجاؤ۔ (15) جو لوگ مفلس تنگ دست ہیں شادی بیاہ کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتے تو وہ صبر کریں اپنے نفسانی خواہشات، جذبات پر قابو رکھیں۔ اللہ کا حکم مانیں اللہ ان کی بہتری کی کوئی صورت پیدا کردے گا۔ اللہ کی ذات نور ہی نور ہے۔ جس کی روشنی دلوں کے اندر ایمان و یقین سے روشن رہتی ہے۔ جن گھروں میں دن رات اللہ کی عبادت ہوتی رہتی ہے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے وہاں اللہ کے نام کی خیر و برکت چھائی رہتی ہے اللہ کی رحمت اور برکت گھروں کے اندر بڑی چیز ہوتی ہے۔ اللہ کے نور کا تصور انسانی آنکھ کر نہیں کرسکتی اللہ کی رحمتوں برکتوں کا نزول وہ محسوس ضرور کرسکتے ہیں نماز کی پابندی گھروں میں پانچ اوقات رکھو۔ روزہ کی فرضیت پورا کرو۔ زکوٰۃ صدقہ خیرات گھروں سے نکالا کرو۔ نیک متقی صالح صاف ستھری زندگی اختیار کرو۔ اللہ تمہارے رزق میں کشادگی کرے گا اپنی نعمتیں وسیع کرے گا۔ حیوانات پرندے بھی اپنی اپنی زبانوں میں خدا کی صبح و شام پاکی حمد ذکر تسبیح بیان کرتے ہیں۔ انسان تو اشرف مخلوق ہے۔ اس کو زیادہ حق ہے کہ اللہ کا ذکر تسبیح نماز عبادت صبح و شام کرتا رہے۔ اللہ نے سمجھانے سکھلانے کے لیے اپنی آیات و احکامات بیان کردیے ہیں۔ اس پر عمل کرنا مسلمانوں پر فرض کردیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ الفرقان 25

پندرھویں تراویح

اٹھارھویں پارہ کے نصف سے انیسویں پارہ کے ثلثہ کی تلاوت

پچھلی تراویح کا سلسلہ قائم ہے۔ لوگو اللہ کی اطاعت رسول اللہ کی اطاعت میں ہے۔ رسول اللہ کی پیروی خدا کی رضا، خوشنودی ہے۔ رسول اللہ کا اسوۂ حسنہ حاصل کرو سب کچھ رسول اللہ کی زندگی سے مل جائے گا۔ جو لوگ رسول اللہ کی سنت پر عمل کر لیں گے ان سے وعدہ ہے اللہ کا ان کی سنت کی اتباع میں تمہاری نجات اور آخروی بھلائی رکھی گئی ہے مومنوں کے لیے دین اسلام پسند کیا گیا ہے۔ نماز قائم رکھو زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ رسول اللہ کی اطاعت میں زندگی بسر کرو اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔ یاد رکھو زمین کے اندر آسمانوں میں جو کچھ ہوتا رہتا ہے اللہ اس کو جاننے والا ہے اور وہ بھی جانتا ہے کہ تم سب کو دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے حضور جمع ہونا ہے۔

اس کے بعد دوسری سورت الفرقان شروع ہوتی ہے۔ اللہ نے یہ ساری کائنات بڑے اندازے، پیمانے اور مقررہ مقداروں سے بنائی ہے۔ ہر چیز کارخانۂ قدرت میں اپنے مقررہ پیمانوں اور مقداروں سے اپنی اپنی جگہ برابر کام کرتی رہتی ہے۔ یہی اس کی تقدیر ہے۔ یہ تقدیر اندازے پیمانے غلط نہیں ہوتے۔ قرآن کا نزول معمولی بات نہیں ہے۔ یہ محض قصص کی کہانیاں نہیں ہیں پچھلی قوموں کے انکار، سرکشی، کفر، شرک کی سزا کے حالات و واقعات ہیں جن سے سبق عبرت تمہیں حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ یہ لوگ تو قیامت ہی کے منکر ہیں جس دن قیامت کو دیکھیں گے دوزخ کی آگ کا نظارہ کریں گے۔ جوش غضب سے ان کو ہڑپ کرنا چاہے گی۔ جب وہ اس میں جھونکے جائیں گے تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ قیامت کیا ہے، دوزخ کیا ہوتی ہے۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم میں سے ایک تمہاری ہدایت کے لیے اللہ نے منتخب کر لیا جو تمہیں دین اسلام کی فلاح نیکی کی راہ مستقیم دکھاتا ہے۔ تمہارے لیے دن رات فکرمند رہتا ہے۔ تم سے اپنی محنت مشقت کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ لوگ اور ان جیسی پچھلی

قومیں اپنے انبیا علیہم السلام کی مجرم ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ قرآن یکدم کیوں نازل نہیں ہو گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آہستہ آہستہ نازل کیوں ہوتا رہا ہے۔ اللہ کے رسول کی تقویت ان کی قوتِ برداشت کے لیے یہ ضروری تھا، قرآن کا بوجھ اللہ کے رسول پر پڑتا ہے۔ پچھلی قوموں کی تباہی کے حالات قرآن سناتا ہے۔ تم قرآن سنو اور ان ہلاک ہونیوالوں سے عبرت پکڑو اپنی اصلاح کرو۔ یہ کافر مشرک لوگ خدا کی بجائے اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بناتے ہیں، من مانی زندگی نفسانی لذّات کی گذارتے ہیں۔ اللہ کے نیک مخلص بندوں کی شناخت بہت آسان ہے مومن اور کافر کے درمیان واضح فرق معلوم ہو جاتا ہے۔ مومن جب بھی زمین پر چلیں گے عاجزی خاکساری سے چلیں گے۔ جاہل غنڈے شرارتی لوگ راستے میں ملیں تو بردباری سے ان کو سلام علیک کہہ کر ان کے درمیان سے گذر جائیں گے۔ نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کرتے رہتے ہیں۔ راتوں کے آخری حصے میں نیند سے جاگتے ہیں اور اپنے خدا سے اپنی مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی عبادات میں رات کا آخری حصہ گذار دیتے ہیں۔ خدا سے دعائیں مانگتے ہیں پروردگار ہم کو دوزخ کی آگ سے بچائے رکھنا کیونکہ دوزخ کا عذاب پوری تباہی بربادی ہے۔ بیشک جہنم بُرا ٹھکانا ہے۔ یہ لوگ خرچ کرنے میں توازن اعتدال قائم رکھتے ہیں۔ فضول خرچی نہیں کرنیوالے، شرک اور کفر نہیں کرتے نہ زنا کاری فاشی بدکاری میں جاتے ہیں۔ لغویات سے بچے رہتے ہیں۔ قیامت کے دن کا خوف دل میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ نیک پسندیدہ بندے ہیں۔ جنت کے اعلیٰ مقامات میں ان کی جگہ مقرر ہوگی۔

اس کے بعد دوسری سورت الشعراء قرآن کی 26 ویں سورت شروع ہوتی ہے۔ طسم سے اس کی ابتداء ہوتی ہے۔ خدا کی خالقیت اور قدرت کے مظاہروں سے دلیلیں دیجاتی ہیں کہ خدا ایک ہے خدا نے قرآن نازل کیا ہے وحی کے ذریعہ تاکہ لوگوں کو کفر و شرک سے بُرائی گندگی سے بچائے۔ موسیٰ علیہ السلام اسی طرح فرعون کے پاس اس کو ڈرانے آئے تھے اس نے ان کو انکار کیا نہ مانا تھا۔ قرآن نے موسیٰ کے بچپن کے حالات و واقعات اس سورت میں سنائے پھر ان کی نبوت اور فرعون کے دربار میں حاضری کا سارا حال سنایا۔ جادو سحر سے موسیٰ کا مقابلہ ہوا حق کامیاب رہا باطل شکست کھایا اور قرآن نے اپنا قانون بتایا کہ جو لوگ ظلم و ستم کے زیر اثر حق پر قائم رہتے ہیں صبر و تحمل و برداشت سے کام لیتے ہیں ان کا بھروسہ خدا پر ہوتا ہے اللہ ایک نہ ایک دن ضرور ان کی مدد کرتا ہے ان کے صبر کا پھل میٹھا دیتا ہے یہ بھی حق پرستوں مومنوں کی آزمائش ہے فرعون کے قبضے میں بنی اسرائیل کے لوگوں نے سو سال غلامی قید اور ذلت

سے گزارے اللہ نے ان پر رحم کیا فضل کیا موسیٰ علیہ السلام کو نبوت دیکر معجزات دے کر فرعون کے پاس بھیجا کہ بنی اسرائیل کو فرعون جیسے ظالم کافر سے نجات دلائے مومن کو کافر کی غلامی میں اللہ کبھی نہیں رکھتا بشرطیکہ اس کا عقیدہ اللہ پر اس کے رسول کی اطاعت پر قائم ہو۔ اللہ نے فرعون کو غرق کردیا اور بنی اسرائیل کو فرعون کے محل باغات، مال اسباب کا وارث بنایا ان کو مصر کی حکومت سلطنت عطا کی۔ قوم نوح کا بھی یہی قصہ ہوا۔ ساری دنیا تباہ ہوئی بارش کے سیلاب میں بہہ گئی ایک نئی آبادی نیا عالم پھر سے آباد ہوا۔ کافروں مشرکوں کا ملیا میٹ ہوگیا عاد و ثمود کی بستیاں بھی ہلاک ہوگئیں لوط اور مدین کے لوگ بھی ختم ہوگئے یہ سبق قصے عبرت کے ہیں اگر اس کے بعد بھی لوگ ایمان قبول نہیں کرتے تو ان کا انجام بھی ہلاکت و بربادی کا ہوگا۔ اے رسول آپ خدا کی عبادت اور ذکر میں مشغول ہوجائیں کافروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور وقت کا انتظار کریں۔

سورہ الشعراء کے بعد قرآن کی 27ویں سورت النمل شروع ہوتی ہے۔ طٰس سے ابتدا ہوتی ہے قرآن کھلی ہدایت و نصیحت کی کتاب ہے۔ متقی لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو نمازیں قائم رکھتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت کے دن پر ان کا یقین مستحکم رہتا ہے۔ جو لوگ آخرت پر ایمان و یقین نہیں رکھتے وہ اپنی بداعمالیوں ہی کو سب کچھ اچھا سمجھتے ہیں اور ان کی یہ غلط فہمی ان کو آخرت کے عذاب میں پہنچا دیتی ہے۔ ان کو انجام میں سخت عذاب ملنے والا ہے۔ قرآن ایک زبردست قوت والے کیطرف سے ہدایت اور نصیحت کی کتاب بن کر آیا ہے۔ اس میں پیغمبروں کی زندگی کے حالات سنائے گئے ہیں کہ پیغمبر ہر زمانے میں ہر قوم کیطرف ہدایت و تبلیغ دین کا کام لے کر آئے محمد صلعم بھی اسی طرح قوم عرب کی تبلیغ و ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہوئی اس پر حیرت و تعجب تو نہ ہونا چاہیئے۔ ان مکہ والوں کے لیے بھی وہی انجام ہونیوالا ہے جو پچھلی نافرمان مشرک قوموں کا ہوا تھا وہ اس بات کو یاد رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سولھویں تراویح

انیسویں پارہ کے ثلثہ سے

بیسواں پارہ اختتام تک تلاوت

سورہ نمل کا سلسلہ قائم ہے اس سورت کا موضوع رسالت و نبوت و توحید اور قانون سزا و جزا ہے۔ طٰسٓ سے ابتدا ہو چکی ہے۔ موسیٰ کے حالات کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت اور بادشاہت کا حال سنایا گیا اللہ کا ان پر بڑا کرم ہوا کہ دنیا کی ساری نعمتیں ان کو عطا کیں اور حکومت میں سلطنت کا وارث بھی سلیمان جیسا بیٹا بنا کر اسکو نبوت حکومت دونوں کی وراثت دی۔ یہ بنی اسرائیل والوں کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ سلیمان اور داؤد نے اس فضیلت کا اقرار کیا اللہ کا شکر ادا کئے رہے اللہ نے داؤد کو لوہے کی صنعت گری سکھائی بہت بڑی فوج کا اسلحہ خانہ اسلحہ سازی داؤد نے کی اللہ کی یاد میں زندگی بسر کی حکومت بادشاہت نبوت سب کچھ تھا لیکن حکم تھا کہ مملکت کے خزانے سے کچھ مال دولت کھانے پینے کا گھر کا خرچ نہیں ہوگا۔ اپنی محنت کی روزی روزانہ مشقت زرہ سازی کرتے اسکو بازار میں فروخت کرواتے اس کی اجرت سے اپنی روٹی اپنے بچوں کا رزق حاصل کرتے اور کھاتے خدا کا شکر بجا لاتے عبادت بندگی ذکر اذکار کرتے۔ ان کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی خدا کی مناجات کرتے دریا تھم جاتے تھے جب داؤد اپنی مناجات ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے۔ داؤد کو حکم تھا کہ لوگوں کے مقدمے انصاف سے فیصلہ کریں ناانصافی کسی کی نہ ہوگی۔ ان کے بعد سلیمان ان کے جانشین ہوئے اسی نعمت کو اللہ نے اور بڑھا دیا۔ اگر مومن خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہیگا اللہ اس میں اضافہ مزید کرتا رہیگا۔ سلیمان بہت زیادہ شکر ادا کرنیوالے تھے اسلئے اللہ نے انہیں ان کے باپ داؤد سے بھی زیادہ دیا شیطانوں جنات، دیووں کو ان کے تابع حکم کیا وہ علم سکھایا کہ دنیا کے عفریت ان کے تابع تھے ان کی سزا سے ڈرتے تھے۔ ہواؤں کو حکم دیا کہ سلیمان کے تابع فرمان رہیں۔ پرندوں، جانوروں، چیونٹی کی زبان کا علم سکھایا۔ سلیمان کے پاس فوجی سازوسامان اسلحہ کے ذخیرے تھے جنگی گھوڑے اونٹ اور بڑی فوجی قوت طاقت کی فوج موجود تھی۔ جب سلیمان کا لشکر جرار مکہ کی

وادی سے گزر رہا تھا تو چیونٹی کی لانبی قطار ادھر سے گزر رہی تھی۔ سلیمان کے لشکر کو آتا دیکھا تو چیونٹیوں کو ایک چیونٹی نے کہا کہ ادھر ادھر اپنی بل میں گھس جاؤ سلیمان کا لشکر گزر رہا ہے۔ پاؤں تلے روندے گا۔ سلیمان نے چیونٹی کی بات سنی اور ہنس کر خدا کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے چیونٹی کو عقل و ذہانت کس بلا کی دی کہ وہ اپنی حفاظت اپنی قوم کی حفاظت کی نگہبان بنی۔ ہدہد پرندے نے آکر ملک یمن صبا کی ملکہ بلقیس کا حال سنایا تھا۔ سلیمان جیسا جلیل القدر پیغمبر حکومت دولت سب کچھ موجود مگر اجازت نہیں کہ ملکی اخراجات سے کوئی خرچ اپنی ذات کے لیئے خرچ کیا جائے سلیمان بھی داؤد کیطرح اپنے ہاتھ سے ٹوپیاں بانات کے بُنتے محنت مشقت کرکے اسکو بازار میں فروخت کرواتے اس سے اپنی روزی کا انتظام کرتے اکل حلال اور کسب طیب کی پابندی پیغمبروں پر لازم تھی۔ سلیمان کے قصے کے بعد عاد و ثمود صالح و شعیب کے قصے بیان ہوئے۔ ان کی ہلاکتوں کا حال قرآن نے سنایا۔ قوم لوط کا واقعہ عبرت ناک ہے۔ لوط علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے۔ ان کی بیوی ان کی تبلیغ سے متاثر نہیں تھی وہ کفر و شرک بدکار قوم کی مددگار اور ساتھی تھی۔ اللہ نے اپنے پیغمبر لوط کو ان کے ساتھ ایمان لانیوالوں کو ان کے اہل خانہ کی لڑکیوں کو بچالیا ان کی نافرمان بیوی کو ہلاکت میں ڈالا۔ اس سورت کے بعد بیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ یہاں رسالت کے بعد توحید کا ذکر ہورہا ہے۔ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کی عبادت میں دلچسپی رکھتے ہیں جو انکے کسی کام نہیں آتے ان کے پاس نہ کوئی معقول دلیل اور ثبوت ہے ان کے شرک اور کفر کے کام کی اور نہ ان کی عقل فہم ان کو اس غلط حرکت سے باز رکھتی ہے۔ دنیا کی سیر کرو دیکھو تو ایسی بہت سی قومیں ہر زمانہ ہر ملک میں ملیں گی۔ جو خدا کی سرکش اور نافرمان رہی ہیں۔ قیامت کا خوف ڈر کسی کو نہیں بلکہ الٹا قیامت کو پوچھتے ہیں کہ کب آئیگی۔ اللہ ان کافروں اور مشرکوں کو خوب جانتا ہے اس کے پاس سب کا حال پہلے سے کتاب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

اس کے بعد قرآن کی 28ویں سورت القصص شروع ہوتی ہے طسم سے شروع ہوتی ہے اس میں بھی انبیاء علیہم السلام کے حالات و واقعات بیان ہو رہے ہیں۔ موسیٰ و ہارون کا فرعون سے مکالمہ اکثر سورتوں کی طرح یہاں بھی بیان ہو رہا ہے۔ موسیٰ کے بچپن اور پیدائش کے حالات ذرا تفصیل سے بیان ہوئے ہیں دکھایا گیا کہ دشمن دین کے گھر موسیٰ کی پرورش خدا کی قدرت اور مصلحت منشا تھی۔ فرعون کی بیوی کا موسیٰ کی ماں بن کر اس سے احسان کا برتاؤ کرنا اور اس کو مخفی طور پر دین موسوی پر ایمان دار بنانا خدا کی مصلحت و قدرت کا بیان ہے۔ اللہ جو

چاہتا ہے جب چاہتا ہے وہ کرتا ہے اس کی خالقیت، ربوبیت کا نظام ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔
موسیٰ فرعون کے محل سے نکل کر مدین کے شہر کیطرف آتے ہیں۔ وہاں دو نوجوان لڑکیوں سے اچانک ملاقات ہوتی ہے۔ موسیٰ ان کی مدد کرتے ہیں احسان کا بدلہ احسان نیکی سے اُن کو دیا جاتا ہے۔ حضرت شعیبؑ کو اللہ حکم دیتا ہے کہ موسیٰ نوجوان تمہارے گھر آئے ہیں ان کو ایک بیٹی بیاہ دو۔ یہ خدا کی مصلحت اور مشیت ہے۔ شعیبؑ کی پیغمبری والا عصا جو اُن کے زیر استعمال تھا۔ اب بیکار دھرا رکھا ہوا ہے وہ موسیٰ کی امانت نبوت تھا۔ جب موسیٰ نے دس برس شعیب کے گھر بکریاں چراتے ہوئے مکمل کئے تو شعیب کی اجازت سے اپنی بیوی سارہ کو لے کر گھر سے نکلے مصر کیطرف شعیب نے اپنے ہاتھ کا عصا نبوت موسیٰ کو بطور تحفہ دیا کہ یہ تمہاری امانت میرے گھر تھی اسکو ساتھ لیجاؤ۔ دو امانتیں ملیں ایک لڑکی دوسری عصا موسیٰ کو راستے میں آگ کا شعلہ دکھائی دیا۔ وہ خدا کی طلب اور یاد تھی خدا نے روشنی دیکر انہیں کوہ طور پر بلایا تھا اور اُن کو نبوت عطا کی شعیب کا عصا اب موسیٰ کا عصاء بن چکا تھا۔ پیغمبروں کی نشانی خدا کی نشانی بن گئی عصاء کو زمین پر ڈالا تو اژدھا بن گیا۔ یہ معجزے لے کر موسیٰ فرعون کے دربار میں جاتے ہیں فرعون و موسیٰ کا مکالمہ حال احوال کے نتیجے میں فرعون غرق دریا ہوا۔ بنی اسرائیل کو موسیٰ نے نجات دلا کر ان کے ملک فلسطین واپس پہنچا دیا۔ موسیٰ بنی اسرائیل کے آخری دور میں آئے تھے ان کے بعد عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوئے اور ان کے بعد حضور صلعم کا زمانہ چھٹی صدی عیسوی کا دور شروع ہوتا ہے۔ حضور صلعم سے کفار مکہ معجزات طلب کر رہے تھے۔ یہودیوں نے انہیں اکسایا تھا کہ اللہ کے پیغمبر کبھی کسی معجزات کے بغیر نہیں آتے۔ وہ بھی معجزے طلب کرتے تھے۔ حضور صلعم بھی چاہتے تھے کہ کوئی معجزہ ان کو عطا کیا جائے اللہ نہیں چاہتا کہ اب معجزات دیئے جائیں۔ قرآن سب سے بڑا معجزہ تھا جو اُن کو دیا گیا اس کے علاوہ کوئی دوسرا معجزہ نہیں دیا جائیگا۔ ہدایت نصیحت قبول کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ صرف وہی لوگ ہدایت نصیحت قبول کرتے ہیں جو دل کے نرم شفیق اللہ کا خوف رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے ذہن شک شبہ سے دور رہتے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دے نصیحت سُنائے اس سورت میں قارون کا واقعہ قرآن نے سُنایا کہ اللہ نے اسکو بہت مال دولت عطا کیا تھا اس کے خزانوں کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر لاد کر رکھی جاتی تھیں۔ لوگ اسکی دولت حشمت، ثروت کی تمنا آرزو، حسرت کرتے تھے کہ انہیں بھی اتنی کثیر دولت مل جاتی۔

اللہ نے قارون کو اور اس کے خزانوں کو زمین میں دھنسا دیا۔ اس کی موت عبرت ناک

ہوئی جو لوگ کل تک قارون کی دولت کی حرص و آرزو کرتے تھے اس کی موت کو دیکھ کر تائب ہوئے اللہ کا خوف دل میں کر کے کہنے لگے ہمیں ایسی دولت اور ایسی موت نہیں چاہئیے۔ جس کا انجام حسرت ناک ہو۔ خدا کے پاس سب کو جانا ہے۔ اپنا اپنا حساب و کتاب کا فیصلہ کرانا ہے۔ لوگ دنیا کی دولت ثروت میں خدا کو بھول جاتے ہیں اور کفرانِ نعمت کرتے ہیں اسکی عبرت ناک سزا خدا دیتا ہے۔

اس سورت کے بعد قرآن کی 29ویں سورت العنکبوت آتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ نے انہیں یوں ہی پیدا کر دیا ہے۔ وہ بے ناتھی کے بیل کی طرح دندناتے پھریں جو چاہیں تباہی بربادی پھیلائیں جو ظلم زیادتی فتنہ و فساد دل چاہا کرتے رہیں ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی گمراہی اور بھول ہے۔ اسکی بڑی سخت سزا ان کو ملنے والی ہے۔ انسان اور جنات اللہ کی دو بڑی مخلوقات ہیں جنہیں اللہ نے ایک خاص مقصد سے پیدا کیا۔ جنات سب سے پہلے پیدا کئے گئے اور بعد میں انسان کی تخلیق ہوئی شیطان جنات میں سے ایک تھا۔ دونوں کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت بندگی نماز، زکوٰۃ صالح متقی کی زندگی کا قیام ہے۔ انسان تو جنات سے بھی زیادہ افضل خلیفۃ اللہ فی الارض کے درجے پر رکھا گیا۔ نیابت الٰہی کا کام اس کے ذمے ہے۔ اللہ نے مومنوں کی آزمائش اور امتحان کا ذکر کیا ہے۔ لوگوں کو ہر حال میں آزمایا جائیگا۔ مومنوں کو کچھ زیادہ سخت امتحان سے گزرنا ہوتا ہے ان کے ایمان اور یقین کی آزمائش ان کے درجوں کے اعتبار سے ہوتی رہتی ہے۔ جس مومن کو اللہ سے ملاقات کی اللہ کی خوشنودی کی زیادہ طلب ہوگی وہ اس قدر سخت امتحان سے گزارا جائیگا اور کامیاب ہوگا تو اللہ کی خوشنودی اللہ کی رضا اور ملاقات اسکی ہوگی۔ جو بھی انسان محنت و مشقت کریگا خواہ وہ دنیا کی طلب کے لیے ہو یا دین کی آخرت کی طلب کی محنت مشقت ہو اس کا فائدہ ضرور اسکو ملنے والا ہے۔ اللہ کسی کی محنت رائیگاں نہیں کرنیوالا ہے۔ انسان کے اختیار میں ہے کہ اسکی کوشش جدوجہد جیسی وہ کرے نیک صالح زندگی خدا کی فرمانبردار زندگی یا شیطانی حرکات والی زندگی فسق و فجور والی زندگی دونوں کا اختیار انسان کو حاصل ہے اس کے نتائج سامنے ہے انسان صدقات خیرات ادا کر کے اپنے مدارج بڑھاتا رہتا ہے گناہ اس سے کم ہوتے ہیں صالح زندگی سے بہتر کوئی زندگی نہیں صدقہ خیرات سے بہتر عمل کوئی نہیں ہے۔ لوگو! خدا کی بندگی عبادت ذکر الٰہی نماز زکوٰۃ کے بعد افضل عمل ماں باپ کی خدمت ہے ان سے بہتر سلوک اطاعت فرمانبرداری خدمت اور احسان ہے پہلے ماں باپ کو کھلاؤ اس کے بعد بیوی بچوں کو کھلاؤ۔ اگر اس کے بعد بچ رہے تو خود کھاؤ کچھ

نہ بچے تو بھوکے رہو اللہ تمہیں دیکھتا رہتا ہے۔ اللہ مومنوں کو آزماتا رہتا ہے کبھی راحت آرام دولت دیکر آزماتا ہے کبھی تکلیف دے کر آزماتا رہتا ہے مصیبت میں صبر نعمتوں میں شکر کرنے کی تعلیم دیتا ہے اللہ مومنوں کا والی مددگار ہوتا ہے۔ قرآن کھلی دلیلیں لے کر آیا ہے قرآن خود ایک کھلا معجزہ ہے رسول اللہ کا کام فقط پہنچا دینا ہے دنیا کھیل تماشہ ہر گز نہیں ہے آخرت اصل ٹھکانہ ہے۔ صبر اور توکل سے ہر وقت کام لیا کرو کامیاب رہو گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اکیسواں پارہ

سورۃ العنکبوت 29

سترھویں تراویح

اے خدا کے رسول جو قرآن آپ پر نازل کیا جارہا ہے اس کو آپ پڑھتے رہیئے اور نماز قائم رکھیے بلاشبہ نماز نیکی کی طرف لے جاتی ہے فحش برے کاموں سے بچاتی ہے۔ اللہ کی یاد اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے تمہارا کام کٹھن ہے بڑے خراب لوگوں سے واسطہ ہے ان سے نرمی سے خوش اسلوبی سے بات کرو ان سے ملتے جلتے رہو ہدایت نصیحت کرتے رہو کسی وقت کوئی اچھی نصیحت ہدایت ان کے دل میں اتر جائے اور وہ ایمان لے آئیں۔ اے حبیب! آپ اس کتاب سے پہلے کچھ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے اور نہ لکھنے پڑھنے کا کام کبھی کیا تھا پھر بھی یہ لوگ سب جانتے ہوئے بھی تم کو کہتے ہیں کہ تم نے یہ کتاب خود بنالی ہے کسی سے لکھوالی ہے کیسے ناسمجھ لوگ ہیں کتاب کی آیات کھلی ہدایت اور نصیحت ہے دل میں اتر جانے والی مگر ان کے دل سخت مزاج ضدی اور شرارت کے ہیں یہ ظالم ہیں جو انکار کرتے ہیں اس کتاب قرآن مجید کا آپ ﷺ سے عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر عذاب خدا بھیج دے تو یہ کہاں ہوں گے خاک ہو کر ملیامیٹ ہوجائیں گے قیامت کے دن ان کو سب کچھ دکھا دیا جائیگا جب جہنم کی آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ آخر کب تک یہ سرکش کفر و شرک جہالت کی زندگی گزاریں گے ایک نہ ایک دن ان سب کو ہمارے پاس آنا ہے۔ ہر نفس کو موت آنیوالی۔ اور سب کو موت کے بعد ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔ نجات بخشش صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے خدا پر اور یوم آخرت پر نیک صالح زندگی گزاری ان کے لیے جنت کی نعمتیں ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ دنیا چار دن کی کھیل تماشے سے کم نہیں اور جلد کھیل ختم ہونیوالا ہے آخرت کی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہوگی یہ بات ان کے ذہن نشین کرادو۔ ہم نے اس شہر مکہ کو ابراھیم کے وقت سے امن و سلامتی کا مسکن بنایا۔ یہ مرکز عبادت ایک خدا کی عبادت کا گھر ہے لیکن یہاں لوگوں پر ظلم و تشدد کیا جاتا ہے فتنہ فساد کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ مکہ میں

بتوں کو لاکر جمایا ہوا ہے یہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے کیسے خراب کام کرتے ہیں یہ ظالم لوگ خدا پر بہتان جھوٹا الزام لگانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا ایمان والوں کو اللہ کیطرف سے خوشخبری سنادو۔

سورہ روم شروع ہوتی ہے الٓمٓ سے شروع ہونیوالی سورتیں قرآن میں کل چھ ہیں۔ پہلی دو سورتیں البقرہ العمران ایک ساتھ ہیں جو دین کے طریقے بتاتی ہیں۔ اس کے بعد چار سورتیں العنکبوت سورہ الروم۔ سورہ لقمان اور سورہ سجدہ یہ بھی الٓمٓ کے حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ چاروں سورتیں ایک ساتھ آتی ہیں۔ ان کے مضامین اور موضوع سب ایک ہی جیسے ہیں ایمان اور اسلام پچھلی سورت العنکبوت میں مشرکوں اور کافروں کی زندگی کی مثال ایک کمزور بودے گھر مکڑی کے جال سے تشبیہ دی کہ کسقدر محنت و مشقت کرکے بڑا خوبصورت تانا بانا کرکے اپنا گھر بناتی ہے مگر وہ اس قدر کمزور بودا ہوتا ہے کہ ہوا کا ایک جھونکا مکڑی کو اپنے گھر کیساتھ لے کر اڑادے بکھیر دے۔

اس کے بعد اس سورت الروم میں بتایا جارہا ہے کہ اللہ کا امر اللہ کا حکم اللہ کی مرضی کسطرح کام کرتی رہتی ہے۔ کسی شے یا چیز میں کوئی اثر تاثیر قوت اتنا اہم نہیں جتنا اس کے لیے خلوص اور نیت عمل ضروری ہے۔ اور یہ خلوص نیت اللہ کا امر اس کے قانون کے مطابقت اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ سورہ عنکبوت میں اہل کتاب والوں یعنے یہودیوں کو عیسائیوں پر ترجیح دی گئی ہے کہ وہ ایک خدا کو ماننے والے ہیں موحد ہیں اس لیے مسلمانوں سے قریب تر ہیں۔ دونوں کا عقیدہ ایک خدا کا ہے جبکہ عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث کا شرک ہے اس سورت روم میں یہ بتایا گیا کہ عیسائی مجوسیوں سے بہتر ہیں۔ چھٹی صدی عیسوی میں ایران ملک فارس کا مذہب آتش پرستی تھا۔ پارسی عقیدہ کا پیرو تھا اور روم عیسائی مذہب کے ماننے والے تھے یہ اس وقت کی سب سے بڑی دو سوپر پاور اعلیٰ بڑی طاقتیں تھیں جبکہ اسلام ابتدائی دور میں مکہ مدینہ میں پھل پھول رہا تھا۔ اللہ نے مسلمانوں کو وعدہ دیا کہ اسلام کو آئندہ دور میں مجوسیوں سے زیادہ عیسائیوں سے فائدہ ہوگا۔ مسلمانوں کو ہجرت کا پہلا حکم مکہ سے حبشہ کیطرف دیا گیا تھا جہاں کا بادشاہ عیسائی تھا۔ اس صورت میں رومیوں کے لیے پیش گوئی ہے اگرچیکہ اس وقت ملک فارس کو رومیوں پر فتح ہوئی ہے لیکن آئندہ برسوں میں رومیوں کو ملک فارس پر فتح ہوگی رومی غالب آئیں گے۔ اللہ کا وعدہ ہے جس کو چاہے فتح کامیابی دے جسکو چاہے عزت حکومت بخشے اس کا ارادہ، اسکی مرضی اس کا امر ہر جگہ کام کرتا رہیگا۔ اللہ کو جاننا چاہو تو اللہ کی ذات اور صفات پر غور

کرو کہ وہ کس طرح دنیا کا کام چلاتا رہتا ہے۔ وہ موت و حیات کا مالک ہے۔ مخلوقات کے جوڑے جوڑے پیدا کرتا ہے۔ دو غیر جنسوں میں محبت کا رشتہ کیطرح پیدا کر دیتا ہے کہ وہ رفیق زندگی شریک حیات بن جاتے ہیں ایکدوسرے میں سکون و راحت محسوس کرتے ہیں لوگو اللہ کا شکر و احسان مانو اللہ کی عبادت صبح و شام کیا کرو۔ عصر کا وقت بڑا مبارک ہوتا ہے اس وقت خدا کے نام کی تسبیح کے لیے بڑا مسعود مبارک وقت ہوتا ہے کائنات کی ہر مخلوق اس وقت خدا کی حمد اسکی تسبیح میں مشغول رہتی ہے۔ آسمان پر نظر کرو تو ہر طرف خدا کے مظاہرے قدرت۔ اللہ کا جلال اور جمال نظر آئیگا آسمان سے بادل بارش بجلی کا برسنا چمکنا زمین کو سرسبز و شاداب کرنا مردہ زمین کو حیات بخشنا یہ سب اللہ کے احسانات ہیں اسکی مخلوقات پر انسانوں، حیوانوں کا رزق زمین سے ملتا ہے پھر بھی خدا کا انکار ہے لوگو! صدق دل سے خدا کیطرف رجوع ہوجاؤ دین حنیف۔ دین اسلام دین فطرت ہے جس پر اللہ نے اپنی مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ لوگوں نے دین کے ٹکڑے کر ڈالے تفرقہ پیدا کر دیا جماعتیں فرقے پیدا کر لیے ہر ایک اپنے طریقے اور مسلک پر فخر کرتا ہے۔ زندگی اپنی پسند کی خواہشات نفس کی بنائی۔ دین اسلام نے تو انسان کی ہر ضرورت ہر خواہش کو دین کے اصولوں طریقوں میں سمو لیا ہے تاکہ انسان اپنی فطری ضرورتوں خواہشات کے مطابق دین کی راہوں پر چلے اور خدا کی یاد سے کبھی غافل نہ رہے۔ جو لوگ دین اسلام میں اپنی خواہش نفس سے زیادتی کرتے ہیں وہ ظالم ہیں دین اسلام میں کسی چیز کی بھی افراط تفریط جائز نہیں سوائے اس کے جو رسول اللہ نے مقرر کر دیئے ہیں اور عملی طور پر کر کے دکھلا دیا ہے دیکھو دین اسلام سے الگ نہ ہوجانا۔ شرک اور کفر کو اسلام میں جگہ نہیں دینا گروہ بندی الگ الگ دین کے ٹکڑے نہ کرنا۔ لوگو اپنے بندوں کو رزق پہنچانے کی ذمہ داری اللہ نے اپنے اوپر لی ہے جسکو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے جسکو چاہتا ہے رزق تنگ کر کے روٹی روٹی کو محتاج کر دیتا ہے یہ اسکی مرضی، مشیت اور ارادہ ہے وہ بہتر جاننے والا ہے جن لوگوں کو ضرورت سے زیادہ دیتا ہے ان کو حکم دیتا ہے کہ زائد مال غریبوں، محتاجوں، یتیموں، بیواؤں کا حصہ ہے ان تک پہنچا دو۔ وہ تمہارا مال نہیں ہے جمع کر کے مت رکھو۔ خدا کو پسند نہیں ہے کہ غریبوں محتاجوں کو تم محروم رکھو۔ خیرات صدقات آدمی کی نجات مغفرت کرتے اور گناہ کم کرتے ہیں نادان لوگ اپنا رزق بڑھانے کے لیے سود کا کاروبار کرتے ہیں روپیہ پر روپیہ زائد وصول کرتے ہیں۔

اللہ نے اس سے بچایا ہے زکوٰۃ کا نظام مقرر کیا ہے۔ زکوٰۃ ادا کیا کرو تمہارا روپیہ بڑھتا

جائیگا تم نہیں جان سکتے اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اللہ کا حکم یا نور کو پابندی سے ادا کرو اللہ تم کو غنی کردیگا۔ لوگو! ایسا نہ کرنا کہ خدا کا نظام بدلا دو۔ خدا کا حکم ٹال دو۔ اپنی مرضی پسند کا نظام قائم کرو۔ اپنے نفسانی خواہشات کی اتباع کرلو اور دین سے خدا کی خوشنودی سے دور چلے جاؤ جب تم اللہ کے باغی اور سرکش ہوجاتے ہو تو پھر اللہ ہی تم میں سے چند شر پسند فتنہ پرور لوگوں کو پیدا کردیتا ہے۔ جو تم ہی میں سے ہوتے ہیں تمہاری صفوں کے اندر شرارتیں مچاتے پھرتے ہیں فتنہ فساد۔ لوٹ مار۔ ڈاکہ زنی، قتل اغوا کے کام کرکے تم کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ اور جب ظلم و شر زیادہ ہوجاتا ہے تو اللہ کا قانون قدرت مکافات عمل شروع ہوجاتا ہے اور تمہارے اوپر خدا کا عذاب غیب سے مسلط ہوجاتا ہے اور تمہارا شیرازہ بکھر کر تار تار ہوجاتا ہے اگر تم کو یقین نہیں آتا تو ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو سیر و سیاحت میں نظر آنیوالے کھنڈرات، ویران بستیوں کی طرف نظر کرو کہ اب اُن کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا ہے۔ لوگو! خدا سے ڈرتے رہو۔ خدا کے حضور تم کو پیش ہونا ہے۔ پیغمبروں نے دنیا کو سلامتی راستی ہدایت کا طریقہ راستہ بتا دیا ہے خدا اپنے بندوں پر بڑا مہربان فضل و کرم کرنیوالا ہے۔ جن پر اللہ اپنی رحمت بھیجتا ہے وہ خوش ہوجاتے ہیں۔ جن پر اپنا غیض و غضب بھیجتا ہے اللہ سے ناخوش اس کے شاکی ہوجاتے ہیں اللہ کی مصلحت مرضی ہوتی ہے جس کو چاہتا ہے آزماتا رہتا ہے کہ دیکھیں کون نعمتوں پر شکر کرتا رہتا ہے خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتا اور کون مصیبتوں میں صبر کرتا ہے اللہ کو یاد کرتا رہتا ہے راحت، مصیبت سب خدا کی مرضی سے آتی جاتی رہتی ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے جسکو چاہا موت دے جسکو چاہے زندگی عطا کرے اس کے ارادے مرضی اور خوشی پر منحصر ہوتا ہے اللہ کا امر یہی ہے قیامت ضرور آنیوالی ہے۔ آئیگی اس دن سب سے حساب لیا جائیگا اس کے مطابق سزا اور جزا کا فیصلہ سنایا جائیگا۔ قرآن خدا کی کتاب تمہاری ہدایت اور نصیحت کے لیے آچکی ہے۔ رسول اللہ کا طریقہ عمل تمہارے سامنے موجود ہے۔ قرآن کو روزانہ صبح و شام تلاوت کرتے رہو۔ اس کے مطابق عمل کرو اور زندگی کو ڈھال لو۔ یہ کتاب قیامت تک ہدایت و نصیحت دیتی رہیگی بدلنے والی نہیں ہے اگر تم خدا کی اس کتاب پر عمل کرو آخرت کا یقین دل میں رکھو تو تمہاری نجات اور بخشش کا وعدہ ہے قیامت کا دن بڑا ہیبتناک دن ہوگا اس روز خدا کی عدالت میں میزان عمل قائم ہوگی اس دن کے آنے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرلو خدا سے مغفرت بخشش طلب کرو خدا معاف کرنیوالا غفور الرحیم ہے۔ یہ قرآن مجید بہت واضح صاف صاف بیان کرنیوالی کتاب ہے۔ ہر طرح کی مثالیں دیکر

سمجھایا گیا ہے جو بد بخت ہیں ظالم ہیں گنہگار ہیں قرآن سے ہدایت نصیحت حاصل نہیں کر سکتے خدا ایسے لوگوں کے دلوں پر سخت مہر لگا دیتا ہے پتھر دل لوگ ہوتے ہیں ان سے نیکی کی توفیق چھین لیتا ہے اے خدا کے رسول تم صبر کرتے رہو۔ تحمل برداشت سے کام لو اللہ کو تمہارا صبر بہت پسند ہے اللہ پر بھروسہ رکھو خدا کا وعدہ سچا ہے۔

سلسلہ تراویح جاری ہے دوسری سورت لقمان شروع ہوتی ہے مضمون وہی ہے مسلمانوں کو دلاسہ دیا جا رہا ہے کہ سب کچھ اللہ کی مرضی اس کے اختیار میں ہے جو بھی ہوتا رہتا ہے اس کی مرضی منشا ارادے سے ہوتا ہے۔ حضرت لقمان نبی تھے اور بادشاہ بھی۔ ان کو دانائی اور حکمت اللہ نے بے مثال دی تھی لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی اس کا بیان ہے۔ باپ کی نصیحت بیٹے کو ہزاروں سال پہلے کی ہے لیکن آج بھی وہی رہنمائی ہمیشہ وہی رہنے والی ہے۔ اور مسلمانوں کے لیے قرآن میں اسکو جگہ دی گئی ہے کہ دین کا حصہ بنا دی گئی ہے۔ قرآن حکمت و دانائی کی کتاب ہے۔ اس سے چھوٹی چھوٹی نصیحت ملتی رہتی ہیں۔ دل نشیں انداز میں کوئی بات کہی جائے ضرور اثر کرتی ہے۔ دل میں اتر جاتی ہے۔ وہ نصیحت سنو۔

1۔ میرے بیٹے۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا۔ شرک بہت بڑا گناہ ہے۔

2۔ ماں باپ کی خدمت کرتے رہنا۔ ان کے ساتھ احسان کرنا ان کے حقوق کا خیال ان کی اطاعت فرمانبرداری کرنا ماں باپ کے حق میں خدا سے مغفرت کی دعا کرتے رہنا ان کی نافرمانی نہ کرنا اچھی اولاد کے لیے فیض جاریہ ہے۔

3۔ زندگی خدا کی عبادت اور ریاضت میں بسر کرنا جو کچھ طلب کرنا خدا سے طلب کرنا وہی دعائیں سننے والا ہے۔

4۔ اللہ ظاہر باطن جاننے والا ہے اس سے کوئی بھید کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں رہتی۔ اللہ تمہیں دیکھتا رہتا ہے۔

5۔ نماز پابندی سے ادا کرنا دوسروں کو بھی نماز کی ترغیب دیتے رہنا نماز بے حیائی کو روکتی ہے۔

6۔ جو مصیبت تکلیف تمہیں پہنچے اس پر صبر کرنا تحمل ہمت سے کام لینا۔ صبر عبادت کے درجہ میں ہوتا ہے۔

7۔ لوگوں سے انکساری اخلاق سے عاجزی سے ملنساری سے ملو۔ غرور گھمنڈ تکبر سے بچتے رہو۔

8۔ لوگوں سے بات کرو تو دھیمی آواز میں خوش گفتاری سے بات کرو۔ چلا چلا کر مت بولو

خراب آواز گدھے کی ہے۔

9۔ اچھے اخلاق کی تربیت کرو۔ حدِ ادب کا خیال رکھو چھوٹوں سے شفقت بڑوں کا احترام کرو۔

10۔ خدا سے ہر وقت ڈرتے رہو۔ اس دن سے ڈرو جب باپ بیٹا ایک دوسرے کے کام نہ آئیں گے۔

11۔ آخرت کا یقین رکھو۔ اس کا آنا یقینی ہے۔ خدا علم غیب جاننے والا ہے وہی بہتر جاننے والا ہے کہ حاملہ عورت کے پیٹ کے اندر بننے والا بچہ کیسا ہے۔ مرد ہے یا عورت، کل کون کیا کام کرنیوالا ہے کل کا دن کس طرح طلوع ہوگا۔ کون کب پیدا ہوگا۔ کہاں مستقل قیام کریگا۔ کہاں مرے گا اور کہاں دفن ہوگا۔

نئی سورت سجدہ شروع ہورہی ہے۔ کتابِ حکیم کی ہدایت اور صاحبِ قرآن کی صداقت۔ ایک ایسی حقیقت بیان کرتی ہے جو آلم سے شروع ہونیوالی سورتوں کا موضوع خاص رہا ہے۔ جس طرح قرآن پچھلی تمام کتابوں صحیفوں کا آخری ایڈیشن۔ تعلیمات دین کا نچوڑ بن کر نازل ہورہا ہے اسی طرح پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے وارث آخری نبی ذات وصفات کا مکمل نمونہ ہیں اور سب انبیاء کی تعلیمات پہنچانے کے لیے دن رات فکر و غم میں رہتے ہیں کسی اجر و صلہ کی تمنا نہیں ہے اپنے آقا کا حکم بجالانا ہے اللہ مولا ہر قدم قدم پر اپنے حبیب کی دلجوئی تسلی و رہبری کرتا جاتا ہے اللہ کو اپنا حبیب بہت پیارا بڑا محبوب ہے۔ اس کتاب کے بارے میں کتاب لانیوالے کے بارے میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ خدا کی ذات صفات کارخانہ ہستی کے مظاہرے قدرت دیکھکر بھی خدا پر ایمان آخرت کا یقین نہ کرے تو مرنے کے بعد جب ہوش و حواس سب ختم ہوجاتے ہیں۔ تب آخرت کا یقین کرے تو کیا بات ہوئی۔ انجام تو سامنے ہے۔ خدا کا فیصلہ اٹل ہے۔ لوگو! ابھی وقت ہے مہلت زندگی نے دی ہے۔ توبہ و استغفار کرلو۔ اللہ سے مغفرت مانگ لو وہ توبہ قبول کرنیوالا مغفرت بخش کرنیوالا ہے۔ اپنے اعمال درست کرلو۔ عقیدہ پاک رکھو صاف ستھری زندگی اختیار کرو نفس کی شرافت پر۔ امن اسلام کے طریقوں پر چلو۔ دنیا کا کارخانہ ہستی اس کا عروج و زوال قوموں کی ہلاکت و بربادی سے عبرت پکڑو۔ خدا کے رسول! تم صبر کرو ہمت سے کام لو۔ انتظار کرو۔

اس کے بعد سورہ احزاب شروع ہوتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں تین باتیں مشہور تھیں، عقل مند ذہین طاقتور آدمی کے اندر دو دل ہوتے ہیں، بیوی کو تعظیم و عزت کے لیے اپنی ماں

سمجھ کر پکارتے تھے۔ تیسرے متبنّیٰ لڑکے کو حقیقی اولاد کے برابر درجہ دیتے تھے۔ ان تین باتوں کے متعلق خدا کے حکم ہیں یہ ناممکن ہے کہ کسی انسان کے سینے میں دو دل ہوں۔ یہ غلط ہے سب انسان ایک جیسے سب ہیں ان کی جسمانی ساخت نمونما ایک جیسی ہے۔ دو دل نہیں ہوتے۔ البتہ ان کی صلاحیت، دماغ، ذہن مختلف ہوتے ہیں۔ دوسری بات سخت ملامت کی ہے تمہاری بیویاں، ماؤں کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتیں، اُن کا مقام بہت بلند ہے بیوی کا مقام ماں کے مقابل بہت ادنیٰ درجہ کا ہے بیوی کو بدل سکتے ہو دوسری بیوی لاسکتے ہو۔ لیکن ماں کو نہ بدل سکتے ہو نہ دوسری منہ بولی حقیقی ماں کے درجہ میں آسکتی ہے۔ بیوی تو بہت معمولی حیثیت کی ہے ان دونوں کے درجے الگ الگ ہیں۔ کسی نے بیوی کو ماں کہہ کر بھی پکارا تو بیوی اس پر حرام ہوجاتی ہے۔ تمہارا منہ بولا بیٹا غیر ہوتا ہے۔ حقیقی بیٹے کے درجے میں نہیں آسکتا اور نہ تمہاری وراثت میں حقیقی بیٹے کا درجہ ہوگا منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارو ان کی ولدیت کو مت چھپاؤ یہ گناہ کی بات ہے رسول اللہ کا درجہ تمام لوگوں میں افضل و اعلیٰ ہے وہ تمہارے باپ دادا سے بھی زیادہ احترام ادب تقدس کے درجہ میں ہیں۔ رسول اللہ کی ازواجات بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں ان کا اس درجہ احترام و تقدس رکھو۔ اللہ نے رشتے ناتے سب کے قرآن میں لکھ دیئے ہیں۔ سب کے درجے مراتب علیحدہ علیحدہ وہ بھی درج کردیئے ہیں یہ باتیں کتاب محفوظ میں لکھدی گئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم سے عہد لیا تھا۔ آدم کے بعد ابراہیم، اسحاق، یعقوب سے عہد و اقرار لیا تھا۔ عیسیٰ اور مریم سے عہد لیا تھا کہ وہ ایک خدا کی بندگی عبادت کریں گے اللہ کے حکم کی اطاعت و فرماں برداری کریں گے۔ اس سورت میں مدینہ کے یہودیوں، منافقین اسلام سے لڑائی جنگ خندق غزوہ احزاب کا حال بیان ہوا ہے اسلئے سورت کا نام احزاب بھی غزوہ خندق بھی ہے۔ احزاب کے معنی لشکر کے ہیں مختلف جماعتوں کا مل کر ایک لشکر بن جانا۔ ان کافروں، یہودیوں سے مسلمانوں کا آپس میں دوستی کا معاہدہ تھا جسکو انہوں نے توڑ دیا۔ اس کے نتیجے میں جنگ ہوئی تھی اللہ چاہتا تھا کہ معاہدہ توڑنیوالوں کو سزا دے۔ اور ان کو مدینہ سے جلاوطن کرکے دور کردیا۔ مسلمانوں کو ان کے مکان قلعے باغات سب مفت مال غنیمت میں عطا ہوئے اس مال غنیمت کی تقسیم پر ازواج مطہرات نے اپنے لیئے مال زر۔ عیش طلب کیا اس پر رسول اللہ نے انہیں منع کیا اور تنبیہ کی تو ان کی ازواج مطہرات ناراض ہوگئیں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو عورتیں اللہ اور اس کے رسول کی مرضی اور اطاعت کے خلاف ناراض ہوتیں غصہ کرتی ہیں رسول اللہ سے ناخوش رہتی ہیں ان کو اجازت ہے کہ رسول اللہ کا گھر چھوڑ کر آزادی حاصل کریں اور رخصت ہوجائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بائیسواں پارہ

سورہ احزاب۔ 33

اٹھارویں تراویح

ازواجات مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ ان کا کردار۔ طریقہ زندگی عام لوگوں کی زندگی اور طریقہ عمل سے مثالی ہونا چاہیئے۔ جو کوئی تم میں سے اللہ اور رسول کی مطیع فرمان بردار ہوگی اللہ اس کو دوگناہ ثواب عطا کریگا ان کیلئے عمدہ رزق کریم عطا کریگا۔ رسول اللہ کی بیویوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ نامحرم غیر مردوں سے بات کریں یا ان کے سوال کا جواب دیں ضرورت ہو تو نرم دھیمی آواز میں جواب دیں۔ نماز کی پابندی کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں۔ پاک صاف رہیں۔ ظاہر اور باطن میں پاک صاف رہیں گھروں کے اندر چار دیواری میں رہیں۔ یہ حکم عام عورتوں کے لیے بھی ہے کسی مرد یا عورت پر جو مسلمان ہے اجازت نہیں کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات کے خلاف کوئی عمل جاری رکھیں۔ یا خدا کے حکم کے خلاف حجت، دلیل، بحث مباحثہ، عذر، حیلہ بہانہ جواز کی صورت ڈھونڈ نکالیں۔ جو حکم ہوتا ہے اسکی اطاعت لازمی ہے اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جاننے والا ہے کہ حکم کیسا ہے کیوں ہے یہاں حضور کے غلام منہ بولے بیٹے زید کی بیوی جو بہو تھی سرکار نے شادی کرلی۔ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہوتا جو حرمت لازم آئے وہ غیر کا بیٹا ہے اصلی حقیقی بیٹا نہیں ہے زمانہ جاہلیت کے بعد یہ رسم ختم ہوگئی۔ لوگو مسلمانو۔ آپس میں محبت شفقت سے رہو۔ ایکدوسرے کو سلامتی کی دعا دو خدا کا ذکر خدا کی یاد میں صبح و شام مصروف ہوجاؤ۔ عورتوں کے نکاح طلاق کا بیان مختصر یہاں آیا ہے سورہ بقرہ سورہ طلاق میں اسکی تفصیل ہے۔ رشتوں کی حرمت شادی بیاہ کے رشتوں کا ذکر ہوا ہے۔ بیک وقت چار بیویوں سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے رسول اللہ کو بھی اجازت نہیں کہ چار سے زیادہ بیویاں ساتھ گھر میں رکھیں۔ زائد کو طلاق دیدیں۔ پسندیدہ کو گھر میں رکھیں اللہ کا حکم ہے مسلمانوں پر لازم ہے۔ لوگوں کو رسول اللہ کی محفل کے آداب طریقے سکھائے گئے۔ رسول اللہ کی ازواج سے ان کے بعد کوئی شخص نکاح نہیں کریگا وہ امت کی مائیں ہیں۔ رسول اللہ کا درجہ بہت بلند ہے اللہ اور اس کے فرشتے آسمانوں میں ہر وقت اپنے حبیب پر درود و سلام بھیجتے رہتے

ہیں اے مسلمانو۔ ہر وقت رسول اللہ پر درود و سلام بھیجا کرو ہر وقت درود پڑھا کرو اللہ بہت خوش ہوتا ہے فرشتے بھی مسلمانوں کے ساتھ درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں یہ دعا اللہ رد نہیں کرتا جو لوگ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بلاوجہ پریشان جسمانی یا ذہنی ایذا یا تکلیف پہنچاتے ہیں اُن کو پریشان خواہ مخواہ کریں گے اللہ ان پر لعنت بھیجتا رہیگا۔ اے خدا کے حبیب اپنی اور عام مسلمانوں کی عورتوں سے کہدو کہ جب بھی گھروں سے باہر کسی ضرورت کے لیئے نکلیں تو چہروں پر نقاب یا برقعہ ڈال رکھیں۔ غیر مردوں سے نگاہیں نیچی رکھیں کم سے کم بات کریں یہ چادر۔ چار دیواری مسلمان عورتوں کی شناخت ہے۔ عورت مرد کے لیے زینت رونق ہوتی ہے جن دلوں کے اندر شر فساد بے حیائی ہوتی ہے عورتوں کی آزادی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں غیر مردوں سے احتیاط کے لیے ضروری ہے کہ عورت اپنی حفاظت کا اہتمام خود بخود کرے۔ خدا کا دستور عمل مسلم عورتوں، مردوں کے لیے حکم کے درجہ میں دیا جارہا ہے۔ اسکی پابندی کریں کوئی عذر، حیلہ یا علانیہ خلاف ورزی پر اللہ کی لعنت ان پر ہوگی۔ قیامت کا عذاب ان کو دوگنا دیا جائے گا۔ لوگو تم بھی بنی اسرائیل کیطرح خدا کے باغی نافرمان نہ ہوجانا اللہ سے ڈرتے رہنا اپنی اصلاح کرتے رہنا اللہ بخشنے والا ہے اس کے بعد قرآن کی 34 ویں سورت سبا شروع ہوتی ہے۔ اللہ کے حمد وصفات سے سورت شروع ہوتی ہے اللہ بہتر جاننے والا ہے کہ دن رات میں زمین سے اٹھ کر کیا کیا بلائیں اوپر آسمان کیطرف جاتی ہیں اور کیا کیا رحمتیں آسمان سے نکل کر زمین پر مخلوقات پر مسلمانوں پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔ آفات، بلیات، عذاب، مصیبت کا بھیجنے والا ان کو دور کرنے والا سب خدا ہے۔ لوگوں کو دن رات اللہ کی پناہ اللہ کی مغفرت کے لیے دعا کرتے رہنا چاہیئے اللہ کا خوف ڈر دل میں ہر وقت ہونا چاہیئے۔ یہاں حضرت داؤد کا ذکر کیا گیا کہ وہ دن رات خدا کی حمد مناجات کرتے رہتے تھے اللہ نے لوہے کو ان کے لیے نرم بنا دیا تھا۔ لوہے کی صنعت کا کام وہ کرتے تھے اللہ کے نیک اطاعت گزار بندے تھے اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔ اللہ نے ان کو نعمتیں دیں ان کو وارث دیا سلیمان، ہواؤں کو سلیمان کے تابع فرماں بنا دیا تھا ان کے لیے تانبے کو پانی کی طرح بہنے والا بنا دیا تھا۔ جنات اور شیطانوں کو ان کے قبضے میں دیدیا تھا کہ ان سے کام لیں ہر وقت ان کو مصروف رکھیں۔ جب موت سلیمان پر طاری ہوئی تو جناتوں کو پتہ تک نہ ہوا کہ سلیمان کب فوت ہوئے اللہ نے اپنی حکمت سے ان کو خبر بھی ہونے نہیں دی وہ ان کی موت کے بعد بھی اسی طرح مطیع ہو کر اپنا کام کاج کرنے میں مصروف رہے سبا والوں کا قصہ ہے کہ انکے باغات تھے فصلیں تھیں مگر خدا کا حصہ وہ نہیں نکالتے تھے غریبوں، محتاجوں کو خیرات و صدقات نہیں دیتے تھے ان کے باغات پر

آندھی، طوفان آئے وہ برباد ہوگئے۔ ناشکروں کو اسکی سزا دیتے ہیں شکر کرنیوالوں کو زیادہ عطا کرتے ہیں یہ اللہ کا قانون ہے۔ ہم نے پیغمبر صلعم کو انسانوں، جناتوں دونوں کا پیغمبر بنایا۔ دونوں حضور صلعم کی امتوں میں سے ہیں۔ جنات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی شیطان کے رفیق اور آلہ کار بھی۔ انسانوں میں بھی شیطان صفت لوگ ہوتے ہیں اس کے بعد سورہ فاطر قرآن کی 35 ویں سورت شروع ہوتی ہے خدا کی حمد وصفات سے شروع ہوتی ہے اللہ کے احسانات و انعامات پر لوگوں کو شکر نعمت ادا کرنا چاہیئے اللہ نے رزق کی نعمتیں اس کے سوا عطا کی ہیں۔

لوگو! تمہارا یہ طریقہ ناشکری کا کفران نعمت شیطان کا طریقہ ہے اس سے بچو۔ شیطان تو چاہتا ہے کہ تم کو بھی اپنی طرح ناشکر گزاروں میں شریک کر لے راہ مستقیم سے بھٹکا دے کیا تم شیطان کی پیروی کروگے خدا کو بھول جاؤ گے۔ شیطان کیساتھ ہم تم کو عذاب جہنم میں ڈالیں گے۔ وہ تو تمہارے ساتھ ساتھ لگا رہتا ہے تمہارے ہر خراب عمل کو اچھا دکھاتا رہتا ہے تم کو اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی۔ لوگو! اللہ نے تم کو لمبی لمبی عمریں عطا کی ہیں کہ تم زیادہ نیکیاں اور خیر کے کام کرو۔ عمر کی زیادتی عمر کی کمی سب کچھ لوح محفوظ میں پہلے سے لکھ دیا گیا ہے اسی کے مطابق لوگوں کو عمریں ملتی ہیں۔ لوگو اپنی عمروں کو خدا کی یاد میں بسر کرو نماز کے پابند رہو زکوٰۃ کے پابند رہو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ زندگی کو پاک صاف ستھری بناؤ عقیدوں کی پاکی کے لیئے ضروری ہے زندگی کا عمل بھی پاکیزہ رہے زندہ اور مردہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ زندہ لوگوں کو ہی ہدایت نصیحت کیجاتی ہے قرآن پڑھا جاتا ہے مردوں کو قبرستانوں میں قرآن پڑھ کر نہیں ہدایت کیجاتی۔ رسول اللہ زندہ لوگوں کو ڈرانے ہدایت نصیحت کرنے کے لیے آئے ہیں۔ یہ کتاب قرآن مجید تمہاری ہدایت کے لیے بہت کافی ہے۔ تمہاری عبادت تمہاری نماز صدقہ خیرات اللہ کی بہترین تجارت اور سوداگری ہے۔ کبھی نقصان نہیں اس کاروبار میں مسلما نو ہم خوش نصیب ہو کہ تم قرآن مجید کے وارث بنائے گئے۔ اس سے تمہاری عزت افزائی ہوئی اللہ سے مدد مانگتے رہو۔ دعا کرتے رہو۔ اپنی مغفرت اور بخشش کی دعائیں کرو اللہ سننے والا ہے۔

اس کے بعد قرآن کی 36 ویں سورت یٰسین شروع ہوتی ہے۔ یہ سورت پوری کی پوری حکمت خداوندی سے بھری ہوئی ہے۔ اس کے مخاطب یٰسین صاحب کتاب ہیں اس کی محکم آیات قرآن اور صاحب قرآن دونوں کی تعریف بیان کرتی ہیں ایک قرآن خود خاموش ہے اور ہدایت کا دفتر کھول دیا ہے۔ دوسرا قرآن پڑھ کر سنانے والا حکمت و دانائی کی باتیں سناتے ڈرانے دھمکانے آیا ہے۔ اور خوشخبری بھی سناتا رہتا ہے۔ اور دونوں ہی لوگوں کو سیدھی

سمت میں لیجانے والے ہیں۔ ہدایت نصیب کرتے ہیں۔ انسان کو دیکھو کیسا بے خبر ہے تھوڑی سی عقل ہے تھوڑا سا علم اس کے پاس ہے علم و دانش کے اس غرور و تکبر نے اسکو اپنی گمراہی کا طوق گردن میں لٹکا دیا ہے اور اس طوقِ تکبر و غرور میں اسکی گردن اکڑ کر رہ گئی ہے۔ وہ نہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ پیچھے ہی ہٹ سکتا ہے نہ ادھر بازو پلٹ کر دیکھ سکتا ہے اور نہ بائیں طرف نظر گھما کر دیکھ سکتا ہے۔ وہ تو اپنے حال سے بے خبر اور مستقبل سے نا آشنا لاعلم ہے۔ اس کو نہ اپنی دنیا کا خیال ہے نہ اپنے حال کا ہوش ہے۔ اپنی آخرت اور آخری زندگی کا کوئی یقین اور تصورِ خیال ہے۔ یہ گویا دیواریں ہیں اس کے آگے کھڑی کر دی گئی ہیں جو وہ آگے پیچھے کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ دیواروں کے خواب و خیال میں گم ہے۔ اسکو کچھ نظر نہیں آتا۔ انسان اگر خود اپنی گمراہی ضلالت کی چادر اپنے اوپر اوڑھ لے اور بے خبر لیٹ جائے تو اسکو کونسی ہدایت و نصیحت اسکو جگا سکتی ہے بلکہ ذلت و رسوائی کی ایک اور چادر خدا اس پر ڈال کر اڑھا دیتا ہے کہ بے خبر سوئے رہو۔ پچھلی قوموں کیساتھ کیا ہوا۔ وہ بھی پیغمبروں کی تعلیمات تبلیغ کی دعوت سے بے خبر رہیں اپنی آخرت و عاقبت سے بے خبر رہے تھے۔ پیغمبروں کو کتابوں کو صحیفوں کو جھٹلایا ان کا انکار کیا تھا ان لوگوں کا انجام قرآن نے انہیں سنایا ہے کہ ان واقعات اور قصص سے درس عبرت حاصل ہوجائے۔ کفر، جہالت، دنیاداری، سرکشی کی ذلت تاریکی ان پر اسقدر چھا گئی ہے کہ نورِ ایمان کی کوئی بات قرآن کی کوئی ہدایت ان کے کانوں میں اتر نہیں سکتی۔ قرآن سنتے ہیں سمجھتے نہیں ہیں کیا پڑھا جارہا ہے کیا سنایا جارہا ہے۔ تم ان کو کسی طرح دھمکاؤ یہ طرح سے سمجھاؤ مثالیں دو مگر وہ کسی طرح بھی ماننے والے نہیں ہیں سب کچھ برابر ہے ان کو ڈرانا، دھمکانا، سمجھانا ہدایت کرنا تو ان کے کام آتا ہے جو سمجھ رکھتے ہیں نرم دل رکھتے ہیں۔ زندہ لوگ ہیں۔ سنتے ہیں، جو مردہ ہوچکے ہیں بہرے اندھے ہیں ان کو تم کیا سمجھاؤ گے۔ یا ڈراؤ گے۔ کیا قبر ستانوں میں مردے ہدایت کو سن سکتے ہیں۔ تمہاری سب محنت اکارت جائیگی۔ انسانوں کی تقدیر میں کیا لکھا ہے ہدایت ملے گی یا گمراہ رہیگا۔ یہ بات پہلے ہی لوحِ محفوظ میں لکھی جاچکی ہے اللہ کو ہر انسان کے بارے میں پورا پورا علم ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اس قرآن میں سات مبینوں کا ذکر آیا ہے۔ یہ سورت قرآن کا قلب ہے۔ مومن کا دل ان سات مبینوں سے روشن ہے اور ہدایت پاتا رہیگا۔ اس سورت کا اثر جلال یہ ہے کہ مردوں پر پڑھا جائے تو مردہ زندہ ہوجائے۔ سکرات کے وقت گناہ گاروں پر پڑھی جائے تو روح سکون پاتی ہے ان کی جان عذاب کی گرفت سے آزاد ہو کر نکل جاتی ہے۔ قرآن کی تعلیمات کی جامع دعا والی سورت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیئیسواں پارہ

سورہ یٰسین 36

انتیسویں تراویح

1۔ سورت کا پہلا مبین لام مبین آیا ہے اللہ تعالیٰ کا علم سب پر حاوی ہے وہ مالک کل ہے۔ کل کا لام جو چاہے سو وہ کرے اس کا علم پہلے سے لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے وہی اس کائنات کا لام اول اور لام آخر اور اس سارے عالم پر گواہ ہے۔

2۔ ضلال مبین اللہ کی ذات صفات بے نیاز اور صمدیت والی ہے اللہ کی بندگی عبادت چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرنا ضلالت گمراہی میں چلا جانا ہے کھلی گمراہی بربادی ہوگی۔

3۔ ضلال مبین۔ نیک کام کرنے سے بچنے کے بہانے مت بناؤ۔ عذر، حیلے، معذرت، حجت، دلیلیں مت گھڑو، بحث مباحثہ کام نہ کرنے کے لیے جواز مت ڈھونڈو یہ کھلی گمراہی ہے۔ اللہ لوگوں کو توفیق و ہدایت ایک کو دیتا ہے اور صرف ایک بار ہی دیتا ہے تمہارے حیلے، بہانوں سے وہ ہدایت کی توفیق چھن جائے تو صریح گمراہی بربادی لازم ہے اس گمراہی ضلالت سے پھر کوئی نہیں بچا سکتا تم دین سے دور ہوتے جاؤ گے خدا کی نظروں سے بھی دور۔

4۔ بلاغ مبین رسول اللہ کا کام دین کی تعلیمات قرآن مکمل تم تک پہنچا دینا ہے۔ انہوں نے تمہیں قرآن مکمل طور پر پڑھ کر سنا دیا۔ اپنی عملی زندگی اخلاق کردار قرآن کے مطابق تمہارے سامنے رکھ دی رسول اللہ کی اطاعت رسول اللہ کی پیروی کرنا تم پر فرض کیا گیا۔ تم خود مختار آزاد عقل و فہم ارادہ اور عمل کی پوری آزادی تم کو دی گئی ہے رسول اللہ کی اطاعت کرو یا نافرمانی میں زندگی بسر کرو۔

5۔ عدو مبین اگر زندگی کی راحت آرام زندگی کا چین و سکون چاہتے ہو تو قرآن کو تھام لو۔ اسکو روزانہ تلاوت کیا کرو۔ پڑھا کرو سمجھا کرو۔ جو لوگ مومنوں کو خدا کی راہ سے ہٹا کر دنیا کے کھیل تماشوں میں لگا دیتے ہیں دنیا داری کی طلب و جستجو میں لگا جاتے ہیں دین اور آخرت سے بے خبر غافل رہتے ہیں وہ مومنوں کے دشمن ہیں دشمنی کرنے والے ہیں ان سے ہوشیار رہو۔

6۔ قرآن مبین دنیا کی کامیابی آخرت کی زندگی کا خیال ہے تو قرآن کو پڑھا کرو۔ اسکی ہدایت پر عمل کرو۔ تمہاری بیماری کا علاج قرآن کی آیات شفاء میں ہے تمہاری مصیبتوں کا حل قرآن کے طریقہ زندگی اور صبر و نماز میں ہے۔ قرآن تمہارا راہبر ہے ہر چیز کا علم حکمت دانائی سکھا دی گئی ہے قرآن سے رہنمائی لوگے تو آخرت کی ہمیشہ کی زندگی سنور جائیگی تمہاری دنیا آسان اور کامیاب ہوجائے گی۔

7۔ خصیم مبین جانتے ہو انسانی فطرت کو کیا جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ خود کو علامہ کہتا ہے علمہ البیان بیان کرتا ہے سوچ سوچ کر دور دور سے فتنہ سامانیاں تلاش کر کے لاتا ہے نئی نئی باتیں دلائل جواز پیدا کرتا ہے عجب تاویلات پیش کرتا ہے کٹ حجتی پر اتراتا ہے اس کے نفس کا کفر، منطق، خود غرضی کا فلسفہ لوگوں کو شک شبہ میں ڈال دیتا ہے اور دین کے راستے سے الگ کرتا رہتا ہے۔ دین کو عقیدہ کو عقل کی کسوٹی پر گھس کر دیکھتا، پرکھتا ہے خود ہی آپ اپنا دشمن ہے۔ خود ہی برائی گمراہی ضلالت کا ہلی کیطرف راغب رہتا ہے۔ اپنی دوزخ آپ ہی تیار کرتا ہے۔ اپنی تباہی کا خود ذمے دار ہوتا ہے۔ بیماری، امراض، رنج، تکلیف میں خود ہی مبتلا رہتا ہے۔ دین تو بالکل سیدھا سادھا عقیدہ بالغیب ایمان بالیقین سے زیادہ کوئی اور بات نہیں چاہتا عرب کا بدو جاہل کافر جب دین کا ایقان و ایمان لاتا ہے تو ابو بکر، عمر، عثمان اور علی بن جاتا ہے اس لیے کہ رسول اللہ سے انہوں نے سنا۔ یقین کیا غیب پر اور ایمان و یقین کو مستحکم کرلیا۔ آخرت سنوارلی، قرآن بار بار عقل و خرد فہم و شعور کو للکارتا ہے کہ غور کرو اس کائنات پر موت اور حیات پر جو کچھ تم دنیا میں تم کما کر بنا کر سجاؤ گے وہی تمہارے کفن کیساتھ لپٹ کر جائیگا۔ دوزخ کی آگ کی چادر ہوگی تو اسی پر قبر میں لیٹ جاؤ گے۔ جنت کی دری قالین ساتھ باندھ کر کفن کیساتھ لیجاؤ گے عالم برزخ میں قبر کے اندر اسی پر سونا لیٹنا ہوگا۔ عقل کو دین کے تابع کرو نہ کہ دین کو عقل کے تابع رکھو۔ پھر خدا کی بندگی نہیں ہوگی۔ زندگی مختصر ہے مہلت کا وقفہ مختصر ہے۔ آخرت کا یقین رکھو قیامت ضرور آنیوالی ہے۔ دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی نہیں کرنیوالا۔ اللہ نے تم کو طویل عمر عطا کی ہے اسکی بندگی عبادت کے لیے نہ کھیل کود تماشے کے لیے، قرآن کی ہدایت عام ہے، جسکی مرضی دین پر چلے بے دین زندگی گزارے قیامت کے دن فیصلہ ہوجائیگا۔ انسان اپنی خلقت میں خدا کا ناشکرا ہے خدا کے انعامات اور احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرتا اسکی تخلیق قطرہ گندگی کا عدم سے وجود میں آنا ہے اور کیسا ترقی یافتہ خدا کے بارے میں دین کے بارے میں بحث کرنے

لگتا ہے خدا کا انکار کرتا ہے دین سے بے راہ ہو جاتا ہے آپ اپنا دشمن ہے خدا قادر مطلق ہے وہ ارادہ کر لیتا ہے تو کہدیتا ہے کُن اور وہ ہو جاتا ہے۔ فَیَکُوْنُ آخرت میں دوبارہ تم اس کے حکم سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے اس دن تم سے پوچھا جانیوالا ہے۔

اس کے بعد سورۃ الصّٰفّٰت قرآن کی 37 ویں سورت شروع ہوتی ہے۔ قرآن قسم کھاتا ہے تین چیزوں کی شروع میں وہ مومن مسلمان جو صف باندھے زمین پر اور فرشتے آسمانوں میں صف باندھے خدا کی عبادت بندگی میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی قسم، دوسرے صف باندھے ہوئے مجاہدین اسلام کافروں کے اوپر ڈانٹتے جھپٹتے ان پر حملہ کر کے حق و باطل میں آگے بڑھتے ہیں ان کی قسم اور ان نمازیوں کی جو صف باندھے قرآن کی تلاوت کرتے رہتے ہیں قرآن سنتے رہتے ہیں ان کی قسم تمہارا خدا بے شک واحد ہے اکیلا ہے مالک ہے اس کائنات ارض و سما کا۔ اسکی بادشاہی ہر طرف ہے۔ ذرا اس کا دار الخلافہ نظر اٹھا کر تو دیکھو کیسا جگ مگ منور روشن نظام شمسی کا قافلہ تاروں کو جھرمٹ میں لیئے نکلا ہوا ہے۔ عقد ثریا ہے نجم الثاقب ہے کہکشاں ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہاں آسمان کے چوکیدار بھی اپنی شناخت چھپائے ہوئے اوپر آسمانوں کی نگہبانی کرتے رہتے ہیں۔ شیطان جو قدرت رکھتا ہے آگ اور دھوئیں کی [illegible] اوپر آسمانوں تک چلا جاتا ہے وہاں آسمانوں میں فرشتوں کی سن گن آہٹ سے قدرت کے اسرار و بھید غیب کے علم کا اندازہ لگاتا ہے پھر آ کر زمین والوں کو اپنے شاگردوں کے ذریعے غیب کی باتیں بتا کر سارا کارنامہ اپنا دکھاتا رہتا ہے۔ ایسی کوئی صورت شیطان پیدا کرتا ہے چھپ کر اوپر آتا ہے تو آسمان کا نگہبان ستارہ اسکے تعاقب میں اس پر جھپٹ کر اسکو بھگا دیتا ہے۔

نظام کائنات شیطان کی گرفت سے محفوظ ہے۔ اللہ نے اپنے پیغمبروں کا حال سنایا ہے نوح علیہ السلام کا قصہ ہے حضرت ابراہیم کا اپنی اولاد سے عہد و اقرار کا بیان ہے کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں گے اس کے بعد اسمٰعیل علیہ السلام کے بچپن لڑکپن کی سعادت مندی کا وہ مشہور واقعہ قربانی کا سنایا جسکی ہر سال حج کے موقع پر تجدید ہوتی رہتی ہے۔ باپ نے بیٹے کی گردن پر چھری پھیر دی یہ آزمائش ابراہیم کے لیے بہت بڑی تھی خدا کے حکم پر مومن بڑی سے بڑی آزمائش پر کامیاب رہتا ہے اللہ نے وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ کا مژدہ سنایا اسکو قیامت تک باقی رکھا عالم اسلام کو نمونہ تسلیم و رضا کا دیا حج کا رکن عبادت بنایا اس کے بعد دوسرے پیغمبروں کا ذکر سنایا۔ الیاس کا ذکر پہلی بار آیا۔ لوط اور ان کی بیوی کا حال سنایا یونس مچھلی والے پیغمبر کا قصہ تفصیل سے سنایا کہ کس طرح مچھلی نے انہیں نگل لیا اور کنارے پر چھوڑ دیا تھا۔

اس کے بعد سورہ ص قرآن کی 38 ویں سورت آتی ہے۔ اسکی ابتداء نصیحت سے ہوتی

ہے اس میں ایک اٹل حقیقتِ دین کی بنیادی بات بتائی جارہی ہے۔ انسان جو کچھ زبان سے کہے اگر اس کا دل اس کو مان لے تو وہ بات اٹل ہوتی ہے۔ مومن جب کلمہ طیبہ زبان سے کہتا ہے تو اس کا دل اسکی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے۔ یہی بنیادی بات اس کا عقیدہ ہے اور عقیدہ اس کے عمل کا محرک بنتا ہے۔ زبان سے صرف لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کہنا کافی نہیں ہے کلمہ پڑھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوجاتا۔ دل سے اس کا یقین بھی کرے عقیدہ ایک اللہ کا پیدا ہو تو سارے معبود اس کی نظروں سے گرجاتے ہیں کوئی اور الٰہ اس کے دل کے اندر اس کا حاجت روا، مددگار، سفارش کرنیوالا، روزی دینے والا نہیں ہوتا صرف ایک خدا ہوتا ہے اسی کے نام کی عبادت جائز ہے اسی کے آگے درخواست کرنا ہے اسی سے نماز میں دعا کرنا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین انسان کا نفس بڑا منہ زور اور سرکش ہے اس کی ہزاروں خواہشات ہیں لاکھوں ارمانیں دل کے اندر پوشیدہ ہیں ان سب کی تکمیل انسان چاہتا ہے۔ زندگی مختصر ہے کس طرح سب کی تکمیل ہوسکے۔ اسلیئے وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے بہت سے خدا بہت سے جھوٹے معبود حاجت روا، مشکل کشا بنالیتے ہیں ان سے رجوع ہوتا رہتا ہے کفر شرک میں مبتلا رہتا ہے ایک خدا کو چھوڑ دیا جس کا اس نے شروع میں اقرار کیا تھا لاالٰہ الااللہ اس کلمہ کا مطلب یہ ہے انسان خود کو خود کی خواہشات ارمانوں کو خدا کی مرضی کے مطابق قرآن کی تعلیمات کے مطابق بنالے تو پھر اسکی دنیا بھی کامیاب، آخرت بھی سنور جائیگی۔ دنیا اس کلمہ طیبہ کے زیر نگیں ہے اور یہ قرآن اس پر صاد(ص) کرتا ہے تصدیق کی مہر لگاتا ہے۔ اس کی مثالیں قرآن نے داؤد اور سلیمان پیغمبروں کے حالات سنا کر کرتا ہے حکومت اور اقتدار کے نشہ میں داؤد نے ہمیشہ خدا کی اطاعت کی صحیح فیصلہ سنایا اسکی منصفی عدالت کا فیصلہ خدا کے حکم کے مطابق ہوتا تھا۔

بندہ اپنا معاملہ ہر وقت خدا سے رجوع رکھے اسی سے منصفی چاہے اس کی عدالت سے ڈرے داؤد کے بعد حکومت اور نبوت سلیمان کو ملی اس نے بھی باپ کے نقش قدم پر خدا کی اطاعت اور بندگی کی۔ ان کی بہت بڑی فوج تھی بے مثال دنیا کی حکومت قوت ہواؤں کو زیر فرمان شیطانوں کو تابع فرمان جیسی حکومت تھی۔ ایک دن شوق جہاد میں سلیمان نے اپنا وارث سلطنت کا خیال دل میں لایا ان کی کئی بیویاں تھیں ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی بہت کوشش ارمان، آرزو پیغمبر کی دعائیں سب ناکام ہوئیں۔ خدا جسکو چاہتا ہے وارث دیتا ہے حکومت اور سلطنت دیتا ہے۔ اللہ کی مرضی مصلحت ہے۔ بندہ کا کام صبر کرنا۔ برداشت کرنا مولا کی مرضی پر صابر رہنا ہے۔ صبر کی بہترین مثال ایوب کے واقعہ سے دی اس کو صبر ایوبی بے مثال صبر سے تعبیر کیا۔ ایسا صبر کسی پیغمبر نے نہیں پورا کیا۔ اللہ نے صبر کا انعام صبر کا پھل بہت میٹھا

کرکے دیا نبوت واپس ملی بیوی بچے دوبارہ عطا کئے مال دولت صحت تندرستی سب کچھ خدا نے ایوب کو عطا کیا وہ صابر تھے۔ لوگو! اصل بات کلمہ لاالٰہ الا اللہ کا مطلب جاننا ہے۔ زندگی کا مقصد اسی کی تعبیر اور تفسیر میں پوشیدہ ہے۔

اس کے بعد قرآن کی 39ویں سورت الزمر شروع ہوتی ہے اعتقاد اللہ پر اور آخرت پر قرآن کی تعلیم اول ہے۔ کسی الیچ کسی صلہ کی تمنا کے بغیر عبادت خالص اللہ کی بندگی کی کرنی چاہئیے۔ اللہ نے جو احسانات انسان پر انعامات مفت عطا کئے ان کے شکر کا طریقہ عبادت ہے۔ ذکر ہے نماز ہے پانچ اوقات میں اپنے رب کے حضور کھڑا ہوجانا ہے یہ شکرانہ ہے کتنے بندے خدا کے اس کا شکر ادا کرنیوالے اسکی خالص بندگی کرنیوالے ہیں۔ اکثریت نافرمان' ناشکر گزار گمراہ ہے' یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو بوؤ گے وہی کاٹو گے جو جیسا عمل کرکے زادراہ میں ساتھ لے جاؤ گے وہی سب کچھ تم کو ملے گا۔ قرآن تمہاری ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کو روزانہ پڑھا کرو دل کا چین زندگی کا سکون تم کو واپس ملیگا تمہاری مشکلات و مسائل کا حل قرآن میں ڈھونڈو ہر سطر ہر آیت میں اس کا جواب اس کا حل موجود ہے ضرور ملیگا۔ اللہ توفیق صرف ایک بار دیتا ہے نیک توفیق ہدایت تم اسکی قدر نہ کرو لاپرواہی بے اعتنائی پر توفیق بھی چھن جاتی ہے اللہ جسکو چاہتا ہے نیک توفیق و ہدایت دیتا ہے یہ مومن متقی لوگ خدا پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں اللہ ان کے لیے کافی ہے وہی ان کا مولا اور مددگار ہوتا ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے کبھی بھی آجاتی ہے سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے دن کو کسی وقت رات کسی وقت جب وقت پورا ہوا اس دنیا سے چلنا ہوگا۔ خالی ہاتھ۔ عبادت بندگی کا وقت مہلت بھی ختم توبہ و استغفار کی مہلت بھی نہیں ملی۔ کیا ساتھ لیجاؤ گے؟ نیک متقی صالح لوگوں کے لیے جنت کی نعمتیں ہمیشہ کے آرام عیش کی زندگی ہوگی۔ خدا کے فرشتے سلام لائیں گے۔ استقبال کریں گے جنت کے دروازوں پر مومن متقی لوگوں کا ہجوم ہوگا اور نافرمان سرکش کافر ظالم لوگ مجمع کثیر میں جوق در جوق دوزخ کے دروازوں سے گزریں گے دوزخ کے 19 فرشتے ہیں وہ سوال کریں گے لوگو! کیا تمہیں ہدایت کرنیوالا دین کی باتیں بتانے والا کوئی پیغمبر تمہارے پاس نہیں آیا تھا جو تم گمراہ ہو کر ادھر نکل آئے یہ تو بری جگہ بہت خراب ٹھکانہ ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ پورا ہو کر رہیگا اللہ کے فرشتے قیامت کے دن خدا کا عرش تھامے ہوئے ہوں گے پروردگار اپنے عرش پر بیٹھا فیصلے کررہا ہوگا۔ فرشتے پروردگار کی حمد و ثنا ذکر و تسبیح میں مصروف ہوں گے نیک بندوں کے حق میں دعا کررہے ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چوبیسواں پارہ

سورہ المومن 40

بیسویں تراویح

سورہ الزمر کا سلسلہ چوبیسویں پارہ سے چل رہا ہے۔ اللہ اپنے مومن بندوں کے لیے کافی ہے ان کو کسی بات کا خوف و ڈر نہیں ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان و یقین پر عمل کرتے رہیں اللہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔ لوگوں کی ہدایت کیلئے قرآن نازل کیا گیا جو بھی ہدایت حاصل کرنا چاہے اسکی تلاوت کرے اسکو پڑھتا رہے۔ اللہ تو سب کا خدا ہے مومنوں کا بھی مشرکوں اور کافروں کا بھی خدا ہے سب اُس کی مخلوق ہے وہ سب کے ساتھ رحیم اور شفیق ہے سب کا مولا سب کا مالک۔ لوگوں کو اپنی مرضی اختیار حاصل ہے کفر و شرک کی زندگی گزارے یا دین ایمان آخرت کے یقین حیاتِ بعد الممات کے یقین کی زندگی گزارے۔ پچھلے لوگوں کے حالات سنائے گئے ان میں جو کافر، مشرک ظالم تھے ان کا انجام بیان کیا گیا اسمیں ایمان لانیوالوں کے لیے نشانِ عبرت ہے۔ افسوس اس کا ہے کہ لوگوں نے خدا کی قدر جیسی کرنی چاہیئے تھی ویسے نہ کی اللہ بڑی شان اور عظمت و قدرت والا ہے۔ جب صُور پھونکا جائیگا قیامت نازل ہوگی ہر شخص کو پورا پورا بدلہ ملیگا۔ جنت اور دوزخ کے دو الگ الگ مقامات ہیں اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق میں دونوں میں سے کسی ایک کو ٹھکانہ بنانا ہوگا۔ اس سورت کے بعد قرآن کی 40ویں سورت المومن شروع ہوتی ہے۔ اسکی ابتدا حٰمٓ سے ہوتی ہے۔ اس 40ویں سورت کے بعد مسلسل سات سورتیں حٰمٓ سے شروع ہورہی ہیں ان سات سورتوں کے مضامین الٓمٓ سے شروع ہونیوالی چھ مسلسل سورتوں سے مختلف ہیں لیکن ان کا مضمون ایک ہے یعنے ایمان اور یقین ان ساتھ سورتوں کی ابتدا حٰمٓ سے اور کتاب سے متعلق شروع ہوتی ہے قرآن کا ذکر ہر سورت کیساتھ ہے اور یہ سات حجابات کے پردے مومن کے قلب و نظر سے ہٹاتی ہیں۔ خدا کی عظمتوں کے راز آشکارا کرتی ہیں انسان کے عقل و شعور۔ فکر و غور کو مہمیز لگاتی ہیں کہ غور کرو۔ کان کھلا کر سنو۔ آنکھیں کھول کر دیکھو اطراف میں کیا ہورہا ہے۔ کون ہے جو کر رہا ہے۔ حٰمٓ۔ اللہ کا اسم اعظم ہے۔ پہلی حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ المومن مومن کی صفات و کمال کو

بیان کر رہی ہے۔ خدا اور بندۂ مومن کے درمیان تعلق کو بیان کرتی ہے۔

اللہ کے خاص بندے المومن کہلاتے ہیں یہ اللہ کا حکم قرآن کی آیات دل و جان سے مانتے اور یقین کرتے ہیں دنیا ان کی نظروں میں بہت چھوٹی نظر آتی ہے۔ خدا کے صابر اور شاکر بندے اپنے حال میں مست خدا کے فرمانبردار، عابد، متقی، شب بیدار، کفر کی شان و شوکت رعب داب شاہی اقتدار سلطنت سے مرعوب نہیں ہوتے اور نہ اسکی حرص و تمنا کرنیوالے۔ بے نیاز بندے دنیا سے گزرتے ہیں اور دنیا کے طلب گار نہیں ہوتے ایسے بندوں کے لیے خدا کے مقرب فرشتے جو باری تعالیٰ کا عرش تھامے حمد و ثنا میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔ المومن بندوں کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرتے رہتے ہیں اُن کا ذکر اوپر آسمانوں میں فرشتوں کی زبان پر ہوتا رہتا ہے۔ قرآن نے موسیٰ اور ہارون کے واقعات سنائے فرعون کے دربار میں جب موسیٰ نے اپنی تقریر دعوتِ دین کی ختم کی تو فرعون سخت برہم ہوا اور موسیٰ و ہارون کو سخت عذاب دینے کا حکم سنایا۔

آیت 28 میں قرآن نے ایک مومن بندے کا ذکر کیا جو موسیٰ کی تقریر سُن کر ایمان لاچکا تھا اپنے دل میں اسکو چھپا کر رکھا تھا اس نے پھر تقریر کی فرعون کو سمجھایا۔ موسیٰ کی تائید کی اس کی تقریر سے دربار کے بہت سے مصاحب ایمان لائے اور فرعون سب کا منہ دیکھنے لگا۔ یہ اثر ہوتا ہے مومن کی زبان میں جب وہ دین کی کوئی بات کرتا ہے تو لوگ اس کی بات سے متاثر ہوتے ہیں اسکی بات دلوں کے اندر اتر کر عقل دماغ تک پہنچتی ہے مومن کی بصیرت اور بصارت دونوں عام مسلمانوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ جب بھی وہ بولتا ہے تو اندر سے اس کا نورِ ایمان بولتا ہے۔ مومن لوگوں کی طعن و تشنیع بیہودہ لغویات سے دل برداشتہ بد دل نہیں ہوتا اپنا کام تبلیغ دین کا کرتا رہتا ہے اسکی دھُن خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے خلوص نیت کیساتھ خدا اور رسول کے طریقوں کے ساتھ صبر اور توکل لیئے ہوئے اس کا بھروسہ خدا کی ذات پر خدا کی غیبی تائید اور امداد پر ہوتا ہے۔ مومن اپنے رب کا شکر گزار بندہ ہوتا ہے۔ ہر وقت شکر بجا لانیوالا ہر نعمت پر سجدہ شکر ادا کرنیوالا ہر وقت اللہ کی بارگاہ میں حضوری قلب سے حاضر ہونیوالا خدا کا فضل و کرم تلاش کرنیوالا ہر وقت اللہ کی یاد سے اللہ کے ذکر سے اسکو سکون حاصل ہوتا ہے اس کا دن رات کا مشغلہ ذکر الٰہی ثنا خوانِ الٰہی کے سواء کچھ نہیں اس کی نظروں میں جلوے ہے خدا کی قدرت کے مظاہروں کے درخت کے پتوں میں خدا کا جلوہ دیکھتا رہتا ہے پرندوں کی کُو کُو میں اللہ اللہ کی صدا سنتا رہتا ہے۔

سورت کی آٹھویں رکوع میں منکروں کافروں کا بیان ہوتا ہے خدا کے بارے میں عقل و

خرد سے دلیل و مباحث سے دین کو تابع عقل بناتے رہتے ہیں اللہ کے احکامات کو لاپرواہی سے نظر انداز کرتے ہیں قرآن کھول کر نہیں دیکھتے کہ کیا لکھا ہوا ہے ان کی سرکشی دین سے گمراہی انہیں دوزخ کے گڑھوں میں پہنچاتی رہتی ہے خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ انسان ذرا ایمان داری سے سوچے کہ خدا کے اس پر کس قدر انعامات اور احسانات ہیں ان کا وہ کیا جواب دیتا ہے۔ تاریخ عالم سامنے ہے تاریخ القرآن کے واقعات آدم سے لے کر موسیٰ، ہارون کے زمانے تک قرآن نے جگہ جگہ سنائے ہیں۔ ہر جگہ خدا کا ایک ہی قانون مکافاتِ عمل کام کر رہا ہے۔ ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا ظالم خود ہی تجویز کرتے ہیں خود ہی طلب کرتے ہیں خدا کا عذاب کوئی بندہ للکارے اور دعوت دے یہ کیسی سرکشی اور کفر و ضلالت ہے۔ پھر کیسے وہ خدا کے عذاب سے محفوظ رہیگا۔ رسول اللہ کا عمل ان کی زندگی قرآن کی ہدایت اور نصیحت دونوں میں سے جو چاہو تھام لو یہ دنیا تمہاری ہے یہ دین کی آخروی زندگی تمہارا حصہ ہے۔ مومن موت سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اسکی ملاقات کا حیلہ بہانہ ہے موت کے وقت تو مومن اللہ کے معرفت کے مناظر دیکھتا ہے وہ اس عالم ہوش سے عالم ناسوت مدہوشی خاشی میں ارواحِ عالم کی سیر کرنے لگتا ہے خدائے رحمان و رحیم کی ملاقات کا منتظر رہتا ہے کہ اب اسکو چلنا ہے یہاں سے قرآن جس المومن کا ذکر کرتا ہے وہ دو حصوں میں بٹا ہوا ہے ایک مصیبتوں مشکلات آزمائشوں میں صبر کا مکمل نمونہ دوسرے راحت میں سکون خوشحالی میں۔ شکر کا مجسمہ ہوتا ہے دونوں حالتوں میں خوش مطمئن مسرور اور مست رہتا ہے خود قرآن ان المومن بندوں کو اولوالعزم لوگوں میں جو انبیاء بنی اسرائیل تھے ان میں شامل کرتا ہے اس کے بعد کی 41 ویں سورت حٰمٓ السجدہ دوسرا حٰمٓ دوسرا حجاب اٹھاتا ہے۔ پہلا حجاب پہلے حٰمٓ میں المومن کی حیات اور موت کے درمیان کا حجاب اٹھنا بیان ہوا۔ یہ دوسرا حٰمٓ خدا اور بندے کے درمیان کا حجاب جو السجدہ سے اٹھ جاتا ہے۔ میں ایسا سجدہ کہاں سے لاؤں جو مجھے خدا سے لیجا کر ملادے۔ یہ تڑپ المومن کی رہتی ہے قرآن کی ہدایت ہر خاص و عام کے لیے کھلی ہوتی ہے مگر جو ایمان و یقین کے متقی صالح ہیں ان کے متعلق قرآن نے بہت پہلے سورہ البقرہ کی آیات میں اعلان کردیا کہ صرف متقی لوگ ہی اس سے ہدایت نصیحت حاصل کرسکتے ہیں ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ پہلے ہی سنا دیا گیا ہے۔ ہر آدمی اور مومن بندے کی اپنی صلاحیت۔ عقل فہم ذہن شعور۔ سمجھ علم معلومات مطالعہ الگ الگ ہوتا ہے ہر ایک اپنی صلاحیت لیاقت قابلیت کے مطابق اپنا حصہ پاتا ہے قرآن سب کے لیے کھلی کتاب ہے۔ قرآن کا پڑھنے والا رابطہ دل کا اللہ کا دوست بن جاتا ہے پھر اللہ سے جو چاہو مانگ لو وہ مل جائیگا۔

جن لوگوں نے صدق دل سے عہد کیا کہ اللہ ہمارا ہے ہم اسکی اطاعت و بندگی میں زندگی بسر کریں گے اس پر قائم رہے اس یقین کامل بھروسہ سے وہ کرامتیں، برکتیں اسکو ملتی ہیں کہ فرشتے اس کے طرفدار ہوجاتے ہیں اس کے معاون و سفارشی بن جاتے ہیں اور خدا سے ان کی مغفرت اور بخشش طلب کرتے رہتے ہیں ان مومنوں کو نہ دنیا کی کسی بات کا خوف ہوتا ہے اور نہ آخرت کا اندیشہ و کھٹکا رہتا ہے ان کی تعریف خود قرآن کرتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ O سورت کا پانچواں رکوع ختم ہوا۔

اللہ کی بخشش و مغفرت کا طریقہ آسان ہے۔ اگر تم ہر برائی کا بدلہ نیکی سے دو، غصہ و نفرت کا جواب محبت سے دو، مصیبتوں میں صبر کرو، نماز سے سہارا پکڑو، تقویٰ سے اللہ کا قرب حاصل کرو، ہر وقت یاد الٰہی ذکر میں مشغول ہوجاؤ، تو پھر مومن کا ایک سجدہ ہزاروں سجدوں سے بے نیاز کردیتا ہے ہزاروں معبودوں، خداؤں دنیا کے طلب گاروں کے سجدوں سے نفی اور انکار کرنے لگتا ہے جو ایک بار اپنے خدا کے آگے جھک گیا پھر دنیا کی کوئی قوت اسکو اپنے سامنے نہیں جھکا سکی یہ ایک سجدہ مومن کا اثر ہے اسکی عبادت میں وہ مزہ، وہ لطف آتا ہے کہ بندہ مومن سرد ٹھنڈی راتوں میں لحاف کے نرم گرم بستروں سے اپنی نیند سے بیدار ہو کر شب کے آخری حصے میں جب دنیا سوتی رہتی ہے وہ خدا کے حضور کھڑا اس کی عبادت نماز تہجد میں کھڑا ہوجاتا ہے۔ اللہ دیکھتا ہے فرشتے اس بندہ کی مغفرت و بخشش مانگتے ہیں قبولیت کا وہ درجہ مل جاتا ہے کہ بندہ اس وقت جو مانگتا ہے وہ مل جاتا ہے سورت کا چھٹا آخری رکوع شروع ہوتا ہے اس سورت کا دوسرا حجاب خدا اور بندے کے درمیان پردہ اٹھ جاتا ہے عبد اور معبود ایک ہوجاتے ہیں بندہ جب قرآن پڑھتا ہے تو کوئی حجاب پردہ بندہ اور خدا کے درمیان حائل نہیں رہتا۔ خدا سے کلام ہوتا رہتا ہے خدا اس کے جوابات دیتا رہتا ہے یہ فیض ہے قرآن کی تلاوت کا۔ قیامت کا دن بڑا ہولناک ہوگا اس دن کی فکر و تیاری پہلے سے کرنی چاہیئے دنیا طلبی میں زندگی صرف کرنے کے ساتھ آخرت و عاقبت کی بھی فکر ضروری ہے ایک دن خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ قرآن کی ہدایت سے زندگی سنوارو آخرت کو بنالو زندگی کی مہلت کبھی بھی ختم ہوسکتی ہے۔ اے رسول صلعم ہم عنقریب تم کو اس دنیا ہی میں تمہاری زندگی میں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھادیں گے ان کفار مکہ مشرکین مدینہ کی آنکھیں کھل جائیں گی یہ اللہ کی کتاب ہے حقیقت بیان کرتی ہے اللہ آپ کے دین آپ کی نبوت کا گواہ ہے اللہ کو قیامت کا علم ہے قیامت کے دن سے کون بھاگ کر کہاں جائیگا۔ آپ کی محبت شفقت مومنوں کے لیے کافی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پچیسواں پارہ

سورہ الشوریٰ ۔ 24

اکیسویں تراویح

سورہ حٰمٓ عسٓقٓ پچیسویں پارہ کی تلاوت شروع ہو رہی ہے۔

اللہ کا رسول لوگوں کو چونکانے تنبیہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ کافر ہمارے رسول کے خلاف باتیں، سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ فرشتے آسمانوں میں ان کافروں کی سرکشی سے بیزار ہیں۔ یہ تیسرا حٰمٓ ہے اس کے ساتھ عسٓقٓ بھی شامل ہے اس میں قرآن کی وحی، نبوت رسول اور ولایت مومن یا قرب مومن کا بیان ہو رہا ہے۔ تیسرا حجاب قرآن اٹھا رہا ہے۔ ایک مومن کا دوسرے مومن کا تعلق اور رشتہ کیا ہونا چاہئیے۔ مومن کی راہ حق کیا ہونی چاہئیے۔ زندگی کا طریقہ تو رسول اللہ کی زندگی ان کی اطاعت اور پیروی کا نمونہ ہونی چاہیئے۔ یہ سب باتیں صرف قرآن کی روزانہ تلاوت سے معلوم ہوگی اور اس سے ملتی ہیں۔ خدا ارحم الراحمین ہے اسکی رحمت کا بھید اس کی قدرت کے آفاق میں پوشیدہ ہے خدا لوگوں کے انفس یعنی ذات کے اندر بھی سمایا ہوا پوشیدہ ہے۔ پچھلی تراویح کی سورت میں خدا نے وعدہ کیا تھا کہ عنقریب دنیا میں رسول اللہ کے انفس میں قدرت و حکمت کی نشانیاں دکھا دیگا وہ اس سورت میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ خدا کے بندوں پر دو احسانات ہیں۔ ایک دین اسلام توحید کا راستہ دوسرے شریعت دین کا طریقہ یہ دونوں چیزیں معرفت الٰہی کا ذریعہ ہیں اس کے ذریعہ بندہ خدا کو تلاش کرتے ہوئے اس کی ذات کا پتہ ڈھونڈ نکالتا ہے۔ کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں آواز آتی ہے۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔

اس سورہ حٰمٓ کا حجاب تلاوت قرآن سے اٹھایا جائیگا۔ مومن کو صرف اپنی آخرت اور عاقبت کی فکر ہوتی ہے۔ دنیا سے ایسے گزرتا ہے کہ خریدار دنیا کبھی نہیں رہتا۔ بقدر ضرورت دنیا سے تعلق رہتا ہے جو مومن دنیا کے طلبگار ہیں دنیا کی جستجو و کوشش بھی ساتھ رہتی ہے اللہ انہیں دنیا کا عیش آرام سکون، دولت، اولاد سب کچھ دیتا ہے پھر ان کی آزمائش شروع ہو جاتی

ہے دنیا ان پر حاوی اور دین ان سے رخصت ہوجاتا ہے یہ ان کی خوشی اور مرضی سے ہوتا ہے جیسا وہ طلب کرتے ہیں اللہ اپنی طرف سے ہر بندہ مومن کو اس کے مقررہ مقدار پیمانے کے حساب سے نوازتا رہتا ہے یہی اُس کی تقدیر کہلاتی ہے اگر اس کے ظرف اسکی صلاحیت مزاج طبیعت سے اسکو زیادہ نواز دیتا ہے تو پھر وہ خدا کا باغی سرکش، مغرور، خودپسند، خدا کے خلاف بولنے لگتا ہے مَن آنم کہ من دانم اسی لیے وہ الرحمٰن ہے بندوں کو ان کی ضرورت کے مطابق صلاحیت وظرف کے مطابق دیتا رہتا ہے۔

اگر زندگی میں قوانین قدرت کا خیال نہ رکھا جائے تو زندگی میں بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے زندگی انسان کے عمل اسکی کوششوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اللہ لوگوں کی نیتوں کا حال خوب جانتا ہے۔ زندگی میں کون دنیا پسند کرنیوالا کون آخرت اور خدا کی محبت رسول کی اطاعت کا متوالا ہے۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ مومن متقی بندوں پر ہمیشہ اللہ کا فضل و کرم ہوتا رہتا ہے۔ یہ اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔ مومن کا صبر و استقامت اصل چیز ہے جس کا اس سورت میں بیان ہورہا ہے۔ صبر و استقامت سے ظلم و زیادتی زور توڑ دیتی ہے۔ عدل و احسان سے ظلم ختم ہوجاتا ہے عفو و درگزر سے محبت کے رشتے استوار رہتے ہیں مومن کا معاشرہ اس کا گھر اس کا ماحول اسلامی معاشرہ سوسائٹی دینی اصولوں پر قائم رہتی ہے۔ سورت کا پانچواں رکوع شروع ہے مومن کی ہدایت بغیر اللہ کی توفیق اور مدد کے ممکن نہیں ہے۔ اللہ توفیق جسکو چاہے دے۔ سب کچھ نعمتیں احسان اللہ کی طرف سے ہے دنیا کی نعمتیں مال دولت اولاد سب اللہ کی طرف سے ہے جس کو چاہے دے تمہاری محنت کوشش لیاقت کا صلہ نہیں ہے اللہ کی دین سے ملتا ہے۔ اللہ جسکو چاہے بیٹے ہی بیٹے دیدے لڑکی ایک نہ دے اللہ سب بیٹیاں ہی دیدے۔ بیٹا ایک نہ دے وارث نہ بنائے۔ اللہ کی مشیت اور مرضی کی بات ہے وارث سے ترکہ تقسیم ہوتا ہے کسی کو وارث ہی نہیں دیتا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا خاندان کا سلسلہ قبیلہ آگے سے ختم ہوجاتا ہے اللہ کی مرضی اسکی مشیت میں کس کو دخل ہوسکتا ہے۔ لوگوں کو اللہ کی نعمتوں پر بجائے خوش ہونے کے شکر بجالانا چاہیئے۔ نعمتوں کے چھن جانے پر مغموم، رنجیدہ ہونے کی بجائے صبر کرنا چاہیئے یہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا رہتا ہے اللہ کی رضا اصل مقصود ہے۔ ہر حال میں ہر عطا پر خوش رہنا ہوگا۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اس سورہ حٰمٓ عسٓقٓ میں بیان ہورہا ہے۔

حٰمٓ کا تیسرا حجاب اللہ کی مشیت اور مرضی پر راضی برضا رہنا ہے۔ خدا کی مرضی جب بھی معلوم کرنا چاہو قرآن مجید کو اٹھالو۔ کھول کر پڑھو اور جہاں جس آیت پر انگلی اٹھ جائے اس کا

معنی مفہوم مطلب تفسیر معلوم کرو تمہارے دل کی بات تمہاری زندگی کا مسئلہ اسمیں حل ہو کر سامنے آجائیگا وہ بات معلوم ہوجائیگی جس کے لیے تم پریشان تھے بے چین تھے یہ منزل قرآن کی روزانہ تلاوت سے ملتی ہے خدا اور بندے کے درمیان حجاب قرآن اٹھا دیتا ہے جب مومن خدا سے ہم کلام ہوتا ہے۔

اس کے بعد کی سورت 43 الزخرف ہے۔ شروع ہوتی ہے یہ چوتھا حٰمٓ ہے چوتھا حجاب اٹھاتا ہے۔ وہ چوتھا حجاب امر رب کا معلوم کرلینا ہے۔ حٰمٓ والی سورتوں میں اب تک ہم یہ معلوم کرچکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب تین طرح سے ہوتا ہے۔ بلاواسطہ۔ پردے کے پیچھے سے۔ غیب کی آواز سے۔ بالواسطہ طریقے سے وحی کے ذریعہ فرشتے کو بھیج کر معلوم کرادیتا ہے۔ تیسرا طریقہ الہام کے ذریعے یعنی وحی روحی، وحی قلبی اور غیب سے یعنی وحی مثالی۔ خدا کے نیک مومن بندوں کو الہام کے ذریعہ معلوم کرادیتا ہے کہ اللہ کی مرضی و منشاء کیا ہے ان کو ولی اللہ کا درجہ مل جاتا ہے۔ وحی روحی وحی خاص قرآن مجید ہے۔ جو مردہ دلوں کو حیات تازہ عطا کرتا ہے۔ مردوں کو قبروں کے اندر زندہ کردیتا ہے۔ امراض میں شفا پہنچادیتا ہے۔ انسان کو جو کچھ عطا ہوا قرآن سے ملا ہے۔ قرآن معرفت خدا کی پہلی منزل ہے جو کچھ تمہیں لینا ہو قرآن کے مطالعہ قرآن کی تلاوت سے حاصل کرو یہ معمولی کتاب نہیں ہے کہ بھول جاؤ۔ یہ لوح محفوظ کی ام الکتاب کی ہوبہو نقل اتاری گئی ہے۔ وحی بذریعہ جبرئیل امین نازل ہوتی ہے۔ حضور صلعم کے بعد وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ وحی کے سمجھنے کا دروازہ قیامت تک کھلا ہوا قرآن مجید موجود ہے ساری کائنات کے لیے پیغام ہے۔ دنیا جہاں والوں کے لیے پیغام ہدایت و فلاح کھلا ہوا ہے۔ ہر ایک کی توفیق عقل فہم کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاتا رہیگا۔ حٰمٓ کے سات حجابات سات سورتوں میں تلاش کرو مومن کے قلب سے حجابات نور ایمان و یقین سے اٹھتے جاتے ہیں مومن جب قرآن پڑھتا ہے قرآن سنتا ہے تو خدا وہاں خود موجود ہوتا ہے تم سے باتیں کرتا رہتا ہے تم اس کو نہیں دیکھ سکتے وہ تم کو دیکھتا رہتا ہے۔ سنتا رہتا ہے۔ مومن جب قرآن پڑھتا ہے تو عالم ارواح تک سفر کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ روح من ربی کی آواز آنے لگتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح آدمی سفر حیات کی منزلوں میں جگہ جگہ سفر کرتا ٹھہرتا رہتا ہے روح بھی زندگی کیساتھ سفر کرتی رہتی ہے۔ انسان جب سوجاتا ہے تو روح سفر کرنے جسم سے باہر نکل کر جگہ جگہ گھومتی پھرتی دوبارہ جسم کے اندر داخل ہوجاتی ہے اور تم بے حس و حرکت خواب کے مزے لیتے ہوئے زمان و مکان کی قید سے نہ معلوم کہاں کہاں ہو کر چلے آتے ہو۔ قرآن

تصدیق کرتا ہے وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ O خشکی کے ہوائی سفر میں یہ آیت پڑھی جاتی ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا آیت 13 کا ترجمہ دیکھو۔ آدم کو جنت سے نکالا گیا اللہ کی مشیت مرضی یہی تھی دنیا میں دو نظام قائم ہیں آدمیت کا اور شیطانیت کا دونوں میں سے جو چاہو طریقہ اختیار کرو دونوں کا انجام بتادیا گیا ہے۔

حٰمٓ سے شروع ہونے والا پانچواں سورہ دخان ہے۔ اللہ نے قسم کھائی اس مبارک رات کی جس میں یہ قرآن نازل کیا گیا لوح محفوظ سے آسمان کی طرف پہلے اتارا گیا وہ رات مبارک رات جس میں مخلوقات کی موت و حیات کے رزق و اولاد کے انعامات کے فیصلے کیے جاتے ہیں اور فرشتوں کے لیے حکم کیا جاتا ہے کہ امر رب کو پہنچاتے رہیں۔ "اَمْرًا عِنْدِنَا" خدا کے کیے ہوئے فیصلے اس کے وقت پر جاری ہو جائیں گے۔ انتظار کرو اس دن کا جب یہ آسمان دھنواں دھنواں بن کر بکھر جائیگا۔ دردناک عذاب کا دن ہوگا لوگ دعائیں کریں گے "پروردگار ہم پر سے عذاب ٹال دے اب ہم ایمان لاتے ہیں"۔ اگر ہم ان سے ذرا اپنا عذاب ہٹالیں تو پھر سے یہ لوگ وہی کرنے لگیں گے جو پہلے کیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن سب سے انتقام لیا جائیگا۔ اس سورت میں دخان کا اشارہ مکہ کے قحط سے متعلق ہے جو حضور صلعم کے زمانہ میں پڑا تھا۔ حضور کی بددعا کے نتیجہ میں تھا۔ بڑی ضرب سے مراد جنگ بدر کی پیش گوئی ہے۔

پھر فرعون کا ذکر آیا جب موسیٰ علیہ السلام کی بددعا کے نتیجے میں مصر میں قحط پڑا تھا۔ اَدُّوْا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو میں تمہارے سامنے خدا کا رسول بن کر آیا ہوں رسول اللہ کے حالات سے مطابقت ہو رہی ہے۔ مجھ پر ہاتھ بڑھانے سے پہلے خدا کا خوف کرو اپنی حرکت سے بعض آجاؤ موسیٰ فرعون کا قصہ ضمناً سنایا گیا کہ فرعون کس طرح غرق دریا ہوا۔ ان کی وراثت مومنوں میں تقسیم ہو گئی۔ اس پر نہ آسمان رویا نہ زمین روئی جب فرعون جیسا طاقتور بادشاہ خدا سے سرکشی کر کے پیغمبر کی ہدایت نہ مانا اور ہلاک ہو گیا تو پھر یہ سرداران قریش مکہ کفار عرب کس شمار میں ہیں۔ جو سرکشی کفر و ضد میں پڑے ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں موت صرف ایک بار آتی ہے اس کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔ جبکہ موت کے بعد آخرت کی زندگی ضرور ہے۔ دوبارہ مردوں کو زندہ کیا جائیگا۔ قوم تبع کی مثال دیجا رہی ہے جو شرک و کفر کے جرم میں اسلام سے بہت پہلے ہلاک کی گئی تھی۔ یہ دنیا کھیل تماشہ نہیں ہے جو جی میں آئے کر گذرو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ خدا ضرور پوچھنے والا ہے زندگی چند روز کی آخرت ہمیشہ کی ہے۔ اللہ ہی آخرت میں مدد کر سکتا ہے۔ دوزخ میں گنہگاروں کو زقوم کے درخت کا پھل اور رس

کھانے پینے کو دیا جائے گا جو پیٹ میں پہنچ کر آنتوں کو کاٹ ڈالے گا۔ فرشتوں سے کہا جائے گا پکڑو۔ رگیدو جہنم میں ڈالو بھاگ کر کہاں جائیں گے۔ جنتی لوگوں کے لیے ہمیشہ آرام کی زندگی ہوگی۔ مومن کو اللہ کی رحمت پر بھروسہ ہوگا جبکہ کافر کا انجام دخان، دھنواں دھنواں غیر حقیقی چیز جو نظر آئے مگر ہاتھ نہ آئے نہ فائدہ پہنچائے۔

اس کے بعد کی سورت چھٹی حٰمٓ کی سورت جاثیہ شروع ہوتی ہے۔ اطاعت رسول قرب خداوندی کا حصول حٰمٓ کی ہر سورت میں مومنوں کے لیے مغفرت و رحمت کے وعدے کا ذکر ہو رہا ہے۔ انسان کا مقصد خدا کو جاننا رسول اللہ کی معرفت خدا تک پہنچنا اور قرآن کی ہدایت و نصیحت کے مطابق زندگی کو ڈھال لینا ہے۔ خدا کا ذکر تسبیح صبح و شام خدا اور بندہ کے باہمی رشتے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔ چلتے پھرتے اس کا وظیفہ ذکر الٰہی رہتا ہے۔ اللہ نے انسان کی حفاظت کے لیے دو فرشتوں کو مقرر کر دیا ہے۔ وہ اللہ اور بندے کے درمیان رشتہ استوار رکھتے ہیں دن رات کے دو وقتوں میں ان کی ڈیوٹیاں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ عصر کے وقت جب وہ بدلے جاتے ہیں کہ اعمال ناموں میں ذکر الٰہی خدا کی تمجید و تحمید کا ورق پلٹتے ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ بندہ کا نام ذکر الٰہی کے ساتھ لکھا جائے اس کی آخرت عافیت کی صورت نکل آئے۔ قرآن کی تلاوت کا وقت بھی صبح و شام رکھا گیا۔ یہ کائنات ساری مومن پر صدقہ کر دی گئی جو چیز وہ چاہے حلال کرے اور کھائے ہر چیز حلال کر دی گئی۔ تخلیق کائنات اور تخلیق آدم دو اہم چیزیں ہیں باقی سب غیر اہم چیزیں ہیں ان دونوں اہم چیزوں کی ایک مہلت مقرر ہے دونوں کو فنا ہونا ہے دونوں اپنی تخلیقی فطرت میں اگرچہ کہ متضاد اور بالکل مختلف ہیں لیکن اللہ نے کائنات کو حکم دیا کہ انسان کی سلامتی آبادی حیات زندگی کے لیے سازگار بن جائیں ممد و معاون ثابت ہوں دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کر لیا ہے۔ حیات انسانی اس کرہ زمین پر ممکن ہو سکی۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے ضروری اور مشترک ہو گئے ہیں۔ یہ اللہ کا نظام قدرت ہے ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ ہر امت ہر فرقہ قیامت کے دن زانو پر جھکا ہوا سجدہ کی حالت میں پیش ہوگا (جاثیہ کے معنی زانو کے بل گرا ہوا جھکا ہوا) ہر ایک کے اعمال نامے کے مطابق بلایا جائے گا۔ ان کو اسی کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ خدا کے پاس کتاب لکھی ہوئی اعمال نامے موجود ہوں گے اسی کے مطابق فیصلہ سنایا جائے گا سب کو برابر حصہ ملے گا۔ مومنوں کی بھی آزمائش ہوگی ان کو بھی بدلے اسی کے مطابق ملیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

چھبیسواں پارہ

سورۃ الاحقاف 45، سورۃ محمد 47

بائیسویں تراویح

چھبیسویں پارہ کی تلاوت شروع ہے سورۃ الاحقاف سے ابتداء ہوتی ہے۔ احقاف کے معنی ریت کے اونچے اونچے ٹیلے۔ قرآن کی ساری تعلیمات کا مقصد مومن کے کردار اعلیٰ اخلاق کا وہ ذہن پیدا کرے جو صراط مستقیم پر خود بخود رواں دواں رہے۔ خدا کے خاص بندے قرآنی تعلیمات کا نمونہ ہوتے ہیں۔ دن رات صبح و شام خدا کا ذکر خدا کی تسبیح خدا کی منشاء مرضی کے مطابق کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ اللہ کے حقوق ہیں جو فرض ہیں اس کے بعد حقوق العباد فرض کیے گئے۔ ذمے داریاں ڈالی گئیں کہ وہ بھی لازمی ہے واجب کے درجہ ہیں۔ مگر والدین کی اطاعت خدمت ان کا حق خدا کے بعد بندہ پر فرض کیا گیا۔ زندگی میں بھی ان کی دل و جان سے خدمت کرو ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگا کرو۔ انکے لیے صدقہ خیرات کرو۔ نیک اولاد سعادت مند اولاد والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہوتی ہے ان کے بعد دوسرے غریب قریب کے رشتہ داروں کا حق ہے۔ یہ سب حقوق العباد اسی طرح ضروری ہیں جس طرح حقوق اللہ کا تم اہتمام اور خیال کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اپنا سلام رحمت پہنچاتا ہے۔ مومن صالحین کو اس وقت تک کوئی غم والم تکلیف و رنج کی خبر نہیں سناتا جب تک کہ وہ واقعہ یا خبر اس پر واقع نہیں ہوجاتی۔ یہ سماع موتیٰ کا مسئلہ ہے۔ اس سورت کا موضوع مشرکین مکہ سے مخاطبت ہے ان کے شکوک و شبہات کا مدلل جواب دینا ہے۔ ان لوگوں کی مثال بالکل عاد و ثمود کی قوم کی مثال ہے جو احقاف میں ان پر گذری تھی۔

28۔ اے اللہ کے رسول اللہ نے جنوں کی ایک جماعت کو تمہارا مطیع و پیروکار بنادیا ہے۔ وادی نخلہ میں حضورؐ جب عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے جنوں کی ایک جماعت ادھر سے گذری۔ انھوں نے قرآن سنا اور پھر اپنی قوم میں جاکر اس کی خبر کی اور جنوں کے وفود ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں اسلام قبول کرنے کے لیے آئے۔ اے خدا کے رسول تم انسانوں اور

جنوں کے لیے رحمت کے پیامبر ہو ہر نبی کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہوا آیا ہے وہ تم سے بھی ہوگا اس پر صبر کرو اپنا کام انجام دیتے رہو۔ صبر صرف اولوالعزم والے ہی کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد قرآن کی 47 ویں سورت محمدؐ شروع ہوتی ہے۔ دنیا کے اچھے نیک عمل کا بدلہ سب سے اچھا ہے اگر وہ ایمان بالغیب آخرت کے یقین کے ساتھ کیئے گئے ہوں۔ وہ کام نیک صالح اچھے ہیں۔ جن کے پاس ایمان بالغیب اللہ پر وحدانیت کا یقین نہیں لیکن کام نیک عمل اچھے ہیں ان کے لیے بھی نیک جزا ان کے عمل کی ضرور ہے۔ محمدؐ صلعم کی رسالت و امامت کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ ایمان کی شرط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ قرآن ہدایت کی کھلی کتاب ہے اس میں تفکر، تدبر، غور و فکر ضروری ہے۔ بڑے بڑے راز ان آیات میں پوشیدہ ہیں اور خدا نے سب بیان کر دیے ہیں قیامت تک باقی رہنے والی کتاب کے اسرار و رموز ہر دور ہر زمانے میں حق اور سچے ثابت ہوتے رہیں گے۔ تم یہ جس قدر پڑھو گے سمجھو گے قرآن کے اسرار ظاہر ہوتے رہیں گے۔ ہر آیت ایک سمندر ہے جس کی جس قدر قابلیت صلاحیت ہوگی اس سمندر کے اندر سے موتی نکال کر لائے گا۔ قرآن کی ہدایت رسول اللہ کے عمل کی پیروی اور اطاعت تم کو کامیاب زندگی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اللہ ہر وقت ایسے مومنوں کے ساتھ رہتا ہے۔ خدا کو راضی خوش رکھنے کے لیے صدقہ خیرات زیادہ سے زیادہ جاری رکھو۔ صاف ستھرا مال کسب حلال کی کمائی کی خیرات کرو اللہ کے کام میں صاف ستھری نیت صاف ستھرا مال لگاؤ۔ صدقہ خیرات گناہوں کو دھو ڈالتے ہیں مغفرت و بخشش کا ذریعہ بنتے ہیں۔ زندگی اعتدال و توازن کے ساتھ رکھو نہ فضول خرچی نہ اسراف۔ اس کے بعد قرآن کی 48 ویں سورت فتح شروع ہوتی ہے۔ صلح نامہ حدیبیہ سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ سبب بنی فتح مکہ کی۔ صلح حدیبیہ اگرچہ کہ معاہدہ صلح تھا مگر اس کو صلح کا نام دیا گیا۔ اس سورت کا حاصل اطاعت رسول اللہ ہے۔ اللہ راضی ہوا ان لوگوں سے جو اپنے رسول کی اطاعت میں اکٹھا ہو کر بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائے یہ ایک وعدہ واثق تھا کہ مسلمان اللہ کے رسول پر کامل اعتماد کرتے ہیں جب رسول اللہ پر کامل اعتماد ہو جائے تو دنیا کی ساری کامیابیاں، فتح مندیاں رسول اللہ کے قدموں میں نچھاور ہو جاتی ہیں۔ مسلمانوں کے دلی سکون اطمینان و تسلی کے لیے اللہ نے اپنے حبیب کی حمایت میں اپنا ہاتھ بھی بڑھا دیا کہ یدُ اللہ بھی تمہارے مومنوں کے ساتھ رسول خدا کے شریک فتح ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو بغیر رسول اللہ کی اطاعت و پیروی کے دنیا کی کامیابی تم کو نہیں حاصل ہو سکتی۔ خبردار! کبھی اپنے رسول کی مخالفت کا خیال تک دل میں آئے۔ رسول کی اطاعت اللہ

کی اطاعت ہے۔

اس کے بعد قرآن کی 49 ویں سورت الحجرات شروع ہوتی ہے۔ اس سورت میں رسول اللہ کے آداب و احترام کو بیان کیا گیا۔ رسول اللہ کے صحابہ کی مجلس کے چند آداب احترام کے طریقے سکھائے گئے۔ رسول اللہ کو معمولی شخصیت مت سمجھو وہ دنیا کی عظیم خدا کی محبوب ترین شخصیت ہیں مسلمانوں کے لیے اعلیٰ اخلاق محبت، شفقت کی بے مثال شخصیت ہیں۔ ان کی قدر کرو ان کا احترام ملحوظ رکھو ان کی شان مرتبہ تمام انبیاء بنی اسرائیل میں سب سے بلند و اعلیٰ ہے۔ ان کی مجلس میں آؤ تو دبے پاؤں ادب احترام سے آؤ۔ جہاں جگہ مل جائے وہاں بیٹھو۔ بات کرو تو ادب سے دھیمی آواز میں بات کرو۔ رسول اللہ کے آگے زور زور سے چیخ چیخ کر بات مت کرو۔ اس سے تمہارے نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے چونکہ دین اسلام مکمل ہورہا تھا بنیادی تعلیمات دین اور شریعت مکمل کردی گئیں تھیں۔ اس لیئے آداب معاشرت، تہذیب، شائستگی، ادب احترام کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔ اسلامی فرد اور معاشرہ سے نکل کر اسلامی سوسائٹی اور اسلامی مملکت کی داغ بیل ڈالنا تھا اس لیے تہذیب و معاشرت کے طریقے بیان کیئے گئے۔ مسلم سوسائٹی ایک مہذب شائستہ سوسائٹی ہے اور ادب احترام چھوٹوں بڑوں کا لحاظ تقدس ضروری ہے۔ یہ اسلام کا ورثہ ہیں، اسلام کی اعلیٰ روایات ہیں مسلمان کو سب سے پہلا سبق صبر کا دیا گیا۔

تحمل ضبط قوت برداشت تہذیب و تمدن کا لازمی جز ہے اس کے بعد بندگی کی خاکساری عاجزی کے لیئے نماز کا دوسرا سبق دیا گیا۔ خدا کی اطاعت کرنے والے منکسر المزاج شائستہ سلجھے ہوئے لوگ ہیں رسول اللہ نے اعلیٰ اخلاق و کردار کا نمونہ قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگی کو نمونہ بنا کر چھوڑا مسلمانوں کی آپس میں اختلافات ہوں لڑائی جھگڑے ہوں تو صلح کرادو۔ جو زیادتی کرے اس سے لڑو لوگوں کا تمسخر ہنسی مذاق نہ اڑاؤ۔ کسی کے دل کو نہ دکھاؤ۔ ایکدوسرے کو برے نام سے مت پکارو کسی مسلمان کے خلاف بدگمانی سے بچو۔ یہ گناہ ہے کسی پر بہتان مت باندھو اور نہ کسی کی غیبت کرو۔ اللہ سے ڈرتے رہو ہم نے تم کو مرد عورت توالد و تناسل سے پھیلایا خاندان قبیلے بنائے تاکہ تمہاری شناخت ہو تمہاری عزت بزرگی بڑائی تمہارے نیک اعمال سے تقویٰ سے ہے خاندان قبیلے سے نہیں ہے۔ اس کے بعد قرآن کی 50 ویں سورت ق شروع ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی قسم ہے لوگوں کو تعجب ہے کہ ان کو ان ہی میں سے ایک ڈرانیوالا آیا ہے عجیب عجیب باتیں کرتا ہے کہ انسان موت کے بعد دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا

جائیگا۔ زمین مٹی ہے جسم کو کھا جاتی ہے مٹی کے اندر کیا تاثیر رکھی گئی ہے کوئی نہیں جان سکتا۔ صرف خدا جانتا ہے مٹی کے ذرات کی تاثیر لوح محفوظ کی کتاب میں موجود ہے مٹی کے ذرات جینز خلیہ کے بنیادی ذرات اپنے اندر محفوظ کرلیتے ہیں اس کا نمبر اس کا درجہ اس کی شناخت کا جوہر اس مٹی کے ذرات میں محفوظ ہوتا ہے جہاں مردہ دفن ہوتا ہے اللہ جب حکم دیگا زمین اپنے ذرات سے وہی شخص کو اکٹھا کرکے زندہ کرکے اٹھا دے گی یہ اللہ کا قانون حیات بعد الممات ہے۔

قدرت کے مشاہدات کا ذکر ہے کس کس کو جھٹلاؤ گے۔ پچھلی قوموں نے اپنے پیغمبروں کو بھی جھٹلایا تھا ان کا انجام بھی قرآن نے سنادیا۔ انسان کی فطرت میں شک و شبہ وہم، گمان موجود ہے۔ خدا تو اس کی رگ جان سے بھی قریب ہے مگر انسان شک ہی میں رہتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ خدا اس سے دور ہے۔ دیکھ نہیں رہا ہے۔ بعض تو خدا کے وجود ہی کے منکر اور ملحد ہیں۔ انسان کی فطرت ہٹ دھرمی کو جانتے ہوئے اللہ نے دو فرشتے اسکے کندھوں پر دن رات بٹھائے رکھے ہیں کہ اس کے اعمال افعال لکھتے جائیں انسان کی دن رات ویڈیو فلم بنتی رہتی ہے، ہر بات ٹیپ ریکارڈ ہو کر ویڈیو کیسٹ تیار ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ سب دکھلایا جائیگا۔ کسی چیز کا وہ انکار ہی نہ کرسکے گا۔ ان کے علاوہ دو فرشتے اسکی حفاظت کے لیے دن رات مامور ہوتے ہیں۔ جب موت کی بے ہوشی غنودگی انسان پر طاری رہتی ہے تو انسان اس حالت میں موت کا عجیب منظر دیکھتا ہے جہاں جسطرف اسکو جانا ہے اس منظر سے انسان بھاگتا ہے۔ گھبراتا ہے موت کا فرشتہ جب آکر روح قبض کرتا ہے تو عزرائیل علیہ السلام کے ساتھ یہ دو محافظ فرشتے ساتھ مردے کی روح لے کر آسمان کیطرف چلے جاتے ہیں۔ آسمان سے علیین سجین کے دفتر سے اس کے اعمال نامے جواب دیں گے اس کے مطابق اس کا مقام قبر میں متعین ہوگا قبر میں منکر نکیر آکر سوالات کریں گے یہ وہ منزل ہے جس سے انسان زندگی میں کچھ نہ جاننا چاہتا تھا۔ بھاگنا چاہتا تھا۔ غافل رہا تھا۔

مومنو! اس وقت سے پہلے اپنے اعمال کی اصلاح کرلو۔ کراماً کاتبین تمہارے کندھوں پر کیمرے لیے ہوئے تمہاری ہر حرکت کی فلمیں روز بناتے رہتے ہیں اعمال نامہ لکھتے جاتے ہیں خبردار ان سے بے خبر نہ رہنا اپنی اصلاح عمل کرتے رہنا موت کا وقت متعین ہے موت سے پہلے توبہ استغفار کرلو اعمال ٹھیک کرلو۔ قرآن نصیحت ہے اس کو پڑھتے رہا کرو اس سے رہنمائی ملتی رہیگی۔ اعمال کی اصلاح کرلو۔ آخرت کی تیاری کے لیے زاد راہ پاس رکھو۔ مومنو،

کے لیے آخرت کا یقین ضروری ہے حیات بعد الممات سورۃ ق کا بنیادی سبق ہے حرف قرآن کی تعبیر کرتا ہے۔ اس کے بعد قرآن کی 51 ویں سورت الذاریات شروع ہوتی ہے آخرت کا یقین اس سورت کا موضوع ہے اس سورت میں قیامت کی ہولناکی کا منظر پیش کیا گیا ہے وہ دن ضرور آنیوالا ہے۔ اس دن سے پہلے اعمال درست کرلو۔ توبہ استغفار کرلو۔ فیصلے کا دن جب فیصلہ سنایا جائیگا تو پھر سزا و جزاء دونوں ساتھ ساتھ پورے ہوں گے۔ انسان صرف عبادت کے لیئے پیدا کیا گیا۔ جنات بھی عبادت کے لیئے اور مخلوقات بھی اپنی اپنی زبانوں میں خدا کی حمد ذکر تسبیح کرتے رہتے ہیں کائنات ساری خدا کی حمد و ثنا کی ذکر میں مشغول ہے صرف انسان خدا کو بھولا ہوا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ستائیسواں پارہ

سورۂ والذّٰریٰت۔ 51، سورۂ والطّور۔ 52

تیئسویں تراویح

ستائیسویں پارہ سے شروع ہے۔ سورۂ والذّٰریٰت کا سلسلہ چل رہا ہے۔ پچھلی قوموں کا عمل انبیاء کا قصہ سنایا جا رہا ہے۔ سرکش مزاج ضدی طبیعت سب ایک جیسی ہوتی ہیں ضروری ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو نیکی کی وصیت نصیحت ہدایت کرتا رہے تاکہ لوگوں کی سرکشی ختم ہو انسانیت راہ راست پر چلے۔ ظالموں کی سزا مقرر ہے وقت پر ان کو ضرور دبوچا جائیگا افسوس ہے ان لوگوں پر جو آخری وقت تک ایمان نہیں لائیں گے عذاب کا دن ایسے ہی لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

قسم ہے طُور کی جہاں اللہ اپنے منتخب بندے سے ہم کلام ہوا۔ قسم ہے لوحِ محفوظ کی جس میں سب کچھ پہلے سے لکھوا کر کتاب کی شکل میں محفوظ کر دیا گیا قسم ہے اس قرآن مجید کی جو ام الکتاب سے نقل ہو کر لوگوں کے درمیان کھلی اوراق میں نازل کر دی گئی اور قسم ہے بیت اللہ کی جہاں قرآن مجید نازل ہوا۔ قسم ہے اللہ کے گھر کی جسکی چھت بلند ہے۔ جہاں دنیا کا مرکز عبادت بنایا گیا قسم ہے دریائے شور کی جو پانی سے بھرا ہوا ہے اتنی قسموں کے کھانے کے بعد بھی قیامت کے وعدے کا تم کو یقین نہیں آیا ڈرو اس قیامت کے دن سے جس روز کو آنے سے کوئی ٹال نہیں سکتا اس روز آسمان لرز جائیں گے۔ زمین گھبرا جائیگی پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے افسوس تم پر بھی تم کو روز قیامت کا آخرت کے دن کا یقین نہیں آتا تم سب کو جہنم کی آگ کیطرف بلایا جائیگا۔ اگر تم آخرت کا یقین رکھے بغیر بد عملی گناہ کی زندگی کفر و شرک کی لعنت سے باہر نہیں نکلو گے۔ تم صبر کرو یا نہ کرو اس دنیا کی زندگی میں تم کو دوزخ میں بہر حال ڈالا جانیوالا ہے۔ جنتی لوگوں کے باغ میں نہریں ہیں بہترین نعمتیں کھانے پینے کے عیش و آرام ہیں۔ اچھے اعمال کے اچھے بدلے ہیں اے رسول صلعم ان کافروں مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں ان کی زیادتی ظلم و سرکشی پر آپ صبر کریں یہ

آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے آپ کے خلاف قتل کرنے کی سازشیں سب ہم بیکار کردیں گے۔ آپ ہماری حفاظت میں ہیں کوئی آپ کو نہ قتل کرسکے گا نہ گزند پہنچا سکے گا۔ ہم اُن کی آنکھ کے سامنے سے بچا کر نکال لے جائیں گے آپ اللہ کی حمد ذکر اور تسبیح میں صبح و شام اٹھتے بیٹھتے اللہ کو یاد رکھیں رات میں بھی تہجد کے وقت جب ستارے چھپنے لگتے ہیں نمازیں پڑھتے رہو اللہ کو ہر وقت یاد رکھیں اللہ حامی و مددگار ہے۔

اس کے بعد سورۂ والنجم قرآن کی 53 ویں سورت شروع ہوتی ہے۔ رسول صلعم کی توصیف بیان ہورہی ہے۔ قسم ہے تاروں کی کہ محمدؐ صلعم مجنون پاگل ہرگز نہیں جو تم کہتے ہو وہ ہمارا رسول ہے ہماری باتیں ہمارے احکامات تم تک پہونچاتا رہتا ہے۔ اپنے دل سے گھڑی باتیں نہیں کرتا اس کو اللہ کیطرف سے جو وحی کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے وہی سناتا رہتا ہے جبرئیل امین بڑا زبردست قوت والا ہے۔ سب فرشتوں میں بااعتماد اپنی اصلی صورت میں آسمان کے کناروں پر سب سے پہلی دفعہ غار حرا کے اوپر نظر آیا تھا۔ اور دوسری بار اپنی اصلی صورت میں عرش کے قریب قاب و قوسین پر نظر آیا تھا پھر کسی کو فرشتہ اصلی حالت میں نظر نہیں آیا۔ یہ خاص رحمت تھی اللہ کی اپنے حبیب کے لیے اللہ نے اپنے حبیب کی مہمانی کی اپنے قریب بلایا اس کی آنکھ اس کا قلب دونوں نے دیکھا محسوس کیا جلوۂ الٰہی کو سدرۃ المنتہیٰ پر ہمارا فرشتہ رک گیا اس کے قدم جم گئے مگر ہمارا حبیب اس سے بھی آگے دو قدم لے کر آگیا۔ اس سے باتیں ہوئیں۔ اس پر وحی نازل ہوئی جنت الماویٰ اس کو دکھایا گیا جہاں جنتی لوگ حضرت آدم علیہ السلام قیام پذیر تھے ان سے ملاقات کرائی سدرۃ المنتہیٰ ہے جہاں نور الٰہی کی بصیرت و لیپٹیں لے رہی تھیں جو جلوۂ نور اپنے نبی کے لیے کھلا ہوا تھا اسکی نظر اس کا مشاہدہ نہ کرسکی آنکھیں چندھیا گئیں کچھ نظر نہ آیا دل نے سب کچھ جان لیا دیکھ لیا بڑے بڑے تجلیات قدرت اپنے حبیب کو اس رات دکھائے گئے جو معراج کی شب تھی۔ یہ راز و نیاز کی باتیں تھیں جو محبّ اور محبوب کے درمیان اس رات ہوئیں اللہ نے اس کو عزت دی۔

اس کے بعد دوسرا مضمون کفار قریش کا ان کے جھوٹے خداؤں لات منات عزیٰ کے ذکر سے ہوا یہ سب شرک کفر ہے خدا واحد ہے اس کی بادشاہی ہر طرف ہے جو لوگ خدا سے ڈر کر گناہ کبیرہ سے بچتے رہتے ہیں اللہ ان کے گناہ صغیرہ معاف کردیتا ہے۔ ان کی مغفرت کرتا ہے لوگو تمہاری پاکیزگی تمہارے تقویٰ سے ہے خدا سے ہر وقت ڈرتے رہنا ہے۔ ہم نے ابراہیم کو صحیفے دیئے موسیٰ کو توریت کی کتاب دی اسمیں صاف بتایا کہ گناہ سے بچتے رہو کسی ایک کا

گناہ دوسرے کے گناہ میں شامل نہیں ہوگا۔ ہر ایک کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا ہے یہاں قریش کے سردار ولید بن مغیرہ کا نام لیئے بغیر ذکر آیا ہے۔ اس کی مثال قوم نوح کے سرداروں سے ملتی جلتی تھی جن کو ہلاک کیا گیا یہ شخص بھی جنگ بدر میں ہلاک ہوا۔

اس کے بعد سورت القمر 54ویں قرآن کی سورت شروع ہورہی ہے۔ حضور صلعم نے مکہ کے ابتدائی ایام میں لوگوں کو ایک شب چودھویں رات میں صفا مروا کی پہاڑی پر شق القمر کا معجزہ دکھایا ہو چودھویں کا پورا چاند دو ٹکڑے انگلی کے فقط اشارے سے ہو گیا الگ ہو کر ہٹا پھر آکر ایک ٹکڑا دوسرے، ٹکڑے سے مل گیا تھا۔ یہ معجزہ دیکھ کر ساتھی سرداروں نے اس کو جادو کہا سحر کا نام شعبدہ بتایا تھا یہ تھی ان کی خصلت عادت یہی خصلت پچھلی نافرمان قوموں کی رہی جو ہلاک کئے گئے۔ قرآن نے سب قوموں کے حالات پیغمبروں کے قصے بار بار عبرت کے لیے سنائے ہیں کہ یہ کفار مکہ ایسی حرکتوں سے باز آجائیں۔ قرآن آسان عربی زبان میں ان کو ہر چیز کھول کھول کر بیان کرتا ہے مگر بہت کم ہی لوگ اس سے سبق عبرت حاصل کرنے والے ہیں۔ عاد کا قصہ ان کی ہلاکت تند تیز آندھی سے ہوئی۔ جو ۸ رات ۷ دن مسلسل نحوست کے دنوں میں چلتی رہی تھی صالح کی اونٹنی کا واقعہ سب کچھ قرآن نے سنایا ہے یہ مجرم لوگ ہیں کسی قصے سے عبرت حاصل نہیں کریں گے۔ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو ان کی تقدیر ہم نے پہلے ہی لکھ کر رکھدی ہے ہمارے فرشتے دن رات ان کے اعمال لکھتے جارہے ہیں دفتر کے دفتر محفوظ رکھے گئے ہیں۔ نیکی کریں یا بدی سب لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد قرآن کی معرکۃ الآرا سورت الرحمٰن شروع ہورہی ہے۔ یہ قرآن کی 55ویں سورت ہے۔ دلہن کیطرح سجی سنوری آراستہ سورت ہر آیت پر اللہ کی نعمتوں کا ذکر اور سوال کہ کون کون سی نعمتوں کا انسان انکار کرتا جائیگا۔ پوچھا جارہا ہے۔ دنیا کا سارا نظام دیکھو ایک اندازے پیمانے نظام قدرت کا پابند ہے۔ تاکہ وہ مسلسل چلتا رہے۔ لوگو! اس نظام کائنات میں تم اپنی طرف سے کوئی خرابی ہرگز نہ پیدا کرنا اور نہ ہی اس نظام میں خلل ڈالنے کی کوشش کرنا یہاں ہر چیز اعتدال توازن انداز سے پیمانے سے مقرر کردی گئی ہے کسی وقت بھی درہم برہم ہوجائیگا۔ دیکھو اس کائنات کی کوئی چیز بے مقصد نہیں ہے نہ زمین کے اوپر نہ آسمانوں کے بیچ آسمانوں میں نظام شمسی بھی ایک خاص اندازے پیمانے تقدیر سے اپنا کام کررہا ہے۔ ہر برج اپنے اپنے راستوں پر مقررہ رفتار سے محو سفر ہے۔ دیکھو یہ سارا نظام قدرت خدا کے وجود کی شہادت دیتا ہے۔ خدا ہر طرف موجود ہے یہ سب اسی کے فیض کا جلوہ ہے۔ دو دریاؤں کو دیکھو الگ الگ رنگ الگ الگ مزے

کھارے اور میٹھے مگر جب دونوں ایک جگہ ملتے ہیں تو ساتھ ساتھ چلتے ہیں مگر اپنا رنگ مزہ خصوصیت نہیں بدلتے پھر تھوڑی دور جا کر الگ الگ ہو جاتے ہیں ان کے درمیان کوئی اوٹ رکاوٹ دیوار کھڑی نہیں رہتی۔ جو دونوں کو الگ الگ کرتی۔ کھارے پانی کے سمندر کے بیچ سے میٹھے پانی کے چشمے نکلتے ہیں۔ سمندروں کی تہہ سے تیل کے کنوئیں نکلتے ہیں۔ تم کس کس بات کو جھٹلاؤ گے۔ سمندروں سے قیمتی موتی زیورات آرائش کی چیزیں کہاں سے آجاتی ہیں جو تم زینت کے لیے پہنتے ہو کبھی اس پر غور بھی کیا ہے کون نکالتا ہے یہ سب نوادرات، سمندروں کے سینے پر بڑے بڑے جہاز بادبانی کشتیاں کون چلاتا رہتا ہے۔ کس کس چیز کو جھٹلاؤ گے۔ ہواؤں کو کون جگہ دیتا ہے کہ مشرق مغرب کیطرف چلو پھرو جس سے تمہاری کشتیاں جہاز بادبان چلتے ہیں کیا تم کسی بات کا انکار کرو گے کس نعمت کو جھٹلاسکو گے پھر بھی تمہاری ضد سرکشی کفر خدا کا انکار اس حقیقت کا قائل نہیں ہے۔

تمہاری ضد سرکشی تم کو حقیقت دیکھنے کے بعد بھی قائل نہ کر سکی تم خدا کے وجود اس کی قدرت کا انکار ہی کرو گے تو ایک دن آئیگا ضرور جب تم کو پتہ چلے گا ہر چیز فنا ہو جائیگی نہ زمین نہ آسمان نہ کوئی چیز صرف خدا کا وجود اسکی ذات بابرکت اس کا جلال اس کا جمال اس کی کرسی، اس کا عرش اس کا تخت باقی رہیگا۔ دنیا میں دو الگ مخلوق رہتے ہیں ایک جنات جو آگ دھوئیں سے پیدا کیا دوسرا انسان مٹی سے دونوں کا ایک ہی جہاں ہے۔ کس طرح رہتے بستے ہیں کیا تم جان سکتے ہو۔ کیا تم دو الگ مخلوق ایک زمین پر رہتی ہے ایک خاکی ہے دوسری ناری ہے آسمانوں کے خلا میں گھوم پھرتی رہتی ہے نظر نہیں آتی کیا تم دونوں خدا کی گرفت سے بچ کر اس فضائے بسیط میں سمندروں کی تہ میں خدا سے چھپ سکتے ہو تو جاؤ چھپ جاؤ زمین کی سرحدوں سے آگے نکل جاؤ دیکھ لو یقین کرلو تم خدا کی گرفت سے کبھی بچ نہیں سکتے تم میں سے جو بھی انسان ہو یا شیطان جن پری ہو شرارت، سرکشی خدا کا انکار کفر شرک، بدکاری، ظلم، زیادتی، فساد، شرارت کرے گا اسکو دوزخ میں ڈالا جائیگا جن اور انسانوں سے دوزخ بھر دی جائیگی۔

قیامت کے دن تم سے پوچھا نہیں جائیگا اس سے پہلے ہی تمہارے چہروں کی رنگت سیاہی، پریشانی، حیرانی سب کچھ بتادیگی کہ تم کیا کر کے آئے ہو اب اس کا مزہ چکھو۔ جو شخص تقویٰ، پرہیزگاری، خدا کا خوف ڈر دل میں رکھ کر نیک کام کریگا خدا کے احکامات کا پابند رہیگا۔ اسکو دو بہشتیں دو جنتیں دکھائیں گے ایک جنت تو دنیا کی زندگی میں ملے گی دوسری جنت آخرت کی زندگی میں ملے گی۔ ان کے لیے دو باغ الگ الگ ہوں گے جس میں سایہ دار درخت

لگے ہوں گے ان کے درمیان میٹھے پانی کے چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ ایک باغ تو سابقون الاولون کے لوگوں کے لیئے مخصوص ہوگا جو اعلیٰ درجے کا ہوگا اور دوسرا باغ بعد کے آنیوالے اصحاب الیمین والوں کے لیے ہوگا جو ادنیٰ ہوگا کیا تم اس کا یقین کرلو گے۔ اللہ نیک لوگوں کا صلہ نیکی و احسان سے دیگا۔ ان دو اعلیٰ و ادنیٰ باغوں کے علاوہ بھی معمولی قسم کے باغ الگ ہوں گے جہاں خوبصورت حوریں حسن و جمال والیاں بڑی بڑی آنکھوں کے سحر سے مخمور جوانیاں ہوں گی جو نیک لوگوں کے انتظار میں الگ الگ خیموں میں بیٹھیں دیکھ رہی ہوں گی۔ اور خدا کا ذکر کر رہی ہوں گی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

اس کے بعد کی سورت واقعہ 56ویں سورت شروع ہوتی ہے جسمیں قیامت کا ذکر موت کا منظر دکھایا گیا ہے جب قیامت برپا ہوگی تو ہر چیز بکھر جائیگی صرف مخلوقات انسان اور جن باقی بچیں گے۔ انسان کی تین قسمیں ہوجائیں گی۔ وہی تین قسمیں جو سورہ بقرہ کے شروع میں بیان ہوئی تھیں (1) یؤمنون بالغیب و بالآخرۃ یوقنون والے (2) کافر و مشرک جو اللہ کے بارے میں شرک و کفر کرنیوالے (3) اہل کتاب یہودی، عیسائی اور منافق نیک لوگوں کی بھی تین قسمیں ہوں گی (1) سابقون الاولون (2) اصحاب الیمین بعد آنے والے مدینہ کے مسلمان انصار صحابی خلیفہ اربعہ و صالحین (3) اصحاب الشمۃ بدکار برے لوگ منافق گنہگار موت کے وقت کا منظر بڑا عجیب ہوتا ہے۔ آنکھیں بند بیہوشی کی حالت میں آدمی وہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے جہاں اب اسکو تھوڑی دیر میں پہنچنا ہوتا ہے۔ لیٹا ہوا تکتا رہتا ہے۔ لوگ سکرات کا عالم کہتے ہیں وہ اپنی منزل اپنا انجام دیکھتا رہتا ہے۔ لیجانیوالے کے انتظار میں پڑا رہتا ہے۔ اس وقت مرنیوالا خدا سے بہت قریب ہوجاتا ہے اور خدا کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد عزرائیل اس کے وقت کے ختم ہونے کے انتظار میں وہ بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ساتھ لیجائیں گے۔ آسمانوں میں پہنچائیں گے وہاں اعمال نامہ کھولا دیکھا جائیگا۔ عالم برزخ کی منزل متعین کر کے قبر میں منکر نکیر سوال جواب کریں گے تم اس وقت کو بھولے بیٹھے تھے اب کہاں بھاگ کر جاؤ گے۔ اگر تم روح کو جسم کے اندر واپس لے سکتے ہو تو اپنی کوشش کر دیکھو۔ اب آخری فیصلہ عالم آخرت میں ہوگا۔ قبر کے راستے تم کو عالم برزخ میں منتقل کر دیا جائیگا۔ اگر متقی، نیک خدا کے پسندیدہ ہوگے تو عالم برزخ میں جنت کی کھڑکی کے قریب تمہارا راحت چین کا مقام ہوگا۔ بدکار گنہگار کافر مشرک بن کر جاؤ گے تو دوزخ کے گڑھے کے ساتھ تمہارا بستر ہوگا۔ عقوبت گاہیں ہوں گی جیسا عمل ہوگا وہی سزا کی منزل ہوگی۔

اس کے بعد کی سورت 57ویں سورہ الحدید ہوگی یہ کائنات کی ساری مخلوقات خدا کی تسبیح ذکر میں دن رات مصروف ہے۔ ایک انسان ہی ایسا بیٹا ہے جو سرکش اور شرارت پر آمادہ رہتا ہے بھول گیا ہے کہ موت آسمانی خدا کے پاس جانا ہے حساب و کتاب پیش ہونا ہے۔ نیکی ان لوگوں کی ہے جو خدا کی خوشنودی میں مال صدقہ خیرات کرتے ہیں لوگوں کی مالی مدد قرض حسنہ سے کرتے ہیں۔ بخل کنجوسی نہیں کرتے خدا کا خوف ڈر ہر وقت دل میں رہتا ہے۔ نیکی کے لیے ابھارتا رہتا ہے۔ اللہ اپنے نیک بندوں کو آزماتا رہتا ہے۔ کچھ لوگوں سے دنیا کو چھوڑ کر راہبانہ زندگی خلوت خانقاہ میں پناہ لے لی دنیا سے دنیا کے کاروبار سے الگ ہوگئے۔ بیوی، بچے ساتھ نہ لیے رسولوں کی تعلیمات کا مقصد یہ کبھی بھی نہ رہا۔ رسول اللہ نے تو زندگی بھرپور گزاری دنیا میں رہے بیوی بچے کاروبار زندگی سے دل لگایا دنیا بھی ساتھ رکھی دین کی تعلیمات پر عمل کر کے دکھایا خدا کے لیے نہ دنیا چھوڑی نہ دین کو خیرباد کہا حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں لازم و ملزوم ہیں دونوں کے اجر و ثواب برابر ہیں۔ اللہ کا فضل و کرم بخشش کسی کی میراث نہیں ہے۔ کہ خود بخود مل جائے اللہ جسکو دینا چاہے دیتا ہے اللہ بڑا مولا ہے بڑا کارساز مددگار ہے اللہ نے زمین کو معدنیات کے خزانوں سے بھر دیا ہے انسان کو اس کا استعمال بھی سکھا دیا ہے انسان کے لیے ساری نعمتیں دنیا کے خزانے معدنیات سب کچھ نچھاور کر دیا ہے داؤد و سلیمان نے اس سے صنعت گری کی ہم نے انسان کو دنیا اور دین کی دولت سے مالدار کیا اور غیب کی باتوں پر یقین کرنا سکھایا۔ دین دنیا دونوں دیدیں۔ پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد سکھا دیا اب انسان کس میں پھنس جاتا کہاں سے کہاں نکل جاتا ہے۔ وہ غور کرے ثواب کے دونوں حصے وہ کماتا ہے یا ایک حصہ کماتا ہے یا ایک بھی نہیں کماتا یا گمراہی ضلالت میں گر جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اٹھائیسواں پارہ

سورۃ المجادلہ 58، سورۃ والحشر 59

24ویں تراویح

لوگو! اللہ تمہارے پاس ہر وقت موجود ہوتا ہے تمہاری باتیں سنتا رہتا ہے۔ ایک عورت اپنے شوہر سے گھر کے اندر جھگڑ رہی تھی کہ اس نے اسکو ماں کہہ دیا۔ رشتے ناتے تو اللہ نے بنائے ہیں آدمی کو کیا اختیار ہے کہ ان کو بدل دے بیوی کو ماں کہدے۔ بیٹا سلب کا اصل بیٹا ہے۔ ماں وہ جو اس کو پیٹ کے اندر رکھ کر جنے۔ بیٹا ماں کا باپ کا ہوگا۔ ماں باپ کے حقوق اولاد کے فرائض قرآن نے سکھا دیئے ہیں۔ اللہ کا قانون اٹل ہے۔ اس کے علاوہ جو باتیں خلاف خدا کے قانون کی ہیں وہ گناہ ہیں اس کا کفارہ واجب ہے وہ مرد جو بیوی کو ماں کہے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کھانا کھلائے تب بیوی سے تعلقات ازدواجی قائم کرے جو اللہ کے حدود کو توڑے گا گنہگار ہوگا دنیا میں ذلیل ہوگا۔ اللہ ہر چیز جانتا سنتا ہے اللہ ہر جگہ موجود ہے۔ تم سرگوشیوں میں جو باتیں کرتے ہو وہ بھی جانتا ہے دلوں میں رسول اللہ کی مخالفت جو چھپائے ہوئے ہو وہ بھی جانتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تم پر لازمی ہے۔ اسکی فرماں برداری کرو۔ نماز پابندی سے پڑھو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ صدقہ خیرات زیادہ کرو۔ غلطی ہوجائے تو خدا سے معافی طلب کرو۔ جھوٹی قسمیں کھا کر لوگوں کو اعتبار دلاتے ہو۔ دھوکا فریب دیتے ہو یہ گناہ ہے۔ سخت عذاب کی بات ہے۔ اللہ والے لوگ ایمان والے تقویٰ والے بالغیب قیامت کا ایقان رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کی 59ویں سورت الحشر یہ سورت تسبیح والی ہے اللہ کی حمد و ثنا دن رات کرتے رہو۔ یہ قصہ یہودیوں کی مدینہ سے جلاوطنی کا شاخسانہ تھا جو اللہ کے فضل اسکی غیبی تائید سے ہوا۔ پہلا حشر یہودیوں کے گھروں باغات کاروبار کی تباہی تھی دوسرا حشر ان کی مدینہ سے جلاوطنی تھی۔ جو مال ان کی جلاوطنی سے مسلمانوں کے قبضے میں آیا وہ غریبوں، محتاجوں، مسکینوں کا مال ہے۔ جن کے پاس کچھ نہ تھا مفلس تنگ دست اللہ کے صابر و شاکر بندے تھے ان کا حصہ ہے۔ یہ کتاب قرآن معمولی کتاب نہیں ہے

اس قرآن کے جلال و جمال کا اندازہ تم کو نہیں ہے۔ بڑی بھاری کتاب ہے یوں سمجھو اگر ہم یہ کتاب زمین پر اتار دیتے تو زمین اس کے بوجھ سے الٹ جاتی اسکی چھپی معدنیات کے ذخائر اُبل آتے قبروں کے اندر دفن مردے اوپر نکل آتے اور زمین پر مُردے گھومتے پھرتے نظر آتے۔ اگر سمندر پر اتارتے تو سارا پانی خشک ہوجاتا سمندری مخلوقات کا نام و نشان نہ ہوتا۔ زمین پر گڑھے کھائیاں، دراڑیں پڑ جاتیں۔ پہاڑوں پر اتارا جاتا تو پہاڑ اس کے بوجھ سے ریزہ ریزہ ہوجاتے چورہ چورہ ہوجاتے۔ انسان نے خود آگے بڑھ کر اس کا بوجھ اٹھالیا تھا۔ سب نے اس امانت داری کے بوجھ اٹھانے سے حذر کیا۔ اس کتاب کی حقیقت صرف انسان جان سکتا ہے وہی اس کا مکمل ہوسکتا ہے اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ اللہ کے بہت سے صفاتی ذاتی نام ہیں اللہ کے نام کا کوئی ثانی نہیں اسکی یاد سے کبھی غافل مت ہونا صبح و شام اس کا ذکر اسکی یاد کرتے رہنا اللہ لوگوں کے دلوں کے اندر بستا ہے دلوں کے باہر نہیں آباد رہتا۔

اس کے بعد کی سورت 60 ویں الممتحنہ ہے۔ ایمان والوں سے خاطبت ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو جو خدا کے دشمن ہیں وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں ان سے دوستی نہیں ہوسکتی۔ کیا تمہارے لیے تمہارے بندے ابراہیم کی مثال کافی نہیں ہے جس نے خدا کی محبت میں گھربار چھوڑ کر وطن سے ہجرت کرلی تھی۔ مسلمان عورتیں کافروں مشرکوں سے نکل کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کو واپس مت کرو۔ ان کا سہارا بنو مومن عورتوں کو کافروں کے نکاح میں ان کے قبضے میں مت جانے دو۔ مومن عورتیں کافروں کے لیے حلال جائز نہیں ہیں اور نہ کافر مشرک عورتیں مسلمانوں کے لیے حلال جائز ہیں تم ان عورتوں سے نکاح مت کرنا۔ جو عورتیں کافروں اور مشرکوں کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہیں ان کو مت روکو جانے دو۔ مسلمان عورتیں تم سے اسلام پر بیعت لینے آئیں تو ان سے بیعت لے لو۔ ان باتوں پر (1) وہ شرک نہیں کریں گی (2) چوری اور خیانت نہیں کریں گی (3) زناکاری بدکاری نہیں کریں گی کھلی ہوئی یا چھپی ہوئی (4) اپنی اولاد کو دوران حمل قتل نہیں کریں گی (5) جھوٹ، بہتان افترا نہیں کریں گی (6) کسی دوسری عورت کا بچہ اٹھا کر چوری چھپے انہیں اولاد نہیں بنائیں گی نہ اولاد کی خواہش میں کسی غیر مرد کا نطفہ حاصل کریں گی (7) شرع دین کی مخالفت نہیں کریں گی ان سات باتوں پر قول پکا کرے تو اس سے بیعت لے لو ان کے حق میں اللہ سے دعا کرو اللہ سب کو معاف کرنے والا ہے۔

اس کے بعد کی 61 ویں سورت الصف سبح کی تیسری سورت ہے اللہ کی حمد و ثنا سے شروع ہوتی ہے۔ لوگو! اپنی زبان سے ایسی بات کیوں کرتے ہو جو تم عملی طور پر پورا نہیں

کرتے خدا کو یہ ناپسند ہے۔ خدا کی راہ میں جب جہاد کرو تو دشمن کے مقابل سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ڈٹ جاؤ قدم پیچھے نہ ہٹاؤ۔ عزم و ہمت سے کام لو خدا پر بھروسہ کرو خدا بھروسہ کرنیوالوں کا ساتھ دیتا ہے۔ لوگوں نے اپنے عہد کے پیغمبروں کو تکلیف دی ایذا پہنچائی اس لیے کہ وہ ایک خدا کی دعوت دیتے تھے۔ یہی حال حضرت موسیٰ کے ساتھ ہوا حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے پیش گوئی کردی تھی کہ میرے بعد ایک آخری نبی احمد نام کا ہوگا آنیوالا ہے اس کی پیروی اور اطاعت کرنا اس پر ایمان لانا پھر بھی ان کی قوم نے دین عیسوی کو نہیں مانا اس کی پیغمبری کو نہ مانا تو دین اسلام کو کیا مانتے دین محمدی غالب ہو کر تمام ادیان اور مذاہب پر آیا اور قیامت تک باقی رہنے کے لیے آیا۔ لوگو اللہ تمہیں اپنے ساتھ ایک کاروبار میں شریک کرنا چاہتا ہے آؤ اللہ سے کاروبار کریں تاکہ نفع زیادہ ہو وہ کاروبار یہ ہے (1) اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ کی اطاعت (2) جو مال اللہ نے دیا ہے وہ ضرورت مندوں، محتاجوں، غریبوں، مسکینوں پر مالی امداد میں خرچ کردو (3) خدا کی راہ میں جان مال کی قربانی دو۔ ان تینوں سے تجارت بہترین سوداگری ہے۔ کر کے دیکھو۔ رسول اللہ کی مدد کرو ان کی دستگیری کرو جس طرح حضرت عیسیٰ کو ان کے حواری مل گئے تھے ویسے ان کے اصحاب کا درجہ ہے۔ صحابہ کی ایک جماعت تیار کرلو۔ اللہ چاہتا ہے کہ یہ تمہارے مددگاروں کی جماعت قائم رہے۔ اس آیت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی "اللہ مجھے دین کے کاموں کے لیے عمر بن ہشام کو دیدے یا عمر ابن خطاب کو دیدے"۔ اللہ نے دعا قبول کی حضرت عمر ابن خطاب مسلمان ہو کر خود بخود رسول صلعم کے گھر آئے صحابہ میں شامل ہوئے۔

اس کے بعد کی سورت 62 ویں سورہ الجمعہ ہے یُسَبِّحُ سے شروع ہونیوالی پہلی سورت ہے۔ ایسی ایک سورت اور آگے آرہی ہے جو یُسَبِّحُ سے شروع ہوتی ہے وہ سورہ تغابن ہے۔ اس سورت کا موضوع مسلمانوں کا اجتماع مقرر کرنا ہے۔ اللہ کا کلام مومن کے دل پر اثر کرتا ہے۔ اس سے قلب مومن دین مومن تیار ہوتا ہے۔ علم کتابیں پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا خود کو اسلام کے سانچے میں ڈھال لینے سے آتا ہے۔ قرآن کے مطابق زندگی ڈھال لینے سے انسانیت مکمل ہوتی ہے۔ موت اور زندگی کی حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔ ہفتہ کے سات دنوں میں ایک دن مسلمانوں کا اجتماع ضروری ہے۔ مومن صف بنا کر اجتماعی حالت میں باہمی اتفاق و اتحاد سے اگر اللہ کے آگے سجدہ کریں تو ان کی آنیوالے نسل اور اولاد بھی خدائے حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہونے لگے گی اس دن صبح سے دوپہر تک کاروبار تجارت کھیل کود تماشے سب

بند رکھو خدا کی سربلندی مسلمانوں کے اجتماع کا اہتمام کرو۔ غسل کرو کپڑے دھولو صاف ستھرے ہو کر خدا کی بندگی کے لیے اجتماع بنالو۔ جب خدا کی یاد اس کی بندگی سے فارغ ہولو تب کاروبار تجارت کھیل کود سفر کے لیے نکلو اللہ کا فضل تلاش کرو اللہ مسلمانوں کو بے حساب رزق دینے والا ہے اس کا وعدہ سچا ہے۔ جمعہ مسلمانوں پر فرض ہے۔ جمعہ کے دن خطبہ کی اہمیت ہے۔ نماز چار سے دو رکعت فرض گھٹادی گئی ہے۔ خطبہ لمبا کردیا گیا ہے۔

اس کے بعد سورت المنٰفقون 63 ویں سورت ہے۔ اس کے مخاطب مدینہ کے منافق ہیں۔ اللہ منافقوں کے دلوں کا حال خوب جاننے والا ہے۔ رسول اللہ کو تاکید کی گئی کہ ان منافقوں کے لیے خدا سے دعا نہ کرنا اللہ انہیں کبھی معاف نہیں کرنیوالا ہے۔ ان کے لیئے نہ کوئی عزت ہے اور نہ کوئی مغفرت اور معافی ہے۔ مسلمانو! تمہارا مال دولت تجارت کاروبار بیوی بچے کوئی چیز بھی تم کو اللہ کی یاد اللہ کے ذکر اللہ کی بندگی عبادت نماز سے غافل نہیں کرسکتی۔ اگر تم اس سے غافل ہوئے تو یاد رکھو تم خسارہ اٹھانیوالوں میں سے ہوجاؤ گے۔ اللہ نے تم کو رزق کے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ رزق کثیر دے گا۔ اللہ کے دیئے ہوئے مال سے صدقہ خیرات کیا کرو۔ زکوٰۃ تمہاری اخروی زندگی کے لیئے بہترین نجات کا ذریعہ ہے۔ اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے اپنی کمائی سے حقداروں کا حق ادا کردو۔ خیرات، صدقہ، زکوٰۃ دیدو ورنہ تمہارا بچایا ہوا مال دولت غیر لوگ اٹھالیں گے ہضم کرجائیں گے۔ تمہاری چھوڑی ہوئی میراث تقسیم کرلیں گے۔ موت کے بعد تم خالی ہاتھ جاؤ گے۔ اس لیے موت سے پہلے اپنے ہاتھ سے تم خرچ کردو۔ مستحقین کی امداد کرو۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ اللہ نے تم کو زندگی دی۔ مال دولت تجارت کاروبار میں نفع دیا۔ دولت دی۔ مہلت زندگی بہت کم ہے۔ نیکی کے کام کرجاؤ اپنی آخرت کا سامان کرو۔ اللہ کو خبر ہے کہ تم کیا کرنیوالے ہو۔ اس کو تمہارے ہر کام کی خبر رہتی ہے۔

اس کے بعد کی سورت 64 ویں التغابن ہے۔ غبن کا دن نقصان کا دن یُسبِّحُ سے شروع ہوتی ہے۔ زمین و آسمانوں کا مالک خدا ہے۔ کائنات کی ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی رہتی ہے۔ خدا کی تسبیح کے بغیر تم دنیا میں خوش و خرم زندہ نہیں رہ سکو گے۔ اس زمین پر رہنا ہے تو خدا کا بندہ بن کر خدا کا ذکر خدا کی یاد خدا کی تسبیح کرتے ہوئے رہنا ہوگا۔ دنیا ایک کھیل ہے۔ تماشا ہے۔ آزمائش گاہ ہے۔ امتحان کی جگہ ہے یہاں خدا کی مشیت پوری ہونی ہے۔ خدا کا امر چلتا ہے۔ تمہارا کردار خدائی مرضی کے مطابق ہوگا تمہارا انجام بھی خدا کی مشیت کے مطابق ہوگا۔ تمہاری آزمائش تمہارے گھر سے شروع ہوتی ہے۔ بیوی بچے ماں باپ مال و دولت ہر جگہ اللہ

کی مرضی رسول کی اطاعت اس کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ اپنی مرضی اور خواہش سے چلو گے فساد پیدا ہوگا۔ سکون چین صحت سلامتی غارت ہوجائے گا۔ خدا سے محبت ہو تو خدا کی راہ میں مال خرچ کر کے دکھاؤ صدقہ خیرات زکوٰۃ کا پورا اہتمام کرو قرضِ حسنہ دو اس سے دوگنا چوگنا کئی گنا زیادہ اللہ خود اپنے پاس سے دینے کا وعدہ کرتا ہے اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ کی یاد سے کبھی غافل مت ہوجاؤ اللہ کی یاد اور ذکر میں بڑی حکمت اور مصلحت چھپی ہوئی ہے اگر تم تین باتیں یاد رکھو۔ اللہ کی اطاعت۔ رسول اللہ کی پیروی۔ ذکرِ الٰہی۔ یہ تم کو زندگی بھر کا سکون راحت پہنچاتی رہے گی۔ اللہ کی تسبیح ذکر سے نہ غم غم رہے گا نہ رنج و تکلیف کہیں سے آئے گی۔ پھر اللہ تم کو اپنا دوست بنالے گا۔ جب اللہ کے ہوجاؤ گے۔ دن رات اللہ کا ذکر تسبیح کا اہتمام کرو گے۔ تو پھر تمہارے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اللہ تو اپنے مخلص دن رات یاد کرنیوالے بندوں پر بڑا مہربان ہوتا ہے۔

اس کے بعد کی سورت الطلاق 65 ویں قرآن کی سورت ہے۔ اے اللہ کے رسول عورتوں کی طلاق کے بارے میں پچھلی سورہ البقر کی آیاتِ نزول میں کچھ ابہام لوگوں کو ہوا۔ اس کی مزید تشریح ان آیات میں صاف صاف بیان کی جاتی ہیں۔ عورتوں کو طلاق دو تو طُہر کی حالت میں حیض سے پہلے کے دنوں میں دو۔ اس کے بعد ان کی عدّت کے دنوں کا شمار کرو۔ تین عدتوں کی مہلت پوری کرو۔ اُس کو گنو۔ دورانِ عدّتِ مطلقہ گھروں کے اندر رہیں باہر نہ نکلیں۔ طلاق دینے کے لیے مرد کا ارادہ نیت ضروری ہے۔ میاں بیوی کا رشتہ دائمی ہے تاحیات یہ رشتہ قائم رہنے کے لیے معاہدہ ہے بچے کی پرورش نگہداشت تربیت ماں کی ذمّے داری ہے بچے اور بیوی کی کفالت کی ذمّے داری مرد پر ہے۔ رشتوں کی ناانفاقی مزاج کی ناہمواری آپس کی نفرت نفاق کا بہترین طریقہ علیحدگی ہے اس کے لیے طلاق کی اجازت ہے۔ اللہ نے طلاق کو ناپسند کیا ہے۔ بہتر ہے کہ رشتے باہمی صلح محبت عفو و درگذر سے قائم رہیں مصالحت پنچایت بزرگوں کے بیچ بچاؤ سے حتی الامکان رشتوں کو باقی رکھو۔ طلاق کے مسائل بہت نازک ہیں۔ فقہی کتب میں تفصیل موجود ہے۔ اس کے بعد کی سورت التحریم قرآن کی 66 ویں سورت ہے۔ لوگو اللہ نے جو چیزیں تم پر حلال کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام مت کرلو۔ بات بات پر قسم مت کھاؤ قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سورت میں امہات المومنین کی تنبیہ کی ہے کہ رسول اللہ کے خلاف متحدہ محاذ مت بنالو۔ رسول اللہ کا احترام و تقدس بہت زیادہ ہے۔ خدا سے معافی مانگو۔ رسول اللہ اگر تمہیں طلاق دیدیں تو تم سے بہتر عورتیں اللہ کے رسول کو اللہ دلادے گا۔

رسول کی اطاعت فرمانبرداری کرو ان کو ناراض کر کے مت تکلیف پہنچاؤ۔ آدمی اپنے نفس کی گمراہی میں بھٹک جاتا ہے نفس کی خواہشات پر قابو رکھو۔ پیغمبروں کی بیویاں بننا بڑی عزت و فخر کی بات ہے۔ لوطؑ اور نوحؑ کی بیویوں کی مثال دیکھو پیغمبر کی بیویاں تھیں نافرمان تھیں شوہروں کی مخالفت کرنیوالیوں کا حشر کیا انجام ہوا۔ فرعون کی بیوی کی مثال نیک اطاعت گذار تھیں۔ اللہ نے توفیق دی ایمان لائیں نیک عورتوں میں شامل ہوگئیں۔ نیک اعمال کی وجہ سے اللہ نے انہیں جنت میں مقام عطا کیا۔ مریم بی بی کی مثال عفت عصمت میں بے مثال پاکیزہ و اطاعت گزار خدا کی نیک بی بی تھیں دنیا کی تمام عورتوں میں ان کا درجہ بلند کیا۔ اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ تھیں۔ یہ مثالیں ہیں نیک بیویوں اور خراب بیویوں کی۔ ان کے لیے خدا کا عذاب تیار کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی بیوں کو گھروں کے اندر خدا کے احکامات سناؤ اور خدا کے عذاب سے بچاؤ دوزخ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔ اے ایمان والو اللہ کے آگے صدق دل سے توبہ کرو استغفار کرو کی توبہ جلد قبول ہوتی ہے۔ خدا تمہارے گناہ معاف کرنیوالا ہے۔ تم کو جنت کے باغوں میں داخل کریگا۔ وہ مسلمان جو رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے ان کے صحابہ رہے وہ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ "اے پروردگار ہم کو معاف کر ہمارے لیے اس نور کو ہدایت و ایمان کے نور کو ہمارے لیے آخر تک ساتھ رکھنا اور ہماری مغفرت فرما تو ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتیسواں پارہ

سورۃ الملک 67

پچیسویں تراویح

پہلی سورت الملک کی تیس آیات ایک گناہ گار کے لئے جہنم کے گڑھے سے شفاعت کا کام دیتی ہے۔ مُردے کو قبر کے عذاب سے بچاتی ہے۔ ہر شب اس کو تلاوت کرنیوالوں کو قبر کا عذاب کم ہوجائے گا۔ رَبُّ العالمین کئی جہانوں کا بادشاہ اور مالک ہے اس کے دو عالم ملک اور ملکوت ہیں۔ دنیائے اجسام کا مالک بھی ملکوت والی ارواح کا بھی وہ مالک ہے۔ اللہ کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے۔ جو طبق در طبق سات آسمانوں کا ہے آخری آسمان نظام شمسی ستاروں سورج اور چاند کا دارالحکومت خداوندی ہے۔ جس پر پہرہ چوکیداروں کا ہے۔ زمین کے بھی طبقات ہیں سب سے نیچے کا طبقہ عالم برزخ ہے۔ مُردہ قبر میں دفن ہونے کے بعد زمین کے طبقات میں تقسیم ہوجائے گا۔ جو تہہ بہ تہہ انتہائی تاریک خطرناک گناہگاروں کا ٹھکانا ہوگا۔ بندوں کے زمین پر اعمال کا فیضان اوپر آسمانوں سے انُ پر زمین پر برستا رہتا ہے۔ بدکاری فسق وفجور۔ فتنہ فساد کا بگاڑ آسمان سے بلاؤں مصیبتوں زلزلوں طوفانوں کی شکل میں برستا رہے گا۔ اللہ بڑا بادشاہ ہے سارا نظام خیر و برکت کا آرام و سکون پہنچاتا رہتا ہے۔ زمین و آسمان کی بناوٹ میں فرق نہیں ہے۔ آدمی کی بناوٹ میں فرق ضرور ہے اسی وجہ سے نیک و بد آدمیت اور شیطانیت دونوں کا وجود ہے۔ کاروبار دنیا آزمائش جہاں کے لیئے یہ فرق انسانیت اور شیطانیت ضروری ہیں۔ جب ہی تو امتحان اور آزمائش خیر و شر کا فیصلہ ہوگا۔ حکومت کا انتظام اُس وقت قائم رہے گا۔ جب مجرموں کو سزا دی جائے گی۔ کفر شرک ظلم ختم کیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو اچھے لوگوں کو انعام تمغے ہمت افزائی کی سندیں دی جائیں گی۔ انصاف کے سارے تقاضے پورے ہوں گے اس لیئے انصاف کا دن مقرر کردیا گیا ہے۔ توبہ مغفرت بھی عدل و احسان کیساتھ ملے گی اللہ رحم والا مہربان ہے۔ اللہ کو یاد کرو نمازوں میں پچھلے پچھلے راتوں کو ذکر نور یاد زیادہ رکھو۔ اللہ اگر تمہارا پینے کا پانی ہی خشک کردے تو تم پھر کہاں سے پانی پیوگے۔

پیاس کی شدت سے مرجاؤ گے۔ یہی ایک سزا کافی ہے۔ خدا نے تم کو مہلت دے رکھی ہے موقعہ ہے خدا کے حکم پر چلو اس کی اطاعت فرماں برداری کرو۔

اس کے بعد کی سورت ن والقلم قرآن کی 68 ویں سورت قرآن کا قلم سے اور اخلاق کا علم سے رشتہ کیا ہے۔ اس کتاب کے حوالے سے علم و اخلاق کی جو تعلیم دی گئی ہے جو حضور صلعم کی وساطت سے امت کو ملی اس کا ذکر ہورہا ہے۔ کتاب اور قلم سے اخلاق رسول اللہ کی سند جاری کی جارہی ہے۔ محمد صلعم نے زندگی میں کبھی قلم نہ پکڑا اور نہ کتاب کو ہاتھ لگایا۔ ان کے لیے قلم اور کتاب اجنبی چیز ہے پھر یہ پیغمبر کتاب کے ساتھ بہترین اخلاق کا نمونہ بن کر کیسے آگیا۔ یہ کیسا کلام ہے۔ کیا کہتا ہے لوگ تو اس کو مجنونہ باتیں کہتے ہیں۔ یہ تو وہی تعلیم ہے جو آدم کو دی گئی۔ ابراہیم کو دی گئی کتاب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی کتاب کی تعلیم ہے۔ قرآن قسم کھاتا ہے کہ "اے رسول تم اس کتاب کے نزول سے صاحب کتاب صاحب اخلاق ہوئے اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ جس صبر و ثبات سے تم خلق عظیم اخلاق حسنہ کا نمونہ بنے۔ وہی سبق اپنی امت کو پڑھاؤ۔ اسلام کا تصور اخلاق حسنہ انسانی کردار کی اعلیٰ مثالی عزم و استقلال صبر و حوصلہ۔ توکل کلمہ لا الٰہ کا نعرہ اعلان حق کا پیغام دنیا کو سکھاتا ہے اور جہاد ہے ظلم نا انصافی، خیانت، بے ایمانی، بد عہدی، فحش گوئی، بے حیائی، بربریت، غیبت، چغل خوری، رشوت، مال حرام، جھوٹ، وعدہ خلافی، لوٹ مار، قتل و غارت گری منکرات جو بے دین معاشرہ میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ دین اسلام کی تعلیم ان سب کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانیت کو اعلیٰ مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔ حضور صلعم کی زندگی کی مکمل نمونہ انسانیت ہے۔ اس کو تمام لواب قیامت تک کوئی نبی، رسول نہیں آنے والا ہے اور نہ اللہ کی وحی آئے گی۔ قرآن اس کا موجود ہے۔ اس کو پکڑلو اس سے سب کچھ حاصل کرلو۔ ابراہیم نے اللہ سے دعا کی تھی۔ اللہ نے دعا قبول کی اس کا اثر اب رسول اللہ صلعم کی نبوت سے پورا ہورہا ہے۔ اللہ کے پاس کا ایک دن دنیا کے ہزار برس کے برابر کا ہوتا ہے اس لیے اس پورے عرصہ میں انسانیت کئی مدارج مرحلوں سے گذری۔ اب رسول کی موجودگی میں دعا کی قبولیت کا وہ وقت و تاثیر دعا کا نتیجہ تھا کہ نظری اور عملی تعلیم اسلام کی مکمل ہوئی ایک ایسی قوم تیار ہوئی جس کو قرآن نے کنتم خیر امۃ کا لقب دیا۔ یہی مقصد تخلیق آدم کا تھا۔ یہی امانت دین تھی جو قرآن لے کر آیا تھا کائنات کی ساری مخلوقات نے اس بار امانت کو اٹھانے سے معذوری و معذرت پیش کردی اور انسان نے اس بار امانت کو اٹھالیا۔ وہی اس کا مستحق تھا۔ آج وہی انسان تسخیر کائنات کی بلندیوں کو

چھوٹے ستاروں پر کمندیں پھینکنے نکلا ہے۔ اس کی نیکیاں سجدے بھی فرشتوں سے آگے نکل گئے انسان اس کائنات میں عظیم ہے خدا کے ہاں بھی مقرب متقی ہے۔

اس کے بعد کی سورت 69 ویں الحاقہ ہے کیا تم جانتے ہو الحاقہ کیا چیز ہے وہ سخت آزمائش کے دن کی علامت ہے جس کو پچھلی قوموں عاد و ثمود جیسے لوگوں نے جھٹلایا تھا۔ قیامت کا دن جس دن اسرافیل اپنا صور پھونکیں گے پہلی آواز میں ہر دنیا کی چیزیں الٹ پلٹ ہو کر زمین چٹیل میدان بن جائے گی۔ پھر آسمان پھٹ جائے گا۔ فرشتے آسمان سے اللہ کا عرش اٹھائے ہوئے اتریں گے خدا کی عدالت میزان قائم ہوجائے گی۔ سب کے اعمال نامے دیکھے جائیں گے میزان عدل تولے جائیں گے اس کے مطابق سزا اور جزاء کا اعلان ہوگا۔ اللہ قسم کھاتا ہے اس دن کی جب تم اس کو دیکھو گے۔ تب یقین کرو گے۔ رسول خدا کا سچ کہتا ہے خیالی باتیں نہیں کرتا۔ تم رسول اللہ کی باتوں کو جھٹلاتے ہو اس کی سزا میں تمہاری رگ جان کاٹ دی جائے گی۔ جس کو تم ہارٹ فیل ہونا کہتے ہو۔ تمہیں اس سے کون بچا سکتا ہے۔ اے رسول خدا تم اللہ کا ذکر اس کے نام کی تسبیح زیادہ کرو۔

اس کے بعد کی 70 ویں سورت المعارج ہے۔ قیامت سے متعلق لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس کا عذاب کیسا ہوگا۔ کہہ دو بڑا سخت عذاب ہوگا۔ اس کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ انسان کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں۔ تو فرشتے اس کو لے کر آسمان کی بلندیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ قیامت کا ایک دن اس دنیا کے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ وہ دن بہت قریب کی بات ہے آسمان سخت تانبے کی طرح ہوجائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ نفسا نفسی کا عالم ہوگا ہم ایک دوسرے کو اس دن دکھلادیں گے کہ قیامت کیا دن ہوگا۔ عبادت گذار خدا کے متقی بندے سب سے الگ ہوں گے ان کو قیامت کے دن کا یقین و ایمان تھا۔ نمازوں کے پابند، زکوٰۃ پابندی سے ادا کرنیوالے خدا کی خوشنودی میں اپنا مال سوالی بے سوالی لوگوں میں تقسیم کرنیوالے۔ خدا کے خوف عذاب سے ڈرنے والے بے حیائی بے شرمی سے دور رہنے والے اپنی امانتوں کو پورا کرنیوالے عہد اقرار کا پورا کرنے والے یہ اصحاب جنت تکریم والے ہوں گے۔

اس کے بعد کی 71 ویں سورت نوح پیغمبر کے نام سے مخصوص آئی ہے۔ انہوں نے اپنی قوم کو ہر طرح سمجھایا بتایا کہ یہ زندگی مختصر ہے۔ موت کے بعد دوسری زندگی آنیوالی ہے اس دن تم سے کفر و شرک کے بارے میں پوچھا جانیوالا ہے۔ انہوں نے نہ مانا۔ انکار کیا۔

نوحؑ علیہ السلام نے اللہ سے بددعا کی اپنی ناکامی کا اعتراف کیا مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ اللہ کا عذاب آیا بارش کا سیلاب آیا۔ ساری قوم کو بہا لے گیا۔ ساری قوم اپنے معبودوں وَدّ، سُواع، یَغُوث، یَعُوق، نَسر سمیت نیست و نابود ہو گئی۔ ان کی نسل تک باقی نہ رہی۔ ظالم سرکش لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے ان کا نام و نشان بھی لینے والا کوئی نہیں ملتا۔

اس کے بعد کی 72 ویں سورت جن ہے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے حبیب کو خبر دی کہ جنوں کی ایک جماعت نے آپ کے قرآن کو سنا اس پر ایمان لے آئے۔ انہوں نے اقرار کیا کہ اللہ پر ایمان لانے والے کفر و شرک سے توبہ کر نیوالے ہیں۔ اس سے پہلے جنوں کی ٹولیاں جادو سحر کرنیوالوں کیساتھ مل کر انسانوں کے بہت سے کام کاج کے مسائل میں شریک ہوتے تھے ان کو حل کرتے مشکلات میں پیش گوئی کر کے ان کو بچاتے تھے۔ اس لیئے ان کے دماغ خراب ہو گئے تھے کہ وہ بھی خدا کے قائم مقام ہو سکتے ہیں۔ جب آسمان پر سخت پہرے چوکی کا انتظام ہو گیا ان کی رسائی آسمانوں پر ختم ہو گئی تو عاجز بن گئے اپنی اصلیت اور حقیقت کا پتہ لگا تب وہ معتوب ہو کر ایمان لائے حضور صلعم کا جنات سے مکالمہ ہوا جو آیت 9 سے 14 تک سنایا گیا۔ اس کے بعد مکہ میں قحط کا نزول ہوا۔ اس کا ذکر ہے (آیت 17) حضور صلعم کی دعا سے قحط ختم ہوا۔

اس کے بعد کی 73 ویں سورت المزمّل ہے میرے رنجیدہ دل گرفتہ کپڑا لپیٹے پڑے رہنے والے محبوب اٹھو۔ لوگوں کی باتوں کی پروا مت کرو۔ اپنا کام جاری رکھو اللہ کی یاد سے دل کو بڑی تقویت ملتی ہے۔ تم راتوں کو اٹھ کر اللہ کی یاد اس کی عبادت میں کھڑے ہو جاؤ۔ اوّل شب بھی اور آخر شب بھی صبح صادق سے پہلے بڑا مقبول وقت ہوتا ہے جب سارا عالم نیند میں سوتا ہے۔ تم جاگے ہوئے اپنے اللہ سے باتیں کرتے ہو۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہو تو اس کو صاف صاف پڑھو اس کی عبادتِ شب کو بوجھ مت خیال کرو۔ بیشک نیند سے اٹھنا عبادت کے لیئے کھڑا ہونا بڑا سخت دل پر لگتا ہے۔ لیکن یہ وقت خامشی کا اللہ کو پسند ہے اللہ کا محبوب اللہ کے دیدار کے شوق میں نیند سے اٹھ کر عبادت کے لیئے کھڑا ہو جاتا ہے تو انسان کا نفس اس کے قابو میں آجاتا ہے۔ دل کی یکسوئی خوب ہوتی ہے۔ تنہائی سکون میں بڑا مزہ ملتا ہے۔ کافروں سے جو اذیتیں تمہیں ملی ہیں وہ ہمیں معلوم ہیں صبر و تحمل سے برداشت کرو۔ اور ان سے نبٹنے کی ہمیں مہلت دو عنقریب کا انتظار کرو دیکھو ان کا کیا حشر ہونیوالا ہے۔ قیامت کی خبر دینے کیلئے قیامت کے دن سے ڈرانے کے لیے ہم نے تمہیں بھیجا ہے۔ مصر کے لوگوں کے پاس فرعون کو

ڈرانے کیلئے بھی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا لیکن انہوں نے بھی تمہاری طرح رسول کا کہا نہ مانا تھا۔ ان کا انجام قرآن نے سنایا ہے۔ تمہارا انجام بھی وہی ہوگا۔ قیامت کی ہولناکی تم کو بوڑھا کر دینے کے لیئے کافی ہے اللہ کا وعدہ غلط نہیں ہے متقی لوگ اللہ سے ڈرنے والے نمازوں کی پابندی کرتے ہیں یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارتے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں کہ راتوں کو نیند سے جاگ کر تہجد کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ سے اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ وقت کی تقدیر کا اندازہ اللہ کو ہے۔ تہجد کا وقت بہترین ہے۔ عبادت کے لیے قرآن کی تلاوت کے لیئے جس قدر تم سے ممکن ہوسکے۔ قرآن پڑھا کرو۔ تمہارا اختیاری عمل ہے۔ راتوں کی سردی میں گرم لحاف سے الگ ہونا دل پر جبر کرنا ہوتا ہے۔ مگر تم اللہ کی رضا میں سب کچھ کرتے ہو اللہ جانتا دیکھتا رہتا ہے۔ یہ نفل عبادت زیادہ ہے دن کا وقت تلاش معاش کا ہے گہما گہمی کا ہے۔ عبادت کا وقت فرصت کم ملتی ہے۔ محنت و مشقت کے بعد رات کا آرام بھی ضروری ہے۔ صبح تازہ دم اٹھنا بھی ہے۔ اس لیئے دن کی فرض پانچ نمازیں مقرر کردی گئی ہیں۔ ان کے پابند ہوجاؤ زکوٰۃ پابندی سے ادا کرو لوگوں کو قرض حسنہ دیا کرو۔ آخرت کا بہترین سامان صدقہ خیرات تمہارے ساتھ جانیوالا ہے۔ اللہ سے اپنی بخشش کی دعا مانگو۔

اس کے بعد سورت المدثر 74 ویں سورت ہے۔ مکہ کی بالکل ابتدائی سورتوں میں سے ہے۔ دین کے کاموں کے لیئے اے رسول اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ کی عظمت بزرگی کو بیان کرو۔ لوگوں کو سمجھاؤ کہ بتوں کی پرستش چھوڑ دیں ایک خدا کی عبادت کریں اللہ ایک ہے۔ پاک صاف ہے۔ تم بھی اے رسول اپنے کپڑوں کو پاک صاف ستھرے رکھو۔ قیامت کے دن کا خوف ڈر لوگوں کو سناؤ تم میں سے ایک شخص تمہاری بڑی مخالفت کرنیوالا ہے اس کو تم میرے حوالے کردو۔ اس کو اپنے مال و دولت اولاد کا گھمنڈ ہے حکومت اقتدار کی حرص بھی ہے۔ عنقریب اس کا خاتمہ ہونیوالا ہے۔ (جنگ بدر میں مارا گیا) قیامت کے دن کا عذاب اس کے علاوہ اور بہت سخت اس کو دیا جانے والا ہے۔ دوزخ کے دروازوں پر (19) فرشتے مقرر ہیں کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ کافروں کے 19 درجے ہوں گے الگ الگ۔ ہر کافر مشرک چاہتا ہے کہ اسکو معجزہ دکھایا جائے۔ کہدو یہ قرآن خود ایک بڑا معجزہ ہے۔

اس کے بعد کی سورت القیمہ 75 ویں سورت ہے۔ اللہ قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہے۔ انسانی نفس کی بھی قسم کھاتا ہے جو اس پر ملامت کرتا رہتا ہے۔ عجیب عجیب وسوسے دل کے اندر پیدا کرتا رہتا ہے۔ اپنی نفس کی بدولت تو وہ نفسانی خواہشات لذات میں پھنس جاتا

ہے۔ خدا سے بے خوف۔ حیاتِ بعد الممات سے لاپروا اپنے انجامِ آخرت سے بے خبر نفسانی خواہشات کا بندہ بُرے بُرے کاموں میں مشغول ہوجاتا ہے۔ چاہتا ہے کہ کھلا چھوڑ دیا جائے بن ناتھی کا بیل سمجھاؤ ڈراؤ تو کہتا ہے قیامت کب آئے گی۔ عالمِ دوبارہ نیست۔ جب زندگی کا وقفہ اور مُہلت ختم ہونے آتی ہے موت کا فرشتہ روح قبض کرنے آجاتا ہے تو پھر اس کو کون بچا سکتا ہے۔ سکرات کی بیہوشی طاری ہوجاتی ہے۔ پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جاتی ہے۔ اب چلنا ہے اس کو خدا کی طرف۔ لوگو! اس آخری وقت سے پہلے سنبھل جاؤ۔ توبہ استغفار کرو۔ خدا سے مغفرت چاہو۔ اللہ کی عبادت کرو نمازوں کی پابندی رکھو نیکی بھلائی کے کام کرلو۔ تمہاری حقیقت کیا ہے۔ گندہ پانی کا ایک قطرہ نطفہ سے لوتھڑے سے انسانی شکل میں آئے ہو۔ طفولیت سے جوانی بڑھاپے کی سیڑھیوں میں آگئے۔ کب تک غفلت میں پڑے رہو گے۔ موت کی تیاری کرو۔ دوبارہ موت کے بعد کی زندگی کا یقین رکھو۔

اس کے بعد کی سورت 76 ویں الدھر ہے۔ انسان کی اپنی حقیقت قطرہ سے شروع ہوتی ہے۔ ایک بوند پانی کی کہاں سے کہاں آگیا۔ مگر خدا کا ناشکر گذار رہا۔ دنیا کی نعمتیں ملیں پھر بھی خدا کو نہ پہچانا۔ اس کا شکر گذار نہ بنا۔ انسان اپنی فطرت میں ناشکرا پیدا ہوا ہے۔ اپنی امّارہ نفس حرصِ نفس میں گمراہ رہتا ہے۔ آدمیت انسانیت سے نکل کر شیطانیت حیوانیت میں جا پڑتا ہے۔ اس کے لیے ہدایت رہنمائی کی ضرورت تھی۔ ہم نے اے محمد صلعم آپ کو بھیجا کہ انہیں سیدھی راہ دکھلائیں جنت اور دوزخ دونوں کے حالات مناظر کھول کھول کر سنا دیے ہیں اب اس کی مرضی جو چاہے عمل اختیار کرے۔ اے رسول! آپ ان کی نافرمانی سرکشی پر صبر و تحمل سے کام لیں۔ اپنی عبادت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔ راتوں کو تہجد کی عبادت طویل ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔ حقوق اللہ حقوق العباد پوری رکھیں۔ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا رہتا ہے وہ ہماری مرضی مشیت سے ہوتا ہے۔ ہم جو چاہیں گے وہی ہوگا۔

اس کے بعد کی 77 ویں سورت مُرسلات ہے۔ پہنچنے والی بھیجی جانے والی وہ کیا چیز ہے جو پانی سے بھری ہوئی بادلوں کو لیے ہوئے اڑتی پھرتی رہتی ہیں۔ یہ قدرت کے مظاہرے ہیں۔ اللہ کے فرشتے آسمانوں پر ان کاموں کے لیے مقرر ہیں۔ اپنا کام خدا کے حکم سے انجام دیتے رہتے ہیں۔ جب بادل گرجتے ہیں بجلی چمکتی ہے کوندا بجلی کا لپکتا ہے۔ سیاہی چھاجاتی ہے تو آسمانوں میں فرشتے خدا کے خوف سے ڈر سے لرز جاتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ جس دن قیامت ہوگی اس دن یہی منظر پیش ہوگا۔ بڑا سخت دن ہوگا۔ افسوس کہ

لوگ اس سخت عذاب کے دن کو جھٹلاتے ہیں اس کا یقین نہیں کرتے۔ علانیہ جھگڑتے ہیں۔ انکار کرتے ہیں۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ دیکھو ایک گندہ پانی کی بوند مادر رحم کے محفوظ مقام پر بے حقیقت پڑی تھی۔ اللہ نے اس کو نظام ربوبیت سے پھیلایا۔ بڑھایا اس کی مختلف حالتیں بدلیں۔ اس کو گوشت پوست ہڈیوں کا ڈھانچہ دیا ایک خاص وقت مقررہ کے بعد صحیح سلامت جاندار انسان دیکھنے والا سننے والا بنایا۔ اب یہی بوند پانی کی تخلیق پر اللہ کی خدائی کا انکار کرنے لگی۔ باتیں کرتی ہے قیامت کا انکار کرتی ہے دوبارہ حیات بعد الممات کی قائل ہی نہیں ہے۔ افسوس ہے اس انسان پر جو اپنی حقیقت ہی بھول گیا اس کو سجھاؤ ہدایت نصیحت جس قدر کرسکتے ہو کرتے رہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تیسواں پارہ

نصف تک تلاوت

سورۃ النبا

چھبیسویں تراویح

سورہ النباء کے شروع میں قیامت کا ذکر ہورہا ہے۔ وہ ایک عظیم ہیبتناک واقعہ ہوگا۔ خدا کی نعمتوں اور احسانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر قیامت کے خوفناک منظر کو پیش کیا گیا ہے۔ جس دن اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ صور پھونکے اس آواز پر مردے اپنی قبروں سے جاگ کر زندہ نکلیں گے کہیں گے کس نے ہمیں نیند سے بیدار کیا اور سب ایک میدان حشر میں جمع ہوجائیں گے۔ آسمان اس دن کھل جائے گا۔ اس میں راستے ہی راستے ہوجائیں گے۔ پہاڑ زمین سے ریزہ ریزہ ہوکر روئی کی طرح اڑنے لگیں گے دوزخ کو باہر لایا جائے گا۔ اس کی دہکتی آگ کے شعلے سرکشوں نافرمانوں کی گھات میں آوازیں لگا رہے ہوں گے۔ دوزخ بڑے لوگوں کا ٹھکانہ بنے گی جہاں برے لوگ جن دانس ڈالے جائیں گے ان کے کھانے پینے کے لیے تکلیف دہ خدا پینے کے لیے گرم پانی دیا جائے گا۔ انہیں پیپ پلائی جائے گی۔ یہ بدلہ ان کے برے کاموں کا ملے گا۔ یہ سب ان کے اعمال نامے میں لکھے جاچکے تھے۔ جو لوگ خدا کے خوف ڈر رکھنے والے یوم آخرت کا یقین ایمان رکھتے تھے وہ نیک جنتی لوگ ہوں گے۔ پرہیزگار متقی لوگوں کے لیے جنت کے انعام لذیذ میوے پھل ان کی غذا ہوگی۔ انگور کھجوروں کے باغ ہوں گے۔ دل بہلانے کے لیے نوجوان خوبصورت عورتیں ساتھ ہوں گی۔ پینے کے لیے قسم قسم کے مشروبات لبالب پیالوں میں ملیں گے۔ وہاں کوئی بیہودہ لغو بات سننے کو نہیں ملے گی۔ یہ بخشش انعامات خدا کی طرف سے صالح جنتی لوگوں کو ملیں گے اللہ کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ تمام ملائک اور فرشتے صف باندھے اللہ کے حضور ادب سے سر جھکائے کھڑے ہوں گے کسی کو اس کے حضور بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ وہ فیصلہ کا دن ہوگا۔ لوگوں کو انکے اچھے کام کے اچھے بدلے برے کام کے برے بدلے ملیں گے ان کے اعمال نامے ہر ایک کے ہاتھ میں

ہوں گے۔ اس دن کافر بول اٹھیں گے ہائے مصیبت ہم اس دن کے آنے سے پہلے مٹی پتھر بن گئے ہوتے۔

اس کے بعد کی سورت 79 ویں والنّازعات ہے قسم کھائی گئی ان فرشتوں کی جو کافروں اور موسنوں کی روحیں قبض کرنے کے لیے مقرر ہیں۔ روح انسانی بدن کے اندر سے کھینچ کر نکالی جائے گی۔ خدا کا فرشتہ عزرائیل اس کے ساتھ دو اور فرشتے ہوتے ہیں جو روح کے ساتھ ساتھ زمین سے آسمانوں کی طرف اڑتے چلے جاتے ہیں۔ یہ محافظ فرشتے عزرائیل کے ساتھ تیرتے ہوئے آسمانوں میں خدا کے حضور پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں سے جیسا حکم ملتا ہے اس کے مطابق روح کو آسمانوں میں کچھ دیر آرام کرنے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر ان کو عالم برزخ میں پہنچایا جاتا ہے۔ جو عالم آخرت کے انتظار میں روحیں آرام کرتی رہتی ہیں اپنا اپنا مقدر بھگتتی رہتی ہیں جب قیامت کا صور پھونکا جائیگا اسرافیل کی آواز پر قبر کے مردے زندہ ہو کر قبروں سے باہر نکل آئیں گے اور روحیں جسموں کیساتھ ملادی جائیں گی مرنیوالے کے نام شناخت کیساتھ سب لوگ اصلی حالت میں آجائیں گے اور اس دن سب خوف سے لرز رہے ہوں گے آنکھیں سب کی ندامت سے جھکی ہوں گی اس دن سب کو معلوم ہوجائیگا کہ وہ خسارے میں پڑ گئے ہیں ان لوگوں کے پاس اپنی آخرت کے لیے زادِ راہ کچھ پاس نہیں ہے وہ قیامت کا یقین ہی نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد دوسرا صور اسرافیل پھونکیں گے اور سب مُردے میدان حشر میں جمع ہوجائیں گے سب کے اعمال نامے ان کے ہاتھوں میں تھما دیئے جائیں گے سب کا حساب و کتاب ہوگا اور سزا و جزا سنائی جائیگی۔ موسیٰ علیہ السلام ۔ کا وادی طُویٰ کی مقدس جگہ پر بلائے جانے کا قصہ شروع ہوتا ہے کہ انہیں کس طرح نبوت اور معجزات دیکر فرعون کے پاس بھیجا گیا تھا جو خدا کا باغی و نافرمان ہوگیا تھا وہ من مانی نفسانی خواہشات میں خود پسند مغرور سرکش ہوگیا تھا اس کو ڈرانے دھمکانے کے لیے موسیٰ و ہارون گئے تھے اس نے ان جھٹلایا نہ مانا اور اللہ نے اس کے غرور و سرکشی کو مٹانے کے لیے دریا میں غرق کردیا لوگوں کے لیے سبق عبرت بنا تھا خدا کی قدرت کے مظاہروں کو دیکھو! دن رات نظروں کے سامنے ہیں۔ خدا کے انعامات و احسانات کو مانو جو تمہارے اوپر دن رات ہوتے رہتے ہیں تمہاری روزی رزق کا سامان حیات پیدا کرتے ہیں پھر بھی خدا کی وحدانیت سے انکار ہے۔ پیغمبر کا کام خدا کا حکم پہنچا دینا ہے قیامت جب آئیگی اس کا ایک دن دنیا کے دن کے حساب کے پچاس ہزار برس کے برابر کا ایک ہوگا لوگ کہیں گے ہم تو دنیا میں بہت مختصر مدت رہے ایک دن یا دو دن سے زیادہ نہیں رہے تھے۔

اس کے بعد کی سورت 80ویں عبس ہے حضور صلعم کی تبلیغ یکہ کے سرداروں کی محفل میں ہو رہی تھی کہ ایک نابینا صحابی دین کی کوئی بات پوچھنے کے لیے وہاں مجمع میں آگئے حضور سے بات کی کنارہ مکہ سردار قریش کو ایک معمولی ادنیٰ نابینا کا گفتگو میں مخل ہونا ناگوار ہوا حضور صلعم نے بھی اس بات کو پسند نہ کیا اللہ کا جلال آگیا پوچھا اے حبیب تمہیں ہمارے مخلص بندے کا یوں گھس آنا ناگوار خاطر ہوگیا اور تم انؐ کیطرف متوجہ تھے جو کبھی ایمان لانیوالے نہیں ہیں۔ میرے حبیب دین کی فہم سمجھ دینا میرا کام ہے تمہارا کام نہیں ہے۔ اور نہ تم اس بات کے لیے فکر مند ہو تم پر اس بات کی ذمے داری ہر گز نہیں ہے کہ کون اسلام لایا اور نہ تم سے اس بارے میں پوچھا جائیگا جو خدا سے ڈرنے والے رسول کے ملنے کے خواہش مند ہیں تم انؐ کی زیادہ فکر کرو انؐ کو دین سمجھاؤ یہ ہدایت نصیحت لوح محفوظ ہیں انؐ لوگوں کے لیئے ہے جو متقی ہدایت پانے والے ہیں جو اس ہدایت نصیحت کو قبول نہیں کرتا وہ مارا جائیگا یہ انکار کرنیوالوں کی حیثیت اور حقیقت تو دیکھو گندہ قطرہ سے پیدا ہوئے ان کو عقل سمجھ آنکھ ناک صورت شکل خدا نے دی اور آج اسی عقل و ذہن سے خدا کی نافرمانی میں آواز زبان سے نکالتے ہیں اس کی موت کے بعد دوبارہ زندگی ہم دیں گے پھر پوچھیں گے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا کا تابع دار رہے۔ اطاعت و فرماں بردار رہے اپنا محاسبہ خود کرتا رہے اپنے بچاؤ کی فکر خود کرے۔

اس کے بعد کی 81ویں سورت التکویر ہے یہ بھی قیامت کے ذکر سے شروع ہوتی ہے قیامت کے دن کا منظر پیش کیا گیا کہ کس طرح آناً فاناً نظام شمسی کا نظام درہم برہم ہوجائیگا چاند، ستارے بے نور ہو کر جھڑ جائیں گے ان تاروں ستاروں کی زندگی بھی عجیب زندگی ہے کہ وہ خود بخود پیدا ہوتے ہیں اور مرجاتے ہیں ان کی زندگی تقدیر پیمانے انداز سے سب مقرر کردیئے گئے ہیں یہ کائنات ساری اسی کی ہے جو اس کا بنانے والا اور اس کا فنا کرنیوالا ہے یہ رسول بھی اسی کا ہے فرشتے آسمانوں سے خدا کا حکم لے کر وحی رسول پر نازل کرتے رہتے ہیں جبرئیل امین زبردست قوت والے مقرب اللہ کے فرشتے ہیں جنہیں اللہ نے نزول وحی کے لیئے معتبر فرشتہ بنایا ہے اس امانت دار فرشتے کو اسکی اصلی ہیئت شکل میں مکہ کی وادی میں سب سے پہلے آسمانوں میں جھولتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر اسؐ نے وحی کے ذریعے ان کو قرآن سکھایا تھا غار حرا کے اندر لوگو! اس قرآن کو پڑھو اس کی ہدایت اور نصیحت پر عمل کرو تم اپنے لیے وہ کچھ نہیں چاہ سکتے جو خدا چاہتا ہے تمہارے لیے۔ خدا کی مشیت ارادہ مرضی سب پر حاوی ہے جو وہ چاہے گا ہوگا اس کے بعد کی 82ویں سورت انفطار قیامت کے ذکر سے شروع ہوتی ہے جب سمندروں

کا پانی خشک ہوجائیگا۔ قبریں اکھیڑدی جائیں گی ہر شخص کو معلوم ہوجائیگا کہ وہ اپنے ساتھ کیسا نیک عمل لایا ہے اور پیچھے کیا چھوڑ آیا ہے۔ دنیا کی زندگی مختصر ہے۔ اچھی صالح زندگی صبر کرو دنیا کے غلام بن کر آخرت سے غافل ہوکر زندگی مت گزارو۔ اللہ نے تمہارے دائیں بائیں دو فرشتے مقرر کردیئے ہیں جو تمہاری ہر بات نوٹ کرتے جاتے ہیں ویڈیو فلم، ویڈیو کیسٹ ٹیپ ریکارڈ کرتے جاتے ہیں تاکہ تم کسی وقت ان کا انکار نہ کرسکو تمہاری حرکات اعمال سب فلم ہوکر تم کو دکھائے جائیں گے اسی کے مطابق تم کو بدلہ ملیگا۔ سزا جزاء کا انحصار اسی اعمال نامے کے گنتی شمار اور وزن پر ہوگا تم کو اسکی کوئی خبر نہیں روز قیامت سب خبر ہوجائیگی۔ بہت کم لوگوں کو قیامت کا یقین ہوتا ہے اللہ کی عدالت میزان میں پورا پورا انصاف اور بدلہ دیا جائیگا۔

اس کے بعد کی سورت 83ویں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ آتی ہے۔ اس کا مضمون بھی قیامت اور قیامت کا انکار حیات بعد الممات کا ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی کرنیوالے قیامت کا یقین نہیں رکھتے انکار کرتے ہیں۔ کراماً کاتبین ان کا ایک ایک عمل لکھتے جاتے ہیں اسکی فلم بندی، ٹیپ ریکارڈ سب ہوتا رہتا ہے کیا کیا جھٹلائیں گے قیامت کے دن اور کس طرح جھٹلائیں گے ایک ایک عضو گواہی دیگا۔ ایک ایک حرکت فلم بند ہوچکی ہے۔ کہتے ہیں اگلے وقتوں کی باتیں جھوٹ موٹ کے قصے ہیں۔ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔ قیامت کے دن سب معلوم ہوجائیگا ہم نے اعمال نامے سب کے الگ الگ دفتر عِلِّيِّينَ سجین میں محفوظ رکھے ہیں پورا پورا ریکارڈ تیار ہے۔ اللہ کے دو محافظ فرشتے الگ الگ اس کی نگرانی پر مقرر ہیں۔ نیک لوگوں کی جنت میں لذیذ مشروبات سلسبیل سے تواضع ہوگی خاص مہر بند مشک کے شربت ہوں گے۔ لذیذ مفرح مشروبات حوض کوثر و تسنیم کے چشموں کا آب حیات جنتی لوگوں کے لیے مخصوص ہوں گے کافر بدبخت ان جنتی لوگوں کو دور سے دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کریں گے پوچھیں گے کس حال میں ہو قیامت کے روز نیک مسلمان کافروں پر ہنسیں گے۔ انہیں دوزخ میں دیکھیں گے۔

اس کے بعد کی 84ویں سورت اِنْشَقَّتْ ہے اسمیں قیامت کا منظر اعمال ناموں کا ذکر ہورہا ہے قیامت کے دن زمین اپنی سب امانتیں نکال باہر کردے گی اور خالی ہوجائیگی۔ اے انسان تو دنیا کی زندگی میں سب دنیا کی طلب میں محنت مشقت کرتا رہتا تھا روپیہ کمانے کی جستجو میں صحت سلامتی زندگی تونے ختم کردی اب موت کے منہ میں چلا آیا ہے۔ بتا تیرے پاس آخرت کے لیے کیا کمائی ہے اعمال نامہ دیکھا جائیگا نیک اعمال نامے کا صلہ جنت، بُرے بد اعمال نامے کی جگہ دوزخ اور جہنم ہے قرآن شفق کی سرخی کی قسم کھاتا ہے رات کی سیاہی کی قسم کھاتا

ہے کہ دن رات کی مختلف حالتیں بدلتی رہتی ہیں اسی طرح انسان کی مختلف حالتیں بدلتی رہتی ہیں کبھی نیند کی حالت کبھی آرام کی حالت کبھی محنت و مشقت کی حالت کبھی بچپن، لڑکپن، جوانی، بڑھاپا ایک طبقہ سے نکل کر دوسرے طبقہ میں پہنچ جاتا ہے یہ تو زندگی کا عالم ایک ہے دوسرا عالم برزخ ہے جہاں قبر کی حالت اور عالم برزخ آرام انتظار کی حالت تیسرا عالم آخرت موت کے بعد بھی طبقوں میں تقسیم ہوتا جاتا ہے زمین کے طبقات سات ہیں عالم برزخ میں گنہگار مختلف طبقات میں ہوں گے یہ طبقات ان کے اعمال ناموں کے لحاظ سے متعین اور مقرر ہوں گے لوگوں کو عذاب آخرت کی اس طرح خبر کردو جو نیک لوگ ہیں انہیں اچھے اجر کا ثواب ضرور ملیگا۔ اس کے بعد کی سورت 85 ویں البروج ہے قیامت کے دن کا حال بیان کرتی ہے۔ قیامت جمعہ اور عرفہ کا دن ہوگا۔ دونوں مل کر آئیں گے۔ اس دن تمام مخلوقات دوبارہ زندہ ہوگی انسان جن اور ملائکہ خدا کے حضور جمع ہوں جائیں گے۔ اعمال نامے سب کے ہاتھوں میں ہونگے۔ سب سے پوچھا جائیگا سب کیساتھ انصاف ہوگا۔ جنتی اور دوزخی لوگ الگ کئے جائیں گے۔ توبہ استغفار کرنیوالوں کو پھر موقعہ دیا جائیگا۔ اللہ معاف کرنے مغفرت کرنیوالا ہے۔ وہ مالک کل کائنات مالک یوم الدین ہے۔ اس نے عاد ثمود۔ اصحاب الاخدود سب ظالموں کا حال تمہیں سنادیا ہے۔ وہ سبق عبرت تماشہ مرنے والوں کیلئے قرآن مجید لوح محفوظ سے اتاری ہوئی کتاب میں سب کا حال سب کا انجام سنادیا گیا ہے یہ نصیحت والی کتاب ہے۔

اس کے بعد الطارق 86 ویں قرآن کی سورت ہے رات کو آخر شب آنیوالا ستارہ سب سے زیادہ روشن چمکدار تاروں بھرے آسمان کی رونق بنا اپنی خاص رفتار چال سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ وہ نجم الثاقب کہلاتا ہے۔ انسان کا اعمال نامہ بھی اسی طرح لکھتے لکھتے گھٹتا بڑھتا دفتر آسمان میں محفوظ رہتا ہے اسکو صرف قیامت کے دن ہی دکھایا جائیگا۔ اس کا وقت مقرر ہے۔ انسان اپنی حقیقت زندگی کا مقصد سمجھے سوچے جانے، مرد عورت کی پیدائش بیضہ نطفہ کی ملاپ سے ہے۔ یہ مادہ منی کیا ہے۔ مرد عورت کے جسم کے اندر سے قلب و دماغ کے پچھلے حصے سے ریڑھ کی ہڈی سے گزرتا ہوا اعضاء رئیسہ سے کھینچتا ہوا عورت کے سینے سے مستا ہوا نکلتا ہے۔ مرد کی پیٹھ کے پیچھے سے گدی سے نکل کر اعضائے تناسل میں جمع ہوجاتا ہے۔ ایکدوسرے کی نسل، وراثت، خوبیاں امراض کیفیات کا نچوڑ ایک قطرہ منی اور بیضہ کا پیمان تلذذ و تلذذ کی چٹخاروں میں جب آپس میں ملجاتے ہیں تو نطفہ تیار ہوتا ہے یہ قدرت کا کمال ہے اس کی مشیت مرضی ہے کہ اس نطفہ کو بار آور کرے یا فنا کردے باقی عورت کے رحم میں داخل کردے یا رحم

کے باہر ہی رہنے دے۔ پیدائش کی پہلی منزل ہے اس کے بعد دوسری منزل موت کے بعد قبر کی منزل ہے۔ جسم خاکی قبر کی مٹی سے مل جاتا ہے جو قیامت کے دن دوبارہ مادر زمین سے دوبارہ پیدا ہوگا۔ دیکھو

انسان کیطرح یہ قرآن بھی مخلوق ہے یہ قولِ فیصل ہے اس قرآن کی ہر بات اٹل ہے اسکو کوئی بدل نہیں سکتا لوگ اس کتاب کو پڑھنے اور ماننے میں حیلے بہانے کرتے ہیں اللہ بھی ان کی بدبختی، گمراہی کی تدبیریں حیلے بہانے تلاش کرتا رہتا ہے۔ جسطرح رات کی تاروں بھری رات کی تاریکی میں نجم الثاقب چمکتا روشن رہتا ہے۔ بالکل اسی مثال تنگ و تاریک جہل و گمراہی کی دنیا میں قرآن مجید نجم الثاقب کیطرح چمکتا ہوا نور کا مبداء ہدایت ہے قرآن کا ایک ایک حکم قولِ فیصل ہے اس سے زندگی سدھار لو ہٹ دھری سرکشی کے دن گنے چنے رہ جائیں گے زیادہ مہلت زندگی کو نہیں ملے گی۔ مہلت بہت کم ہے۔ اسکو تم ڈھیل سمجھو جب تک حیات ہے سانس کا رشتہ باقی ہے تمہیں چھوٹ ہے اس کے بعد تم کو ہماری طرف آنا ہے اور پھر ہم تمہارے مکر فریب حیلے بہانے عذر حوالے کی ڈوری کھینچ لیں گے اور تم کو اچھی طرح سمجھ لیں گے۔

اس کے بعد سورت اعلیٰ قرآن کی 87ویں سورت قرآن کا نظریہ مقادیر بیان کرتی ہے۔ اللہ سب کا خالق اور ربّ العالمین ہے اس نے ہر شے کو خاص مقدار، اندازہ، پیمانے حساب اور تقدیر سے بنائی ہے اس کا اندازہ پیمانہ حساب کتاب اسقدر ٹھیک ہے کہ ہر شیئے خود بخود اپنی اپنی رفتار سے اپنی اپنی سمت حرکت کرتی ہوئی اپنا اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ اسکی ہدایت رہبری کا نظام اس کے بٹن پر انگلی کس کی ہے اس کا نظام کس کے اختیار مرضی ارادہ میں ہے تم جان سکتے ہو۔ اللہ سب کا رازق مالک ہے۔ جو کوڑا کرکٹ زمین کے اندر جمع ہو کر خاکِ سیاہ بن جاتا ہے وہ بھی اللہ کی زمینی مخلوق کے غذا کے کام آتا ہے زمین کے اوپر نباتات درخت پھل پھول، اناج فصل کھیتی باغات، انسان کی غذا مویشیوں کا چارہ ہم پیدا کرتے ہیں۔ ذمے داری رزق دینے کی ہماری ہے ہم خالق رزاق ہیں قرآن کو پڑھتے جائیں خود بخود یاد ہوتا جائیگا۔ یاد کرانے کی ذمے داری ہماری ہے کوئی چیز ہم نہیں بھلائیں گے اے رسول ہم پھر تجھ پر ہر مشکل آسان کریں گے۔ اللہ کی یاد سے کبھی غافل مت رہنا۔ بد قسمت ہوگا جو خدا کی یاد سے غافل قرآن سے دور ہوجائیگا۔ دوزخ کی آگ میں ڈالا جائیگا۔ اے نبی نماز پڑھتے رہو اللہ کی تسبیح ذکر زیادہ رکھو۔ ایمان والے دنیا کی زندگی کو اہمیت دیتے ہیں ہم اخروی

زندگی کو اہمیت دیتے ہیں۔

اس کے بعد کی 88ویں سورت الغاشیہ قیامت کے ذکر سے شروع ہوتی ہے۔ غاشیہ معنی ڈھانک لینے والی۔ قیامت جب آئیگی تو اس کائنات زمین کو ڈھانک لے گی اس پر محیط بن کر چھا جائیگی۔ اور سب منہوت ہوجائیں گے۔ خراب عمل کرنیوالوں کو کانٹے دار غذا پھل عذاب کے چشموں کا کھولتا ہوا گرم پانی پینے کو ملے گا جو متقی صالح ہوں گے چہرے مسکرا رہے ہوں گے جنت میں پہنچائے جائیں گے۔ ان کی تواضع بہترین پھل سے مفرح مشروبات سے ہوگی۔ سب اللہ کی قدرت سے ہوگا اللہ کی قدرت کا تماشا اونٹ کی خلقت میں غور کرو کہ اس کو کسطرح بنایا سب حیوانات سے مختلف اسکی بناوٹ ہے یہ اللہ کی تخلیقات ہیں جسکو جیسا چاہا بنایا اللہ بڑا مالک ہے اس کے آگے جھک جاؤ قرآن کی نصیحت پر عمل کرو۔ جو نہیں مانتا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو ہم اس سے حساب لیں گے۔

اس کے بعد کی 89ویں سورت الفجر ہے۔ نفس مطمئنہ بیان کرتی ہے۔ یہ اللہ کی قدرت ہے کہ اعداد طاق اور جفت کے اندر مصلحتیں رکھدیں۔ ذالحجہ کی نویں محرم کی دسویں رکعتوں کی تعداد کہیں دو کہیں تین کہیں چار فرض کردیں عقلمندوں کے لیے اشارے ہیں اس کے اندر خدا کی مصلحتیں ہیں اگر تم غور کرو۔ عاد قوم دنیا کی بہت خوبصورت طاقتور، زبردست علم وہنر فن تعمیر کے یکتا لوگ پیدا کئے۔ فرعون مصر کے دربار میں اہرام مصر تعمیر کرانے والے پیدا کئے، کیسے کیسے زبردست نادر نمونے تباہ و ہلاک کردیئے گئے اسلئے کہ یہ سب نافرمان سرکش باغی تھے۔ خدا کے رسولوں کے۔ خدا کا قانون ہے قوموں کو آزمائش وابتلاء میں ڈالے ان کا امتحان لے بہت کم کامیاب ہوئے زیادہ نامراد ہوئے دنیا زیادہ پسند آگئی مال کی محبت زیادہ تھی صدقہ خیرات کبھی نہیں کرتے تھے۔ خدا سے بالکل نہیں ڈرنیوالے تھے۔ قیامت کے دن سارا نظام درہم برہم ہونیوالا ہے فرشتے آسمانوں سے صف باندھے ہوئے اتریں گے اس دن نصیحت ہدایت سب بیکار ہوجائیں گے۔ کاش زندگی میں آخرت کی بھی فکر کی ہوتی آخرت کا زاد راہ ساتھ لیا ہوتا۔ نفس انسان نے ہمیشہ ذلیل کیا نفس امارہ نے ساتھ نہ چھوڑا بہت کم لوگ خوش نصیب ہیں جنہیں نفس مطمئنہ ملی کامیاب رہے۔ ایسی روح مطمئنہ سے کہا جائیگا۔ جا! جنت میں داخل ہوجا تیری پسند کی جگہ اللہ تجھ سے راضی تو اللہ سے راضی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تیسواں پارہ کے آخری
25 سورتوں کی تلاوت

سورت البلاد 90، سورت الشمس 91

قسم ہے شہر مکہ کی جہاں خدا کا مرکز عبادت ہے جہاں آخری پیغمبر پیدا ہوا جہاں نزول قرآن ہوا جہاں 360 بتوں کی گندگی کے کفر و ظلمت کو پاک صاف بنایا گیا۔ امن کا شہر لڑائی قتال جہاد کے لیے منع کیا گیا شہر ہے۔ انسان پیدائش سے موت تک مشقتوں میں ڈالا گیا مشکل مرحلوں سے گزارا گیا اور اپنی حدوں سے باہر نکل گیا۔ اللہ کی توفیق و ہدایت اسکو ملی اس نے کھو دیا۔ اس کو اس بات کا زعم اور گھمنڈ ہے کہ وہ اپنی محنت اور مشقت سے قابلیت لیاقت سے سب کچھ کماتا ہے پاتا ہے وہ اپنا آپ مالک ہے مرضی کا مختار ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے جو وہ سمجھتا رہتا ہے کہ اسکو آزاد چھوڑ دیا گیا۔ اس کے اندر ایک اور آدمی ہے۔ اور آدمی رہتا بستا ہے اصل آدمی وہی ہے اس کا نفس جس کو موت آتی ہے وہ اس کو ابھارتا رہتا ہے گمراہ کرتا رہتا ہے مومن بنتا ہے تو صدقہ خیرات کرتا ہے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ قرض داروں کا قرض ادا کرتا ہے۔ لوگوں پر اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ نیکی بھلائی کرتا رہتا ہے۔ اللہ کا پسندیدہ بندہ ہے۔ یہ اصحاب المیمنہ کے گروہ میں سے ہوگا یعنی داہنے ہاتھ والے جو خدا کے باغی سرکش۔ قرآن کی آیات بینات کو جھٹلانے والے ہیں وہ اصحاب المشئمہ والے شامت اعمال والے بائیں ہاتھ والے جنہیں دوزخ کی آگ میں ڈالا جائیگا۔ اس کے بعد کی سورت 91 ویں الشمس آتی ہے۔ نفس انسانی بیان کرتی ہے۔ اللہ اپنی تجلیات کی نشانیوں کے ذکر سے قسم کھاتا ہے جو انسان کی حیات زندگی کے لیے پیدا کی گئیں ہیں۔ انسان کے اندر ایک اور انسان رکھدیا جسکو نفس کہتے ہیں جو باہر کے انسان کو چلاتا ہے۔ اکساتا رہتا ہے۔ بگاڑتا، سدھارتا ہے۔ باہر کا انسان جسم خول کا کیپسول ہے اندر کا انسان اصل انسان ہے جو سینے کے نیچے سے پاؤں کے نصف دھڑ تک قابض رہتا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے جدھر چاہتا ہے لیجاتا ہے سب اعضاء اس کے اختیار و قبضہ میں رہتے ہیں لذات نفس کا نام زندگی ہے۔ عاد و ثمود نے کیا کیا جی میں آیا

اونٹنی صالح کی جو خدا کی نشانی بن کر آئی تھی ہلاک کر دیا تھا جی کی خواہش تھی عذاب مول لیا۔ ہلاک ہو گئے۔

اس کے بعد والی 92ویں سورت واللیل ہے۔ پچھلی سورت والشمس تھی دن کی طلوع سے بیان ہوئی یہ رات کی تاریکی غروب آفتاب کے بعد سے شروع ہوتی ہے یہ دن رات خدا کی نشانیاں ہیں مرد اور عورت جوڑوں جوڑوں میں اس کا اتحاد ملاپ محبت سب خدا کی نشانیاں احسانات مراعات احسان ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنے ہم جنسوں کیساتھ مراعات کیساتھ کائنات کی قوتوں کیساتھ ہم آہنگی اور تباط اتفاق تعاون کیساتھ رہے انسان کا ربط کائنات سے دن سے رات سے روشنی سے تاریکی سے ہوا سے پانی سے تعلق بالراست رکھے یہ سب قدرت کے تحفے انسان کی زندگی مزاج طبیعت بناوٹ کے لیے ضروری لازمی ہیں۔ اگر ان قدرتی ذرائع قدرت سے ہٹ کر مصنوعی روشنی مصنوعی رات دن پیدا کرے تو اس کے نظام زندگی نظام حیات میں گڑبڑ پیدا ہو جائیگی۔ وہ بیمار مریض ہو جائیگا۔ اللہ ناپسند کرتا ہے۔ ان خدا یان حیات تازہ کی مصنوعات کو غیر حقیقی طرز حیات کو جو خود مشکل میں پھنس جاتے ہیں۔ قرآن کا کام صاف صاف نصیحت کرنا ہے۔ دنیا اور آخرت کا حال بیان کرنا ہے آخرت بہترین زندگی ہے۔ خیر خیرات صدقہ دو اللہ کی خوشنودی کی خاطر اچھے کام کرو قدرت فطرت کے مطابق زندگی بسر کرو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

تیسواں پارہ
آخری تلاوت

سورۃ الضحیٰ 93ویں آیتیں 95
سورت الم نشرح 94

سورت والضحیٰ 93ویں قرآن کی سورت دن روشن کی قسم جس کے بعد رات کی تاریکی چھا جاتی ہے جو قدرت کا نظام ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب کو کبھی اکیلا و تنہا نہیں چھوڑا نہ اس سے کبھی غافل ہی رہا ہے اسے میرے حبیب اللہ نے تمہاری دنیا سے بہتر اجر و صلہ آخرت میں رکھا ہے۔ اللہ آپ سے راضی اور خوش ہے اللہ عنقریب آپ کو اپنی نعمت کا تحفہ عطا کرنیوالا ہے (حوض کوثر) ایسی نعمت جسے دیکھکر سُن کر آپ خوش ہوجائیں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ نے جب آپ کو دنیا میں پیدا کیا۔ تو آپ یتیم تھے آپ کی والدہ نے آپ کو حلیمہ کے گھر چھوڑ دیا تھا ہم آپ کے سرپرست تھے۔ آپ غریب تھے اللہ نے غنی کردیا مال دیا محبت کرنیوالی خدیجہ کو دیا۔ ان سے لولادیں دیں۔ ساری نعمتیں آپ کو عطا ہوئیں آپ غریبوں، مسکینوں، محتاجوں کے موالی بنے ان کے دستگیری کرنیوالے ہوئے۔ اللہ نے آپ کو اپنا لیا۔ آپ فکر نہ کریں غریبوں اور محتاجوں کی مدد کا کام کرتے رہیں کسی سائل کو مت لوٹائیں اور نہ اسکو جھڑکی دیں اللہ کا ذکر اسکی یاد کرتے رہیں۔

اس کے بعد کی 94ویں سورت الم نشرح ہے۔ اے رسول ہم نے آپ کو بچپن ہی سے اپنی رسالت کے کام کے لیے منتخب کرلیا۔ قرآن کے نزول کے لیے آپ کا سینہ چاک کرکے اسکو آب کوثر و تسنیم سے دھو کر صاف کردیا پاک مطہر بنایا سینہ کی نجاست کو اللہ کے فرشتوں نے دھو کر نکال دیا۔ اسکو پاک صاف مستحکم مضبوط اللہ کی امانت کے لیے اس قابل بنایا کہ قرآن کا نزول اس پر سہارا جائے۔ دل کو تقویت ہو عنقریب اس سینہ پر نزول قرآن ہوگا ایک بوجھ امانت کا جسکو کسی نے نہیں قبول کیا۔ سب نے معذرت کرلی۔ ہم جانتے ہیں تمہارے لیے شرح صدر، تمہارے قلب اطہر کو مضبوط مستحکم پاک صاف قرآن کی ذمے داریوں کو پورا کرانا تھا۔ بہت بڑا فریضہ سونپا گیا تھا ہم نے اس کام کے لیئے تم کو پسند کیا تمہارا نام اور ذکر دنیا میں بلند کیا تم پر درود و سلام ہو۔ ساری دنیا قیامت تک اذانوں میں محمد الرسول اللہ کا نام بلند کرتی

رہے گی۔ اور سب سے زیادہ تمہارا نام زمینوں، آسمانوں میں گونجے گا۔ فرشتے آسمانوں میں درود و سلام بھیجتے رہیں گے جب بھی تمہارا نام ذکر زمین پر ہوگا۔ میرے حبیب مشکلوں سے تم نہ گھبراؤ ہر مشکل کے بعد آسانی آئیگی یہ قانون قدرت ہے جبتم اپنے گھر کے کام کاج اپنی ضروریات سے فارغ ہو لو تو پھر خدا کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ راغب ہو کر اسکی عبادت بندگی میں لگ جاؤ۔

اس کے بعد کی سورت 95 ویں والتین آتی ہے دنیا میں انسان کی تخلیق بہترین تخلیق نباتات اشجار پھلی ہے ان سب میں بہترین شجر زیتون کا ہے اس میں بنسبت کی بہترین خصوصیات حیات۔ شفا امن سلامتی رکھدی گئی ہے اس کے بعد انجیر ہے۔ اسمیں بھی وہی فلاح بہبود صحت سلامتی کی خصوصیات ہیں۔ اس کے بعد کی تیسری بہترین مخلوق جمادات ہے جو معدنیات جن میں بہترین تخلیق کوہ طور پہاڑ کی ہے جو بلند و بالا عزم و ارادہ کی مثال جہاں خدا نے اپنے پیغمبر موسیٰ سے ہمکلام ہوا تھا۔ کوہ صفا و مروا جس پر حاجرہ نے صبر و ثبات کا منظر خدا کی آس پیاس میں پکارا۔ اور شہر مکہ جہاں خدا کا حبیب پیدا ہوا جہاں قرآن نازل ہوا۔ ان سب میں افضل ترین مخلوق انسان کی جو سب سے بہترین تخلیق احسن التقویم ہے۔ یہ اعلیٰ ترین شرف انسانیت اس کے صالح عمل ایمان و یقین کی زندگی ایمان بالغیب اور ایمان آخرت سے عبارت ہے اس کا بہترین اجر اسکو اللہ کیطرف سے آخرت میں ملیگا قیامت کے دن اللہ احکم الحاکمین بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

تیسواں پارہ
آخری تلاوت

سورت اِقرأ 96 سورہ
سورہ القدر 97

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قرآن کی 96ویں سورت جسکی ابتدائی تین آیات سب سے پہلے غار حرا میں جبرئیل امین آکر سنائے سکھائے تھے۔ پہلی وحی ہے۔ اللہ کے رسول نے پڑھنا سیکھ لیا تھا اللہ کے نام سے جو الرحمان الرحیم ہے۔ خالق کائنات ہے ربُ العالمین ہے۔ انسان کچھ نہیں جانتا تھا اللہ نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا علم کو قلم کے ذریعہ محفوظ کیا۔ علم سے آدمی مغرور ہو گیا عقل سے دین کو سمجھنا چاہتا ہے۔ دین کو عقل کے تابع رکھتا ہے۔ ہر بات کو علم سے جاننا چاہتا ہے۔ عقیدہ میں علم کا کوئی گزر دخل نہیں ہے۔ وہ عقیدہ بالغیب ہے۔ بغیر جانے بوجھے یقین کر لینا مان لینا۔ یہ انسان کی بھول ہے کہ عقیدہ علم سے حاصل کریگا۔ یہی بات تھی کہ مکہ کے بڑے عالم فاضل فصیح و بلیغ عربی دانوں نے علم کے زور پر دین کو سمجھنا چاہا علم و فضیلت فصاحت بلاغت والے دین کو نہ پاسکے۔ بلال حبشی غلام عمر بدو اونٹ چرانے والے کا بیٹا دین کو سمجھ گئے اللہ کو اللہ کے رسول کو پالئے عقیدہ علم پر حاوی ہو گیا عقیدہ کی جیت ہوئی بے عقیدہ لوگوں کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ مکہ کے بڑے بڑے عالم فاضل جنگجو سرداران قریش شیبہ، عتبہ، ولید ابوجہل، جنگ بدر میں میں مارے گئے اللہ کو انتقام لینے سے کون روک سکیگا۔

اس کے بعد کی سورت 97 القدر ہے دلہن کے بناؤ سنگار والی پر رونق مہکتی سورت اِنّا اَنزلنٰہ سے شروع قدر و منزلت کی رات نازل ہونیوالی کتاب رحمت کی رات جو ہزاروں راتوں کی ایک رات کے برابر ہے۔ نزول قرآن کی بابرکت رات آسمانوں سے زمین پر اپنے حبیب سے راست ہمکلام ہوئی۔ ماہ صیام کی طاق راتوں میں رحمت و برکت فضیلت لے کر نازل ہوئی اس

رات کی عبادت فضیلت اجر میں ہزاروں راتوں کی عبادت اور صلہ کے برابر کر دیا گیا۔ لیلۃ القدر کیا ہے کون جان سکتا ہے اسکی رحمت و برکت اس رات اللہ کے حکم سے فرشتے آسمانوں سے زمین پر سینکڑوں کی تعداد میں اترتے ہیں اور اپنے مستقی نیک صالح بندوں سے مصافحہ کرتے ہیں ان کو پیغام دے کر جاتے ہیں خدا کی خوشنودی کا مژدہ انعام سنا جاتے ہیں۔ خدا کا امر ہی ہے لوگوں کی سلامتی اور نجات مغفرت آخری شب طلوع فجر تک رحمت چھائی رہتی ہے۔ اس کے بعد 98 ویں سورت بینات ہے۔ مکہ رسول اللہ کی پیدائش کا شہر اسمٰعیل جد امجد کی پیدائش کا شہر مرکز عبادت اللہ کا پہلا گھر خدا کی پہلی بینات ہے یعنی نشانی ہے۔ خدا کی نشانی کی علامت بن کر اس شہر میں قرآن سب سے پہلے آیا اور قیامت تک نشانی کے طور پر معجزہ بن کر سنایا پڑھایا جاتا رہیگا۔ اس سے پہلے جسقدر خدا کی نشانیاں توریت، انجیل میں آچکی ہیں ان کی تکمیل کا آخری ایڈیشن مکمل ایڈیشن قرآن آخری کتاب کھلی نشانی بن کر دائم قائم رہیگا۔ لوگ صالح مستقی ایمان دار خدا پرست اس خدا کے گھر کی عبادت کو آتے رہیں گے قیامت تک یہاں دینداروں خدا پرستوں کا مجمع لگا رہیگا یہ آخرت کے ماننے والے جنت کے حقدار ہوں گے۔ ہمیشہ کی زندگی کی نعمتیں انعامات ان کو ملیں گے۔ اللہ مومنوں سے راضی مومن بندے اللہ سے راضی اور خوش ہوں گے۔

سورت زلزال 99 سورہ التکاثر 102

سورت والعادیات 100

سورت القارعہ 101

قرآن کی 99 ویں سورت زلزال۔ قیامت کا منظر پیش کرتی ہے۔ جب زمین ہلادی جائیگی لرزہ براندام ہر چیز ہو جائیگی انسان حیرت زدہ ہو جائیگا ہر ایک سے پوچھتا پھریگا یہ کیا ہو گیا ہے۔ لوگ کہیں گے تیرے رب کیطرف سے اس کے حکم سے یہ ہو رہا ہے۔ زمین آج اپنی تمام نہیں نکال کر باہر کر دے گی آج یوم الحساب ہے۔ لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوں گے۔ ان کے کارنامے دیکھے جائیں گے جس کا وزن زیادہ ہوگا اسکو بہترین اجر دیا جائیگا۔ اور جسکی کمی کا پلڑا نیچے رہیگا وہ اپنی برائی بدی اس میں پڑھ لیگا۔

اس کے بعد 100 ویں نمبر کی سورت والعادیات۔ قیامت کے دن کا حال بیان کرتی ہے۔ جہاد میں کام آنے والے گھوڑوں کی مثال سے تشبیہ دی جارہی ہے۔ دیکھو کم عقل حیوان ہے۔ تم خدا رزق پہنچاتے ہو تو وہ تمہارا وفادار ہے تمہارا ہر حکم مانتا ہے تم اصطبل میں اسکو سردی گرمی بارش سے محفوظ رکھتے ہو تمہارا احسان مند تابعدار ہے تمہارے اشارے پر دوڑتا چلتا ہے۔ اور تم اعلیٰ اشرف مخلوق ہو خدا کی اس کے بڑے احسانات انعامات تم پر بے حساب ہیں۔ تم کیا حیوان سے بدتر کم عقل ہو جو اپنے آقا مالک کے وفادار، تابعدار، بندگی کرنیوالے کیوں نہیں ہیں؟ نہ خدا کی کتاب کے پڑھنے والے، نہ عبادت کرنیوالے، روزہ نہ رکھنے والے باغی، سرکش، کافر مغرور کیوں ہیں؟ انسان اپنی فطرت میں ناشکرا پیدا ہوا اور خود اس بات پر گواہ بھی ہے۔ دنیا کی محبت مال وجاہ میں گرفتار ہے۔ فرصت، مہلت نہیں کہ خدا کی طرف رجوع ہو اسکی اطاعت بندگی کرے ساری عمر دنیا کی طلب میں گزار دیا کچھ بھی حاصل نہیں کیا قبر کے اندر پہنچ گیا۔ موت کی نیند سو گیا۔ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائیگا۔ پھر اس سے پوچھا جائیگا کہ ساتھ کیا لایا ہے۔ سب کچھ اس کا لکھا ہوا ہے ہمارے پاس محفوظ ہے دکھایا جائیگا۔

اس کے بعد کی سورت 101 القارعہ قیامت کا حال بیان کرتی ہے۔ جب وہ واقع ہوگی تو گھڑگھڑاہٹ سے زمین پھٹ جائیگی لوگ پوچھتے پھریں گے کہ یہ کیا ہورہا ہے۔ یہ قیامت کا منظر عجیب ہولناک ہوگا صالح متقی بندے جنہیں یقین کامل تھا اس قیامت کے دن کے آنے کا وہ مطمئن ہوں گے انہوں نے اپنی زندگی پہلے ہی سدھار رکھی تھی ان کا زادِ راہ ان کے ساتھ موجود ہے وہ غمگین و مایوس کبھی نہ ہوں گے۔ جن لوگوں نے اپنے ساتھ زادِ راہ کچھ نہ لایا اور قیامت کے دن کا یقین ہی نہ تھا وہ گھبرائے ہوئے پریشان ہوں گے ان سے کہا جائیگا کہ جاؤ ہاویہ میں داخل ہو جاؤ ہاویہ کیا ہے کوئی نہیں جانتا ہاویہ دوزخ کا ٹھکانہ ہے چاروں طرف آگ ہی آگ ہے۔

اس کے بعد کی سورت 102 التکاثر قیامت اور قبر کا حال سناتی ہے۔ انسان دنیا کی طلب عیش آرام نفسانی خواہشات میں گم ہو کر راہِ راست سے بھٹک گیا اور موت کے دروازہ پر پہنچ گیا اپنی آخرت کا کوئی سامان ساتھ نہ لے سکا۔ اسکی جوانی صحت تندرستی طاقت قوت سب لہو و لعب دولت کمانے عیش کرنے میں صرف ہو چکے۔ بڑھاپے میں کمزوری ضعف ناتوانی بہ قسم قسم کے امراض لاچاری تنہائی بیکسی میں۔ کسی کی، قابل نہیں رہا تباہی اور خسارے کے سوا کچھ نہ ملا۔ قبر کے اندر جب پہنچا تو اکیلا تھا خالی ہاتھ گیا۔ تب معلوم ہوا کہ انجام کیا ہوا نہ ایمان و یقین پاس تھا

نہ اچھے عمل منکر نکیر کے جوابات کیا دے دوزخ کی کھڑکی قبر . میں کھل گئی۔ انتظار کرو اس حالت میں قیامت کے دن تم سے ایک ایک نعمت کے بارے میں سوال ہوگا پوچھا جائیگا دولت کس طرح کمائی، جوانی کہاں گزاری، کہاں مال دولت خرچ کیا۔

اس کے بعد کی سورت 103 والعصر زندگی کا فسانہ سناتی ہے۔ زمانہ کی قسم جو گزر گیا کیا لوگ تھے۔ کیا عمل کئے تھے، اقوام و ملل کیا ہوئیں کسی کا نام و نشان نہیں رہا۔ کل جو آنے والا آخرت کا زمانہ ہوگا جس کا ایمان و یقین خوف و ڈر پاس ہوگا تو طاعت و اطاعت بندگی یاد خدا میں زندگی بسر ہوگی۔ یہ زمانہ بڑا فریبی ہے سب کو دھوکا فریب دیتا رہتا ہے۔ سب اپنی اپنی آخرت کو بھولے ہوئے ہیں۔ خسارہ نقصان کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اچھے عمل کا فائدہ صرف نیک متقی لوگوں کو ہوگا۔ ہدایت نصیحت متقی صالح لوگوں کے لیے ہوگی ان کے لیے دنیا میں دین میں فائدہ ہوگا لو گو دنیا کی زندگی میں صبر و تحمل سے کام لو۔ خدا پر بھروسہ رکھو نعمتوں کا شکر بجالاؤ حق پر ثابت قدم رہو۔

اس کے بعد کی 104 نمبر کی سورت ہمزہ ہے کافر مشرک طعن و تشنیع سے مسلمانوں کا متقی نیک لوگوں کا دین کا خدا کے احکامات کا مذاق اڑاتے ہیں دنیا کی عیش و آرام کی زندگی پر اتراتے غرور فخر کرتے رہتے ہیں کہ مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں ہے فاقہ کش، تنگدست غریب۔ حال برا ہے۔ یہ اللہ کے صابر شاکر بندے ہیں ان پر مت ہنسو تمہارا مال دولت ہمیشہ باقی رہنے والا نہیں۔ اس پر مت اتراؤ خدا کا خوف کرو اللہ کیطرف لوٹ کر جانا ہے۔ قیامت کے منکروں کے لیئے اللہ کے باغی سرکش لوگوں کے لیئے حطمہ تیار رکھا گیا ہے آگ ہے وہ جسمیں ڈالتے ہیں۔ آگ کے شعلے چاروں طرف سے لپٹ جاتے ہیں۔ جھلسا کر چہرہ بدن کھال نوچ ڈالتے ہیں جل کر بھسم ہوجاؤ گے۔

اس کے بعد کی 105 نمبر کی سورت الفیل ہے۔ یمن کے عیسائی گورنر نے بڑا زور دکھایا ہاتھیوں کا لشکر کعبۃ اللہ کو ڈھانے کے لیئے مکہ کی وادی کیطرف چلا۔ ہاتھی آگے نہ بڑھ سکے۔ زنجیروں سے رکیدا گیا ہاتھی اس سے مس نہ ہوئے ہاتھی جب پہاڑ کیطرف بڑھنے لگے تو آسمانوں پر ابابیل جیسی حقیر پرندوں کی جماعت نے کنکریاں چھوٹی چھوٹی چونچ میں دبا کر اوپر سے چھوڑنے لگیں ہاتھی دو دو ٹکڑے ہو کر گرنے ہلاک ہونے لگے۔ جس کا گھر کعبۃ اللہ تھا اسنے اسکی حفاظت کی ذمے داری اس کی اپنی تھی عبدالمطلب اس کے سہارے اس کا گھر چھوڑ کر نکل گئے

تھے۔ یہ تھا ایمان بالغیب کا مظاہرہ توکل خدا پر ایمان کی علامت تھی باقی کام اللہ کا تھا اس نے پورا کر دکھایا۔

اس کے بعد 106 نمبر کی سورت لایلاف قریش ہے اللہ کے احسانات انعامات اہل مکہ پر کسقدر تھے۔ بنجر ریگستانوں میں آب زمزم کا کنواں دیا۔ کھجور کے درخت اگائے ابراہیم کی دعا تھی رزق کا وعدہ تھا بھوک میں کھلانے اور پیاس میں ٹھنڈا صحت بخش میٹھا پانی پلانے کا وعدہ پورا کیا۔ تجارتی قافلوں کے ٹھہرنے کی جگہ آبادی چہل پہل کی رونق مال تجارت کاروبار کونسی نعمت تھی جو نہیں دی گئی مفت بغیر محنت کھیتی باڑی کنواں کھودے بغیر اللہ کی بے شمار نعمتوں کا شکر بجا لانے کی بجائے۔ 360 بتوں کو لاکر آباد کیا ان کو خدا بنا کر پوجنے لگے۔ احسان کا جواب کفر و شر سے انکار سرکشی سے تم کو چاہیئے تھا کہ ایک خدا کی عبادت کرتے جس نے تمہیں کھلایا پلایا امن و سلامتی کے شہر میں آباد کیا تم کو پھیلایا نعمتیں دیں اس کا شکر ادا کرو احسان مانو۔

اس کے بعد کی 107 نمبر کی سورت الماعون ہے۔ کفر و شرک سارا شہر مکہ ایک پیغمبر کے خلاف محاذ بنالیا محض اس بات پر کہ وہ ایک خدا کی تعلیم دیتا تھا۔ انؐ کو کفر و شرک سے بتوں کی پرستش سے منع کرنے آیا تھا۔ انؐ کے دل اسقدر سخت تھے کہ رحم محبت شفقت انسانی ہمدردی نام کو نہ تھی نہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ نہ کسی غریب مفلس کی مدد کرتے تھے۔ یتیم کے ساتھ ظلم کرتے تھے۔ مکہ کے سردار تاجر ایسے ظالم دین اسلام کے مخالف ہوگئے کہ حضور صلعم کو نماز پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ نماز کی حالت میں گندگی ان پر انڈیلتے انہیں ایذا اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں سازشیں کرتے تھے۔ نماز نیکی ہے عبادت ایک خدا کی ہے۔ دین کا اہم رکن ہے۔ دین اسلام بھوکے کو کھلانے یتیم کی مدد کرنے قرض دار کا قرض ادا کرنے ایک دوسرے سے ہمدردی شفقت کرنے کی تعلیم دیتا ہے ضروریات زندگی کی چیزیں ایکدوسرے کے کام آنے میں دے کر مدد کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

اس کے بعد کی 108 نمبر کی سورت انکوثر ہے پچھلے وعدہ کی تکمیل ہے جو سورہ والضحیٰ میں اپنے حبیب سے کیا گیا تھا۔ کافر طعنہ دیتے ہیں کہ خدا کے رسول کی کوئی نرینہ اولاد نہیں اسکی وراثت ختم ہے۔ لوگ نہیں جانتے کہ وراثت کیا چیز ہوتی ہے۔ وہ انعام ہوتا ہے خدا کا اپنے بندہ پر اللہ نے سورت 93 والضحیٰ میں وعدہ کیا تھا کہ تم کو ایسی نعمت دیں گے کہ تم خوش ہوجاؤ گے۔ ہم نے حوض کوثر عطا کیا۔ بڑی نعمت ہے۔ اگر تم جانو ایک گھونٹ کسی نے روز محشر کی گرمی

سختی میں اس پانی کا پیا اسکی پیاس کی شدت ختم ہوگئی اُس کو صحت تندرستی توانائی حیاتِ تازگی مل گئی یہ صرف نیک متقی لوگوں کے لیے روز حشر امت محمدی کے لیے تحفہ تحائف ہوگا اے رسول تم اللہ کی اس نعمت پر شکر ادا کرو اسکی حمد و ثناء کر تسبیح زیادہ کرو۔ جو کافر طعنہ دیتے ہیں ان کی وراثت ان کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائیگا کوئی باقی نہیں رہیگا۔

اس کے بعد 109 نمبر کی سورت الکافرون ہے مکہ کے سرداروں نے مصالحت کی صورت پیش کی کہ کچھ عرصہ مسلمان انؐ کے بتوں کی پرستش کریں اس کے بعد کافر مسلمانوں کے خدا کی عبادت نماز حج کی عبادت کریں گے۔ اس طرح مصالحت سے آپس میں اتفاق اتحاد قائم رہیگا۔ دشمنی دور ہوجائیگی اس پر اللہ نے یہ سورت نازل کی فرمایا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ تم کو تمہارا دین ہم کو ہمارا دین دو ٹوک فیصلہ سنا دیا گیا یہی اٹل رہیگا۔ اس کے بعد کی سورت 110 اذاجاء آتی ہے جب اللہ کا دین اسلام کی شریعت مکمل ہوگئے تو مبلغ کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب سے فرمایا کہ دین کے اندر لوگ جوق در جوق داخل ہونا شروع ہوچکے ہیں تم نے اپنا فریضہ تبلیغ دین تکمیل کو پہنچا دیا تمہاری ضرورت ہماری وحی کا نزول دونوں ختم ہو رہے ہیں اے حبیب تم نے بڑی محنت و مشقت اٹھائی دین کے لیے اب آرام کرو سارا وقت خدا کی یاد ذکر تسبیح میں گزارو۔ اللہ کو بہت یاد کرتے رہو۔ عنقریب اللہ تم کو اپنا مہمان بنانے والا ہے اس پر خوشی مناؤ۔ اللہ کو زیادہ یاد کرو۔ اس کے بعد کی 111 نمبر کی سورت ابولہب ہے یہ حضور صلعم کے چچا کا نام ہے اسلام کی مخالفت میں سب سے آگے آگے رہے تھے۔ اللہ نے اپنے حبیب کو غم زدہ رنجیدہ فکر مند دیکھا تو تسلی کے لیے یہ سورت نازل فرمائی اور کہا میرے حبیب ان ظالموں کافروں کے ہاتھ ہم توڑ ڈالیں گے ابولہب کی بیوی جو اسکی شریک کار ہے اس کی گردن میں کھجور کی بٹی ہوئی رسی سے اپنے آپ وہ لکڑا گھونٹ لے گی ابولہب سخت بیماری میں مبتلا ہوگا۔ مکہ والے متعدی مرض سے بچنے کے لیے اسکو زندہ گڑھے میں ڈال کر آجائیں گے۔ اسکی مردہ لاش جنگل میں پڑی سڑ رہی ہوگی پرندے نوچ نوچ کر اسکو کھائیں گے۔ یہ انجام ہوگا ان لوگوں کا۔

اس کے بعد کی 112 ویں سورت احد معرکۃ الآرا توحید کی جامع قرآن سورت ہے اللہ پاک کی جامع صفات بیان کرتی ہے ایک تہائی قرآن کا مختصر متن اور خلاصہ میرا معبود حقیقی یکتا بے مثال لاشریک ہے مولد کائنات بے نیاز کسی سے اسکی وابستگی نہیں کوئی اس جیسا نہیں

کسی نے نہ اس کو پیدا کیا اور نہ اس نے کسی کو پیدا کیا۔ کوئی اس کے برابر نہیں ہو سکتا وہ اکیلا بے مثل مالک الملک احد ہے۔

اس کے بعد سورت 113 سورہ فلق ہے اسکی پانچ آیات ہیں پناہ مانگنے کی ہدایت ہے جو انسان کے قبضہ و اختیار سے باہر ہے۔ اللہ کی پناہ مانگنا۔ لوگوں کے مخلوقات کے شر سے پناہ مانگنا۔ انسانوں کے شر فساد آپس کے بغض، حسد، عناد سے پناہ مانگنا، اندھیری رات کے شر سے جب رات کی تاریکی میں جنات شیطان شرارتیں پھیلاتے ہیں۔ جادوگروں کے طلسم سحر فسوں کے فساد سے آپس کے لوگوں کے شر کا فساد زیادہ خطرناک ہوتا ہے اللہ اس سے محفوظ و مامون رکھے۔

اس کے بعد کی آخری سورت 114 والناس ہے اسکی چھ آیات ہیں لوگوں کے اختیار میں شر و فساد ہے جسکو وہ چاہیں تو ختم کر سکتے ہیں لوگوں کے دلوں کے اندر ظن گمان وہم شک شبہ بڑے فساد کھڑا کر دیتا ہے۔ اس سے پناہ مانگو۔ آدمیوں کے بادشاہ سے امر سلطان سے ظالم جابر حکمران سے اللہ کی پناہ میں آجاؤ۔ آدمی جب سرکش باغی ہو جاتا ہے تو آدمی کا شر آدمی کے لیے زیادہ سم قاتل ہوتا ہے اس سے خدا کی پناہ میں آجاؤ۔ ظالم قاتل کی صحبت سے دور ہو جاؤ اس کا گھر شہر چھوڑ کر دور نکل جاؤ۔ دلوں کے اندر فاسد خیالات وسوسے جو پیدا ہوتے رہتے ہیں ان سے بچو اللہ کی پناہ ڈھونڈو اللہ سے رجوع کرو اللہ کی یاد اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ اسی کی یاد ذکر میں تم محفوظ رہو گے۔ شیطان، جن، جادوگر سحر فسوں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ان دو سورتوں کو ہمیشہ ملا کر پڑھو کل گیارہ آیات ہیں اسکی تاثیر ہیں اسکی تاثیر اثر بہت زیادہ ہے ہر مشکل مصیبت کا حل بھی ہے۔

ساری تعریفیں اس خدائے بزرگ و برتر کیلئے جو رب العالمین ہے الرحمن الرحیم ہے مالک روز جزا و آخرت ہے ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں پروردگار ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان کا راستہ جن پر تو نے صالحین متقین کی رہبری کی ان کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب و غیرہ ظاہر ہوا ہماری دعا قبول فرما رب العالمین۔ (آمین)

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ (سورہ ص ۸۷-۸۸)

تراویح کی سوغات
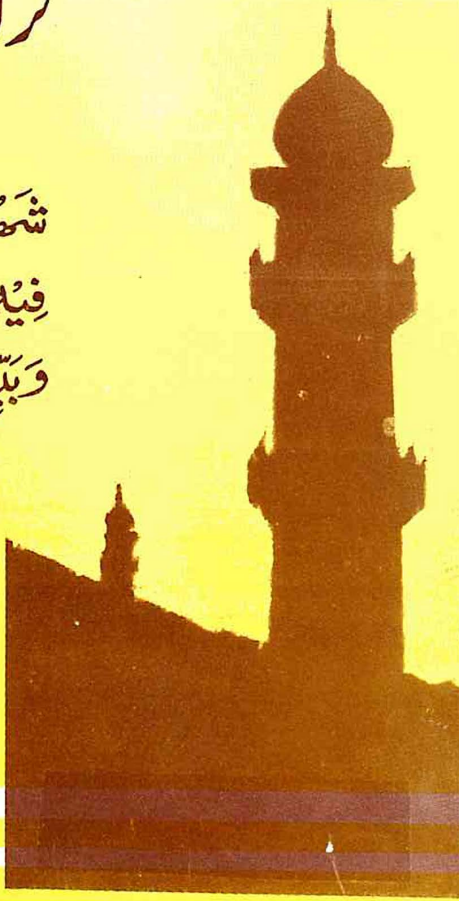
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ
فِیْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًی لِّلنَّاسِ
وَبَیِّنٰتٍ مِنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج